”دین کے مسائل“(part 04b)

پہلے ”دین کے مسائل“ part 01,02,03,4a پڑھ لیں پھر part 04b پڑھیں۔

نمبر	عنوان(topic)	Pg
151	علم، علماء کے حقوق(rights)اور باطنی آداب	4a
152	اکراہ اور جائز و ناجائز کے مزید(more)مسائل	4a
153	عورتوں کے مزید(more)مسائل	4a
154	خرید و فروخت(buying and selling)	4a
155	مختلف سودے(different deals)	3
156	کاروبار کی مختلف صورتیں(different cases)اور مسائل	22
157	آج کی تجارت	53
158	اجارہ(Contract of someone by paying wages)	60
159	آج کا اجارہ	4c
160	شرکت(partnership)	4c
161	مُضَارَبَت(sleeping partnership)	4c
162	وکالت(attorneyship)اور حوالہ	4c
163	کفالت(guarentee)	4c
164	رہن(mortgage)	4c
165	حقوق(rights)و استحقاق(laws of rights)	4c
166	سود(interest)	4c

4d	بیع صَرف (سونے چاندی کی تجارت)	167
4d	بیع سلم (A type of trade)	168
4d	صُلح (آپس کے کسی معاملے میں ایک بات پر اتفاق کرلینا)	169
4d	کاشت کاری (agriculture) وغیرہ	170
4d	پاکیزہ کاغذات (sacred papers)	171
4d	نکاح	172
4d	جن سے کبھی نکاح نہیں ہو سکتا	173
4d	کفو (ہم پلا، برابر مرتبے۔equal level) سے نکاح کے مسائل	174
4d	مہر (نکاح کرنے پر عورت کو کچھ مال وغیرہ دینا)	175
4e	شادی مُبارک ہو	176
4e	میاں بیوی کے حقوق (rights)	177
4e	"عورت کا نفقہ (کھانا، پینا، رہائش۔accommodation، وغیرہ)"	178
4e	اولاد کے حقوق (rights)	179
4e	اولاد کو کب سکھائیں	180
4e	طلاق	181
4e	کیا طلاق کے بعد نکاح رہ سکتا ہے؟	182
4e	اپنی بیوی کے لیے خاص (specific) قسم کھانا	183
4e	عورت طلاق لینا چاہے تو کیا کرے؟	184
4e	عورت کے جسم کے خاص (specific) حصّوں کو ماں کے اُن حصّوں کی طرح کہنا	185

4e	”عورت سے ”ظہار“ کے الفاظ بولنے کا کفّارہ“	186
4e	”عدّت“	187
4f	”وقف“	188
4f	شرط(precondition)کے مسائل	189
4f	حج کی اصطلاحات(terms)اور باطنی آداب	190
4f	حج اور احرام	191
4f	عمرے کا طریقہ	192
4f	حج کا طریقہ	193
4f	مدینے پاک کی حاضری	194
4g	میرے مرنے کے بعد میرے مال کا کیا ہو گا؟	195
4g	انتقال کرنے والے کے مال کے مسائل	196
4g	اسلام کی طرف بلانا	197
4g	اسلام میں آنا	198
4g	نئے مسلمان(new muslim)کی پہلی نماز	199
4g	نئے مسلمان(new muslim)اور عبادتیں	200

155 ”مختلف سودے(different deals)“

فرمانِ آخری نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لوگوں پر ایک زمانہ (وقت) ایسا آئے گا کہ آدمی پرواہ (یعنی خیال) بھی نہ کریگا کہ اس چیز کو کہاں سے حاصل کیا ہے؟ حلال سے یا حرام سے۔ (صحیح البخاري،کتاب البیوع،الحدیث:۲۰۵۹،ج۲،ص۷)

واقعہ(incident): مردہ جانور کی کھال

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں کہ مکّہ شریف فتح ہونے (یعنی مسلم حکومت بننے) کے بعد رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مکّہ شریف میں فرمایا کہ: اللہ (کریم) اور رَسُول (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نے شراب اور مُردار (یعنی حرام جانور چاہے خود مرا یا کاٹا گیا، یا حلال جانور جو شرعی ذبح کے بغیر مرا) اور خنزیر (pig) اور بتوں (idols) کی بیع (خرید و فروخت) کو حرام قرار دیا (یعنی انہیں خریدنا اور بیچنا حرام ہے)۔ کسی نے عرض کی، یا رَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مُردہ (جانور) کی چربی (fat) کے بارے میں آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کیا فرماتے ہیں؟ کیونکہ (مُردہ جانور کی چربی) کشتیوں میں لگائی جاتی ہے اور کھال میں لگاتے ہیں اور لوگ چراغ میں (بھی) جلاتے ہیں (یعنی کھانے کے علاوہ (other) اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں)؟ فرمایا: نہیں، وہ (بھی) حرام ہے۔ پھر فرمایا: اللہ کریم یہودیوں (jews) کو قتل کرے، اللہ کریم نے جب چربیوں (fats) کو اُن پر حرام فرمادیا تو اُنھوں نے پگھلا کر (melt کر کے) بیچ ڈالی اور ثمن (یعنی بیچنے سے ملنے والی رقم (amount) کو) کھالیا۔ (صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ والمزارعۃ، الحدیث: ۱۷۔(۱۵۸۱)، ص ۸۵۲)

() مُردار جانور کی چربی (fat) کو بیچنا یا اُس سے کسی قسم کا فائدہ اُٹھانا، سب ناجائز ہے () اُسے چراغ میں بھی نہیں جلاسکتے ہیں () نہ چمڑا پکانے کے کام میں لاسکتے ہیں۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۰۸، مسئلہ ۵۰، مُلخصاً)

() مُردار (یعنی حرام جانور چاہے خود مرا یا کاٹا گیا، یا حلال جانور جو شرعی ذبح کے بغیر مرا) کے چمڑے (یعنی کھال) کی تجارت بھی "بیع باطل" ہے جبکہ پکایا/سُکھایا (dried animal's skin) نہ ہو، یا () اس کی دباغت نہ کرلی ہو (یعنی پکا کر یا سُکھا کر رنگا (colour کیا) نہ) ہو۔ **ہاں!** اس کھال کو پکالیا/سُکھایا، یا () دباغت کرلی تو اب اس کی تجارت جائز ہے اور اس کو کام میں لانا بھی جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۳، ص ۱۵۹، ماخوذاً)

() مُردار کا پٹھا (بدن سے ملے ہوئے وہ پیلے ریشے جن کے ملنے سے جسم سکڑتا اور کھولنے سے جسم پھیل جاتا ہے)، بال، ہڈی، پَر (wing)، چونچ، کھر (جانوروں کے پاؤں)، ناخن، ان سب کو بیچ بھی سکتے ہیں اور کام میں بھی لاسکتے ہیں۔ ہاتھی کے دانت اور ہڈی کو بیچ سکتے ہیں اور اسکی چیزیں بنی ہوئی استعمال کرسکتے ہیں۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۰۸، مسئلہ ۵۱، مُلخصاً)

بیع باطل:

{1} جس صورت(case) میں تجارت کا کوئی رُکن (یعنی ایسی چیز کہ جس کے بغیر تجارت ہوتی ہی نہیں)، نہ پایا جائے، یا ()وہ چیز خرید و فروخت(buying and selling) کے قابل (لائق) ہی نہ ہو تو ایسی تجارت کو "بیع باطل" کہتے ہیں۔

()**رُکن نہ پائے جانے کی مثال:** پاگل، یا()نا سمجھ بچّے(in sensible child) نے "ایجاب"(offer) یا "قبول"(accept) کیا تو یہ تجارت "بیع باطل" ہے کیونکہ شرعاً (دینِ اسلام کی تعلیم کے مطابق) وہ "ایجاب" اور "قبول" کر ہی نہیں سکتا تو یہ تجارت "ایجاب" و "قبول" (یعنی تجارت کے "رُکن") کے بغیر ہے۔

نوٹ: سودے میں پہلی بات "ایجاب" اور دوسرے کا "ہاں" کرنا "قبول" ہے۔ جیسے پہلے نے کہا: میں نے اتنے میں بیچا، یا() کہا: میں نے اتنے میں خریدا، تو یہ "ایجاب" اور دوسرے کا "ہاں" کہنا "قبول" ہے۔

()**جو چیز خریدی جا رہی ہو وہ بیچنے کے قابل نہ ہونے کی مثال:** مُردار (یعنی حرام جانور چاہے خود مرا یا کاٹا گیا، یا حلال جانور جو شرعی ذبح کے بغیر مرا)، یا خون یا()شراب، یا()آزاد آدمی کو بیچنا (آج کل سب لوگ "آزاد" ہیں، پہلے ایک انسان دوسرے کا مالک(owner) بن جاتا تھا، مالک کو جو ملتا وہ "غلام" ہوتا) کہ شریعت (دینِ اسلام) کا حکم یہ ہے کہ ان چیزوں کی خرید و فروخت(buying and selling) نہیں ہو سکتی۔

{2} "مال" صرف پیسے ہی کو نہیں کہتے بلکہ ہر وہ چیز کہ جس کی طرف طبیعت (یعنی دل) اس طرح مائل (راغب) ہو کہ اُس چیز کو لیا، یا دیا جا سکے، (اُس چیز کی حفاظت(safety) کے لیے) دوسروں کو اُس چیز سے دور رکھا جائے، ضرورت پڑنے پر استعمال کرنے کے لیے جمع رکھا جائے۔

() تھوڑی سی مٹی جب تک وہ اپنی جگہ پر ہے مال نہیں اور اس کی تجارت بھی "بیع باطل" ہے۔ **ہاں!** اگر اُسے دوسری جگہ لے گئے ہوں تو اب وہ "مال" ہے اور اسکی خرید و فروخت(buying and selling) جائز ہے۔

() گیہوں(wheat) کے ایک دانے کی تجارت بھی "بیع باطل" ہے۔

{3} معدوم (وہ چیز جس کا ابھی وجود ہی نہ ہو یعنی وہ بنی ہی نہیں، یا وہ دودھ جو تھن(animal udder) سے

باہر نہیں آیا، یا جانور کو وہ بچہ جو پیٹ میں ہو، ان) کی تجارت "بیع باطل" ہے۔

{4} جو چیز زمین کے اندر پیدا ہوتی ہے، جیسے مولی(radish)، گاجر(carrot)وغیرہ اگر اب تک پیدا نہ ہوئی ہو یا پیدا ہونا معلوم نہ ہو اس کی تجارت بھی "بیع باطل" ہے اور() اگر معلوم ہو کہ پیدا ہو چکی ہے تو اب اس کی تجارت "بیع صحیح" (یعنی اسے بیچا جاسکتا) ہے لیکن خریدار کو "خیارِ رؤیت"[1] حاصل ہو گا۔

(بہار شریعت ح ۱۱، ص ۶۹۶، ۶۹۷، مسئلہ ۵، ۳، ۱، ملخصاً)

{5} "بیع باطل" کا حکم یہ ہے کہ "مَبِیْع" (یعنی خریدی ہوئی چیز) پر اگر خریدار(buyer) کا قبضہ بھی ہو جائے (مثلاً ہاتھ میں بھی آجائے) تب بھی خریدار اُس کا مالک(owner) نہیں ہو گا اور خریدار کے پاس وہ چیز "امانت" ہو گی۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۰۱، مسئلہ ۲۳، ملخصاً)

بیع فاسد:

{1} اگر "رکنِ بیع" (مثلاً "ایجاب"(offer) یا "قبول"(accept) کرنے) یا محلِ بیع (یعنی خریدی گئی چیز) میں خرابی نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ(other) کوئی خرابی ہو تو وہ "بیع فاسد" (یعنی وہ سودا خراب) ہے۔

() مثلاً ثمن (سودے کی قیمت۔price) میں شراب دی جارہی ہو، یا() "مَبِیْع" (یعنی بیچی جانے والی چیز) کسی وجہ سے خریدار کو دے نہ سکتا ہو، یا() تجارت میں کوئی ایسی شرط (precondition) ہو کہ جو عقد (معاہدے۔agreement) کے تقاضے (requirement) کے خلاف(against) ہو (تو "بیع فاسد" ہے)۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۶۹۶، مسئلہ ۱، ملخصاً)

{2} تجارت میں شرط لگانے کی تین(3) صورتیں(cases) ہیں: (۱) تجارت میں ایسی شرط (precondition) لگانا صحیح ہے کہ خود عقد (سودا) اُس کا تقاضہ کرتا ہے (required ہو) یعنی وہ شرط نقصان

---

(38) خریدار کو سامان دیکھ کر تجارت ختم کرنے کا اختیار(option) ہونا، **"خیارِ رؤیت"** ہے۔ تفصیل(detail) کے لیے Topic number : 155 دیکھیں۔

www.farzuloom.net

دینے والی نہیں ہو۔ مثلاً بائع (بیچنے والے) کو اس بات کا پابند (bound) کرنا کہ وہ "مَبِیْع" (خریدی گئی چیز) پر قبضہ دلائے (مثلاً خریدار کے ہاتھ میں دے)، یا() خریدار کو اس بات کا پابند (bound) کرنا کہ وہ "ثمن" (مثلاً روپے) پہلے دے پھر چیز لے۔

(۲) تجارت میں ایسی شرط (precondition) لگانا بھی صحیح ہے کہ خود عقد (سودا) اُس کا تقاضہ تو نہیں کرتا مگر وہ شرط، اُس سودے کے لیے مُناسب (یعنی بہتر) ہو۔ جیسے "ثمن" نہ دینے کی صورت (case) میں خریدار فلاں چیز "رہن" (mortgage) رکھوائے گا، یا () خریدار "ثمن" (مثلاً پیسوں) کے لیے کوئی ضامن (guarantor) دے گا۔

نوٹ: اس صورت (case) میں جس کو ضامن (guarantor) بتایا جارہا ہو، اُس کا اُسی مجلس (جگہ) میں ضمانت (guarantee) قبول (accept) کرلینا بھی ضروری ہے () اگر اُس نے ضمانت قبول نہ کی تو تجارت "بیع فاسد" ہو جائے گی (یعنی سودا خراب ہو گا)۔

() بیچنے والے نے خریدار سے ضمانت یا رہن (mortgage) مانگا پھر اس خریدار نے منع کیا تو بائع (seller) کو اختیار (option) ہے کہ چاہے تو سودا ختم کردے، اسی طرح () خریدار نے بیچنے والے سے ضامن مانگا یعنی میں اس شرط سے خریدتا ہوں کہ اگر "مَبِیْع" میں کسی کا حق (right) نکلا تو فلاں شخص "ثمن" واپس دلائے گا تو یہ شرط بھی جائز ہے۔

(۳) تجارت میں ایسی شرط لگانا کہ وہ نہ تو تجارت کے لیے لازم ہو، نہ مُناسب ہو مگر شریعت (یعنی دینِ اسلام) نے اس طرح کی شرط لگانے کی اجازت دی ہو تو تجارت میں ایسی شرطیں (preconditions) لگائی جاسکتی ہیں۔ مثلاً تجارت میں "خیارِ شرط"[2] رکھنا، یا () وہ شرط ایسی ہو کہ عام طور پر مسلمان اُس پر عمل کرتے ہیں

---

(39) زیادہ سے زیادہ تین (3) دن کے اندر سودا ختم کرنے کا اختیار (option) "**خیارِ شرط**" ہے۔ تفصیل (detail) کے لیے Topic number : 155 دیکھیں۔

www.farzuloom.net

جیسے آج کل گھڑیوں میں گارنٹی (guarentee) سال، یا دو(2)سال کی ہوا کرتی ہے کہ اس مُدّت (duration) میں خراب ہو گی تو ٹھیک کروا کر دینے کا ذمہ دار(responsible) بائع(بیچنے والا) ہو گا، تجارت میں ایسی شرط رکھنا بھی جائز ہے۔

()یاد رہے کہ جس شرط کا نہ ہی مسلمانوں میں "تَعَامُل "(یعنی رواج،practice نہیں) ہو اور نہ ہی شریعت نے اُس کی اجازت دی ہو، (اب) ایسی شرط تجارت میں لگائی تو (یہ تجارت) "بیع فاسد" ہو جائے گی (یعنی سودا خراب ہو گا)۔ مثلاً کپڑا خریدا اور یہ شرط لگائی کہ بائع(seller) اس کو کاٹ کر اور سی کر(stitch کرکے) دے گا(تو یہ "بیع فاسد" ہے)۔

() اس طرح کی شرط(precondition) کے ساتھ مکان خریدنا بھی "بیع فاسد" ہے کہ بیچنے والے نے یہ شرط لگا دی کہ:" میں گھر بیچ رہا ہوں مگر دو(2)سال تک اس میں کرائے پر رہونگا" کیونکہ یہ شرط تجارت کے تقاضوں(requirements) کے خلاف(against) ہے، اس میں بیچنے والے کا فائدہ ہے، اس پر عُرف (یعنی رواج،practice) بھی نہیں ہے اور نہ ہی شریعت (یعنی دینِ اسلام) نے اس طرح کی صورت(case) کو جائز فرمایا ہے لہٰذا اس شرط کے ساتھ بیچنا، جائز نہیں ہے بلکہ یہ سودا "بیع فاسد" ہوا، خریدنے اور بیچنے والے (دونوں ہی) گناہگار ہوئے اور دونوں پر لازم ہے کہ اس سودے کو ختم کر دیں۔

(محرم الحرام 1440، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دارالافتاء اہلسنّت، مُلخصاً)

{3}"شرطِ فاسد"(وہ شرط(precondition) جو سودے کے تقاضے کے خلاف ہو) سے "بیع فاسد"(یعنی تجارت خراب) ہوتی ہے اور "بیع فاسد"(ایسی تجارت) حرام ہے۔(فتاوی رضویہ، جلد ۱۷، ص ۷۰، مُلخصاً)() بے شک "بیع فاسد" غصب (یعنی ناجائز قبضے) کے حکم میں ہے۔(فتاوی رضویہ، جلد ۱۷، ص ۴۹۹، مُلخصاً)() "بیع فاسد" (ایسی خراب تجارت) واجبُ الْفَسْخ (یعنی اسے ختم کرنا لازم) ہے۔(فتاوی رضویہ، جلد ۱۷، ص ۱۶۵، مُلخصاً)() "بیع فاسد" میں بھی قبضے(مثلاً سامان ہاتھ میں لینے) کے بعد، مِلک(ownership) خریدار(buyer) کو مل جاتی ہے مگر یہ "مِلکِ خبیث" ہے۔(فتاوی رضویہ، جلد ۱۷، ص ۷۰، مُلخصاً)() "مِلکِ خبیث" سے جو چیز ملتی ہے، اُس کے

www.farzuloom.net

مالک(owner) پر فرض ہوتا ہے کہ وہ اُس ناپاک مال کو جن جن سے لیا ہے، انہیں واپس دے دے۔ اگر وہ زندہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں (یعنی اُن لوگوں کو کہ جو مرنے والے کے بعد، اُس کے مال کے مالک بن جاتے ہیں) کو دے دے، وہ بھی نہ ملیں تو (شرعی فقیروں کو) صدقہ کر دے۔ (فتاوی رضویہ، جلد ۱۷، ص ۳۸۰، ملخصاً) () فساد (یعنی "بیع فاسد" کی خرابی) کو ختم کرنے کے لئے، اُس سودے کو ختم کرنا بائع (بیچنے والا) اور خریدار (دونوں) میں سے ہر ایک پر واجب (اور لازم) ہے، جب تک "مَبِیع" (بیچی ہوئی چیز) خریدار (buyer) کے پاس اپنی (پرانی) حالت میں موجود ہو، چاہے قبضے (مثلاً سامان ہاتھ میں لینے) سے پہلے یا قبضے کے بعد کی حالت میں ہو۔ (فتاوی رضویہ، جلد ۱۷، ص ۵۶۷، ملخصاً) یعنی وہ سامان واپس کیا جائے گا اور رقم (amount) لے لی جائے گی۔

{4} کوئی چیز مُتَعَیَّن (طے۔fixed) کی مثلاً یہ کپڑا، ہزار (1000) روپے میں لیا، مگر وہ تجارت "بیع فاسد" تھی اور "مَبِیع" و "ثمن" ایک دوسرے کو دے دیا (یعنی بیچنے والے نے قیمت (price) لے لی اور خریدار نے چیز لے لی) پھر خریدار نے "مَبِیع" سے نفع (profit) اُٹھایا، یا استعمال کر لیا مثلاً کپڑا آگے بیچ دیا، یا () بائع (seller) نے "ثمن" (مثلاً پیسوں) سے نفع اُٹھایا، یا استعمال کر لیا تو اب: (۱) بیچنے والے نے جو پیسے استعمال کیے، وہ حلال ہیں جبکہ (۲) خریدار کے لیے صرف (وہ) نفع (profit) "خبیث" ہے (کہ جو اُس نے آگے بیچ کر حاصل کیا)، اُس کے لیے حکم ہے کہ اُسے جو نفع ملا ہے، صرف اُس نفع (profit) کو صدقہ کر دے۔

() اگر "بیع فاسد" میں دونوں طرف سے سامان ہو مثلاً اُونٹ کو گھوڑے کے بدلے میں بیچا اور دونوں نے قبضہ کر کے (ہاتھ میں لے کر) نفع اُٹھایا (مثلاً آگے بیچ دیا) تو دونوں کے لیے صرف نفع (profit) "خبیث" ہے یعنی دونوں ہی صرف نفع کی رقم (amount) صدقہ کریں گے۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۱۸، مسئلہ ۹۰، ملخصاً)

{5} اِکراہ (مثلاً جان سے مار دینے یا جسم کا کوئی حصّہ کاٹنے کی دھمکی) اور جَبر (اسی طرح مجبور کرنے) کی وجہ سے تجارت ہوئی تو یہ بھی "بیع فاسد" ہے مگر جس پر زبردستی کی گئی ہے، اُسے یہ سودا ختم کرنا واجب نہیں بلکہ اختیار (option) ہے کہ ختم کرے یا جائز (ok) کر دے () مگر جس نے خود زبردستی کی ہے اُس پر سودا ختم کرنا واجب (یعنی لازم) ہے۔

{6}"بیع فاسد" میں اگر خریدار(buyer)نے "مَبِیع" پر بائع (بیچنے والے) کی اجازت کے بغیر قبضہ کر لیا تو یہ وہ قبضہ نہیں ہے کہ جس سے تجارت مکمل ہو، نہ ہی خریدار اُس چیز کا مالک(owner)ہوا اور نہ اس چیز میں کوئی ایسی تبدیلی کر سکتا ہے کہ جو مالک کر سکتا ہے۔

{7}(۱)زندہ جانور کا گوشت، چربی(fat)، چمڑا، سری پائے، زندہ دُنبہ کی چکّی (دنبے کی چوڑی دُم) کی بیع(یعنی خریداری)ناجائز ہے۔

(۲)دُنبے یا بھیڑ کے جسم پر اُون(wool)موجود ہے، ابھی کاٹا نہیں ہے، یا() گھی کہ جو ابھی دودھ سے نکالا نہ ہو، یا() شہتیر(وہ لکڑی کہ جو چھت بنانے میں لگائی جاتی ہے) کہ جو ابھی چھت میں ہے، یا() ایسا تھان کہ جسے پھاڑ کر نہ بیچا جاتا ہو، اُس(مثلاً کرتے یا شلوار) میں سے ایک گز آدھ گز کی بیع کرنا، یہ سب ناجائز ہیں۔

(بہار شریعت ح۱۱، ص۷۱۵،۷۱۶، مسئلہ ۳۸، ملخصاً)

{8}غلام بیچا اور یہ شرط(precondition)کی کہ وہ غلام بائع (پرانے مالک) کی ایک مہینے تک خدمت کریگا، یا ()مکان بیچا اور شرط کی کہ بائع (بیچنے والا) ایک مہینے تک اُس میں رہائش(accommodation)رکھے گا، یا ()یہ شرط کی کہ خریدار مجھے اتنا روپیہ قرض دے گا، یا() فلاں چیز تحفے میں دے گا، یا() مخصوص(specific) چیز بیچی اور یہ شرط کی کہ ایک مہینے تک "مَبِیع" (بیچے گئے سامان) پر قبضہ (مثلاً ہاتھ میں) نہ دے گا ان سب صورتوں(cases)میں "بیع فاسد" (یعنی سودا خراب) ہے۔(بہار شریعت ح۱۱، ص۷۰۲، مسئلہ ۲۸، ملخصاً)

{9}"بیع فاسد" کو ختم کرنے میں دوسرے شخص کا راضی(agree)ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اُس کے سامنے ختم کرنا بھی ضروری نہیں لیکن اُسے معلوم ہو جائے کہ سودا ختم کر دیا گیا ہے۔

{10}خریدار نے "مَبِیع" (خریدے گئے سامان) کو واپس دے دیا یعنی بائع(seller)کے سامنے رکھ دیا کہ اگر بائع (بیچنے والا) لینا چاہتا تو لے سکتا تھا مگر بائع(seller)نے اُس(سامان) کو لینے سے انکار(denial، منع) کر دیا اور خریدار اُسکے پاس چھوڑ کر چلا گیا تو خریدار کی ذمہ داری(responsibility)ختم ہو گئی یہاں تک کہ اب وہ چیز ضائع(waste)ہوئی تو وہ بائع (بیچنے والے) ہی کی چیز ضائع ہوئی۔

www.farzuloom.net

{11} "بیع فاسد" ہوئی پھر خریدار نے "مَبِیْع" (بیچا گیا سامان) بیچنے والے ہی کو تحفے میں دے دیا، یا () صدقہ کر دیا، یا () اُسی کو بیچ دیا، یا () عارضی استعمال (temporary use) کے لیے دے دیا، یا () اجارے (wages) پر دے دیا، () ودیعت (مثلاً امانت) میں دے دیا، یا () بائع (seller) نے خریدار سے غَصب (ناجائز قبضہ) کر لیا یعنی کسی بھی طرح وہ چیز بیچنے والے کے پاس واپس آگئی تو خریدار کی ذمہ داری (responsibility) ختم ہو گئی۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۱۳ تا ۷۱۵، مسئلہ ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۲، ۷۱، ۷۰، مُلخصاً)

{12} "بیع فاسد" کو ختم کر دیا تو بائع (بیچنے والا) "مَبِیْع" (بیچے گئے سامان) کو اُس وقت تک واپس نہیں لے سکتا جب تک اُس کی طے شدہ (decided) رقم یا مارکیٹ ریٹ (market rate) واپس نہ کرے۔ اس واپسی کے لیے یہ لازم نہیں کہ بیچنے والا وہی روپے / نوٹ واپس کرے بلکہ وہ اُتنی رقم (amount) واپس کرے گا چاہے وہی روپے / نوٹ اس کے پاس موجود ہوں۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۱۷، مسئلہ ۸۰، مُلخصاً)

بیع کب باطل؟ کب فاسد؟ کب جائز:

{1} (۱) جو مچھلی دریا (river) میں ہے یعنی ابھی اُس کا شکار ہی نہیں کیا اور اُسے پیسے سے بیچ دیا تو یہ تجارت بھی "بیع باطل" ہے کیونکہ بیچنے والا، اُس مچھلی کا ابھی مالک (owner) ہی نہیں۔

(۲) اگر اُس مچھلی کو پکڑ کر پھر دریا میں ڈالا اور بیچ دیا تو اب یہ "بیع فاسد" (یعنی سودا خراب) ہے کیونکہ وہ اپنی مچھلی کسی دوسرے کو دینے کی (فی الحال / ابھی) طاقت نہیں رکھتا۔

(۳) مچھلی کو شکار کرنے کے بعد کسی گڑھے میں ڈال دیا اور وہ گڑھا ایسا ہے کہ اُس سے بغیر کسی چیز کے خود ہی (یعنی اپنے ہاتھوں سے) مچھلی پکڑ سکتا ہے تو ایسے گڑھے میں موجود مچھلی کو بیچنا جائز ہے۔

(۴) اگر مچھلی پکڑنے کے لیے شکار کرنے کی ضرورت ہو گی یعنی کانٹے یا جال وغیرہ سے پکڑنا پڑے گا تو جب تک پکڑ نہ لے اُس کی تجارت کرنا صحیح نہیں۔

نوٹ: اگر کسی نے گڑھا بنایا ہی اس لیے ہے کہ دریا کی لہر (پانی) سے مچھلی یہاں آئے تو ہم اسے بیچیں گے، اب کوئی مچھلی دریا سے گڑھے میں آگئی تو یہ مچھلی اُسی کی ہے کہ جس نے گڑھا بنایا ہے، دوسرے آدمی کو وہ مچھلی لینا

جائز نہیں ہے۔ اب اگر جال سے اُس مچھلی کو پکڑ سکتے ہیں تو ابھی (جال میں لیے بغیر بھی) اس کی تجارت جائز ہے۔

{2}(۱) پرند (bird) جو ہوا میں اُڑ رہا ہے اگر اُس کو ابھی تک شکار نہ کیا ہو تو اس کی تجارت، "بیع باطل" ہے۔
(۲) اگر شکار کر کے (پکڑ کر) چھوڑ دیا ہے تو اب تجارت، "بیع فاسد" (یعنی سودا خراب) ہے کیونکہ بیچنے والے کو (فی الحال / ابھی) یہ طاقت ہی نہیں کہ واپس لا سکے۔
(۳) اگر وہ پرند ایسا ہے کہ اِس وقت تو ہوا میں اُڑ رہا ہے مگر پالتو (pet) ہے کہ خود واپس آ جائے گا جیسے پالتو کبوتر (pet pigeon) واپس آ جاتے ہیں تو انہیں بیچنا درست (یعنی صحیح) ہے کیونکہ بظاہر تو وہ پرندہ ہاتھ میں نہیں ہے مگر شرعی حکم کے مطابق (according) یہ بھی ایک طرح سے ہاتھ میں ہے۔
(بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۰۴، مسئلہ ۳۷، مُلخصاً)

{3}(۱) پھل اُس وقت بیچے کہ جب وہ نمایاں (یعنی صحیح طرح بنے) بھی نہیں تھے تو یہ تجارت "بیع باطل" ہے
(۲) اگر پھل ظاہر ہو چکے (یعنی نظر تو آ رہے) تھے مگر اتنے بڑے نہیں تھے کہ ان سے فائدہ اُٹھایا جا سکے تو اس کی تجارت صحیح ہے مگر خریدار (buyer) پر فوراً توڑ لینا ضروری ہے۔
(۳) اگر یہ شرط (precondition) رکھی تھی کہ پھل ابھی چھوٹے ہیں، جب تک تیار نہیں ہونگے درخت پر رہیں گے تو اب یہ تجارت، "بیع فاسد" ہے۔ **ہاں!** سودا کرتے ہوئے تو یہ شرط نہیں کی تھی مگر سودا مکمل ہونے کے بعد بائع (seller) نے پھل درخت پر لگے رہنے کی اجازت دے دی تو اب پھل تیار ہونے تک درخت پر لگے رہنے دینا صحیح ہے۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۰۵، مسئلہ ۴۳، مُلخصاً)

{4} سودے میں "ثمن" (مثلاً پیسوں) کا ذکر نہ ہوا یعنی یہ کہا کہ جو بازار میں اس کی قیمت (price) ہے، وہی دے دینا یہ بھی "بیع فاسد" ہے اور () اگر یہ کہا کہ "ثمن" (یعنی پیسے) کچھ نہیں تو "بیع باطل" (یعنی یہ تجارت ہی نہیں) ہے کہ بغیر "ثمن" کے تجارت ہوتی ہی نہیں۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۰۱، ۷۰۳، مسئلہ ۲۹، ۲۵، مُلخصاً)

کچھ چیزوں کا آدمی مالک کب بنتا ہے؟:

{1} کسی کے گھر کے اندر شکار (مثلاً جنگل کا جانور کہ جس کا کوئی مالک نہیں ہوتا) چلا آیا اور اس شخص نے اُس جانور کو پکڑنے کے لیے دروازہ بند کر لیا تو یہ (گھر والا) مالک ہے، اب دوسرے شخص کو (یہ جانور) پکڑنا، جائز نہیں (پہلا شخص اسے بیچ سکتا ہے)۔

{2} ایک شخص کی زمین میں شہد کی مکھیوں نے چھتا (bee hive) بنایا تو شہد کا مالک وہی شخص ہے کہ جس کی زمین ہے، چاہے اس نے زمین کو اسی لیے خالی کر کے رکھا ہو کہ شہد کی مکھیاں چھتا بنائیں، یا () اس کام کے لیے زمین کو خالی نہ رکھا ہو۔ اس کی دوسری مثال خود بہ خود اُگنے والا (self-growing) درخت ہے کہ یہ چیزیں زمین والے کی ہیں (وہ انہیں بیچ سکتا ہے)۔

{3} ہندوستان (موجودہ پاکستان، بنگلہ دیش، ہند، نیپال، سری لنکا) میں تالاب (pond) مچھلیوں کے شکار کے لیے ٹھیکے (کرائے) پر دے دیتے ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں ہے (اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ مالک مچھلیوں کا شکار خود کر کے بیچے یا اس کام کے لیے وقت کے اجارے (wages) پر کچھ ملازم رکھ لے)۔

{4} (شادی وغیرہ خوشی میں) روپے پیسے لُٹائے جا رہے تھے، اگر کسی نے اپنے کرتے کے دامن کو اس لیے پھیلایا تا کہ اس میں پیسے گریں تو میں لوں گا تو جتنے اس کے دامن میں آئے، وہ سب اُسی شخص کے ہیں اور () اگر دامن اس لیے نہیں پھیلایا تھا مگر دامن میں گر گئے اور اُس شخص نے دامن سمیٹ لیا (یعنی بند کر دیا) تب بھی وہ اس رقم (amount) کا مالک ہو جائے گا اور () اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو دامن میں گرنے سے اس رقم (amount) کا مالک نہیں ہو گا یعنی دوسرا بھی اس کے دامن سے لے سکتا ہے۔

نوٹ: شادی میں چھوہارے (سوکھی کھجوریں) اور شکر (میٹھے ٹکڑے) لُٹاتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے۔

(بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۰۳ تا ۷۰۵، مسئلہ ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۱، ۳۰، مُلخصاً)

مختلف سودے:

{1} دو کپڑوں میں سے کسی ایک کو خریدنا، جائز نہیں۔ **ہاں!** "خیارِ تعیین"[3] ہو سکتا ہے۔

{2} چراگاہ (pasture، جہاں جانور گھانس وغیرہ کھاتے ہیں) میں جو گھاس (لگی ہوئی) ہے اُس کی تجارت بھی "بیع فاسد" ہے۔ **ہاں!** اگر مالک نے گھاس کاٹ کر جمع کرلی تو اب اس کی تجارت درست (یعنی صحیح) ہے کیونکہ اب یہ اسی طرح ہے کہ جس طرح (دریا وغیرہ کے) پانی کو گھڑے (water pot)، مٹکے (pits)، وغیرہ میں بھرنے کے بعد بیچنا جائز ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۰۵، مسئلہ ۴۱، ۴۰، ملخصاً)

{3} کسی چیز کو بیچا لیکن ابھی اس کے پیسے پورے نہیں لیے تھے پھر اُسی چیز کو خریدار سے کم قیمت میں خرید لیا تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے، چاہے اُس وقت (اُس چیز کی) قیمت کم ہو گئی ہو ۞ اگر خریدار مر گیا تب بھی اُس کے وارثوں سے (یعنی اُن لوگوں سے کہ جو مرنے والے کے بعد، اُس کے مال کے مالک بن جاتے ہیں)، اُس چیز کو کم قیمت میں خریدنا جائز نہیں ہے۔

۞ اگر بائع (بیچنے والا) مر گیا اور اس (بائع) کے وارث نے، وہی چیز خریدار سے کم قیمت میں خریدی تو جائز ہے۔

{4} تیل (oil) بیچا اور یہ بات طے کی کہ برتن کے ساتھ وزن (weight) کیا جائے گا اور برتن کی جگہ اتنا (مثلاً ایک کلو) وزن کاٹ دیا جائے (یعنی تیل برتن کے ساتھ بارہ (12) کلو ہو گا تو گیارہ (11) کلو کے پیسے دینگے) تو یہ ناجائز ہے ۞ اگر یہ بات طے ہوئی کہ برتن کا جتنا وزن ہو گا، اُتنا کاٹیں گے جیسے برتن ایک (1) کلو ہو تو ایک کلو، اگر دو (2) کلو ہو تو دو کلو (مثلاً برتن دو (2) کلو کا ہے اور برتن کے ساتھ تیل بارہ (12) کلو ہے تو اب دس (10) کلو تیل کے پیسے دئیں گے) تو یہ جائز ہے۔

{5} جس بیع میں "مَبِیع" (خریدا گیا سامان) یا "ثمن" (مثلاً پیسے) معلوم نہ ہوں تو وہ تجارت، "بیع فاسد" ہے۔

---

(40) کچھ چیزوں میں سے ایک غیر طے شدہ (un decided) چیز کو اس طرح خریدا کہ ان میں سے ایک کو خریدتا ہوں تو خریدار اُن میں سے جس ایک کو چاہے لے سکتا ہے، اسے **"خیارِ تعیین"** کہتے ہیں۔ تفصیل (detail) کے لیے **Topic number : 155** دیکھیں۔

www.farzuloom.net

یعنی ایسی صورت(case)ہو کہ جس میں جھگڑا ہو سکتا ہو تو یہ سودا خراب ہے۔
()اگر صورتِ حال ایسی ہو کہ سامان سامنے رکھا ہے مگر وزن معلوم نہیں تب بھی سودا صحیح ہے، مثلاً گیہوں (wheat)کی پوری بوری پانچ ہزار میں خریدلی اور معلوم نہیں کہ اس میں کتنے گیہوں(wheat)ہیں(تو یہ سودا جائز ہے)،یا()کپڑے کی گٹھری خریدلی(یعنی بندھے ہوئے بہت سے کپڑے خریدے)اور معلوم نہیں کہ اس میں کتنے تھان(roll)ہیں(تب بھی یہ سودا جائز ہے)۔
{6}کوئی چیز بیچی اور اس کی رقم(amount)لینے کی کوئی مُدّت (duration) طے نہیں کی تو بیچنے والا جب چاہے پیسے مانگ سکتا ہے اور رقم(amount)نہ ملنے پر"مَبِیْع"(بیچی گئی چیز)کو روک بھی سکتا ہے۔
()اگر سودے میں رقم(amount)کی مُدّت(duration)طے ہوئی تھی تو اُس وقت سے پہلے بائع(بیچنے والا) نہ تو رقم(amount)مانگ سکتا ہے اور نہ ہی"مَبِیْع"(بیچی گئی چیز)کو روک سکتا ہے۔
()اگر سودے میں رقم(amount)کی مُدّت (duration) صحیح طرح معلوم نہ ہو مگر معلومات کی وہ کمی (جِہالت) جھگڑے کی طرف نہ لے جاتی ہو یعنی اس(وقت)کی معلومات ہو سکتی ہو تو بھی تجارت صحیح ہے۔ مثلاً نَوروز(ایرانی حساب سے سورج کے سال کا پہلا دن ، یہ ایرانیوں کی خوشی کا سب سے بڑا دن ہے)، یا ()مِہرگان(ایرانی مہینے کا سولھواں (16^{th})دن)،یا ()ہولی(ہندوؤں کا ایک دن جو موسم بہار میں منایا جاتا ہے)،یا()دیوالی(ہندوؤں کا ایک دن)کہ اکثر مسلمان صحیح طرح اس کا وقت نہیں جانتے کہ یہ دن کب ہونگے لیکن جو مسلمان ان دنوں کو جانتے ہوں تو ان کی تجارت صحیح ہے(مگر مسلمانوں کو اپنے کاموں میں کفّار کے مذہبی دنوں کا لحاظ(خیال)رکھنا اچھی بات نہیں ہے)۔
()اگر سودے میں رقم(amount)کی مُدّت(duration) صحیح طرح معلوم نہیں ہو سکتی تو ایسا وقت طے کرنے سے تجارت، "بیع فاسد" ہو جائے گی۔ مثلاً جس دن کھیت(fields)کٹیں گے،اُس دن پیسے دونگا تو "بیع فاسد" ہے کیونکہ یہ دن آگے پیچھے ہو جاتے ہیں۔**ہاں!** اس دن کے آنے سے پہلے یہ مُدّت(duration)ختم کر دی تو تجارت صحیح ہو جائے گی۔(بہار شریعت ج ۱۱،ص۷۰۸ تا ۷۱۲،مسئلہ ۶۹،۶۷،۶۶،۵۹،۵۲،ملخصاً)

وہ باتیں کہ جن کی وجہ سے تجارت ختم نہیں کرسکتے:

{1} "بیع فاسد" میں خریدار نے قبضہ کرنے کے بعد اُس چیز کو بائع (یعنی جس سے خریدا تھا، اُس) کے علاوہ کسی تیسرے (3^{rd}) کے ہاتھ بیچ ڈالا اور وہ تجارت "بیع صحیح" تھی، یا Oوہ چیز کسی کے ہاتھ، تحفے میں دے دی، یا Oوہ چیز غلّہ (اناج۔grain) تھی اُسے پسوا دیا (grind کروا دیا)۔ یا اُس کو دوسرے غلّے (اناج۔grain) میں ملا دیا، یا Oوہ جانور تھا ذبح کر ڈالا (کاٹ دیا) یعنی وہ چیز کسی طرح خریدار کی مِلک (ownership) سے نکل گئی تو اب "بیع فاسد" نافِذ (یعنی پوری) ہو جائے گی اور اب اس تجارت کو ختم نہیں کرسکتے۔

(بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۱۵، مسئلہ ۷۹، ملخصاً)

{2} "مَبِیْع" کو خریدار (buyer) نے کرایہ پر دیدیا تو اب بھی اُس تجارت کو ختم کرسکتے ہیں۔

{3} "بیع فاسد" سے زمین خریدی پھر اُس میں درخت لگا دیا، یا Oگھر خریدا تھا اُس میں تعمیر (construction) کردی تو خریدار پر قیمت (price) دینی واجب ہے اور اب تجارت ختم نہیں کرسکتے۔

{4} (۱) اگر "مَبِیْع" (خریدے گئے سامان) میں زِیادت مُتَّصِلَہ غیر مُتَوَلِّدَہ ہوئی (یعنی "مَبِیْع" میں ایسا اضافہ ہوا کہ جو "مَبِیْع" کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ اُس کے ساتھ کوئی چیز ملا دی گئی) تو اب وہ تجارت ختم نہیں کر سکتے۔ مثلاً کپڑے کو رنگ دیا، سی دیا (stitch کر دیا)، ستّو (مختلف چیزوں کے آٹے) میں گھی ملا دیا، گیہوں (wheat) کا آٹا پسوا لیا (grind کروالیا)، روئی کا سوت کات لیا[4]۔

(۲) اگر "مَبِیْع" (خریدے گئے سامان) میں زِیادت مُتَّصِلَہ مُتَوَلِّدَہ ہوئی (یعنی خود "مَبِیْع" میں ایسا اضافہ ہوا کہ جو "مَبِیْع" ہی کی وجہ سے) تو تجارت ختم ہو سکتی ہے، مثلاً جانور کا موٹا ہونا۔

(۳) اگر "مَبِیْع" (خریدے گئے سامان) میں زِیادت مُتَّصِلَہ مُنْفَصِلَہ ہوئی (یعنی خود "مَبِیْع" میں تو اضافہ نہ

---

(4) روئی کے ریشوں (cotton fibers) کو آپس میں مشین یا چرخے (ہاتھ کی مشین) سے مضبوطی کے ساتھ جوڑنا تاکہ ایک لمبی تار / دھاگہ بنے، اسی کو **سوت کاتنا** کہتے ہیں پھر اسی سوت سے کپڑے بنتے ہیں۔

www.farzuloom.net

ہوا لیکن "مَبِیْع" ہی کی وجہ سے کوئی اضافہ ہوا) تو بھی تجارت ختم ہو سکتی ہے، مثلاً مادہ جانور تھا(female animal) اور اس کے بچّہ ہو گیا۔ اس صورت (case) میں جب تجارت ختم کی جائے گی تو اضافہ (مثلاً بچّہ) بھی بائع (seller) کو دیا جائے گا۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۱۵۷ تا ۱۷۱، مسئلہ ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۲، ۸۰، ۷۹، مُلخصاً)

حرام مال کو کیا کرے:

{1} مُوَرِث (یعنی میّت) نے حرام طریقہ پر مال حاصل کیا تھا، اب وَارِث (یعنی مرنے والے کے بعد جو میّت کے مال کا مالک بنا) کو ملا، اگر وَارِث کو معلوم ہے کہ یہ مال فلاں کا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اُسے دے دے کہ جس کا مال ہے اور() یہ تو معلوم ہو کہ "کسی کا مال" ہے مگر یہ معلوم نہیں ہو کہ کس کا مال ہے؟ تو مالک (owner) کی طرف سے (اس مال کو) صدقہ کر دے اور() اگر مُوَرِث کے مال میں حرام اور حلال خلط (mix) ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ کون سا حرام ہے؟ اور کون سا حلال؟ مثلاً اُس نے رشوت لی تھی، یا() سود لیا تھا اور (اُس کا جائز کاروبار بھی تھا، اب) وہ حرام مال، حلال مال کے ساتھ ایسا خلط (mix) ہوا کہ الگ نہیں ہو سکتا تو شریعت (دینِ اسلام) نے (آسانی کے لیے) حکم یہ دیا ہے کہ وَارِث (یعنی مرنے والے کے بعد جو میّت کے مال کا مالک بنا، اُس شخص) کو اِس مال کا استعمال کرنا، یا بیچنا حلال ہے لیکن دیانت (یعنی دینِ اسلام کا اعلیٰ حکم) یہ ہے کہ اس مال کو استعمال کرنے سے بچنا چاہیے۔

{2} خریدار پر لازم نہیں کہ بائع (یعنی بیچنے والے) سے یہ پوچھے کہ جو مال تم بیچ رہے ہو یہ حلال ہے یا حرام؟۔ ہاں! اگر بیچنے والا ایسا شخص ہے کہ حلال و حرام ہر طرح کا مال بیچتا ہے مثلاً کاروباری طریقے سے بھی مال لیتا ہے، چوری یا غصب شدہ (یعنی ناجائز قبضہ کیا ہوا) مال بھی لے کر بیچ دیتا ہے تو احتیاط (caution) یہ ہے کہ پوچھ لے پھر حلال ہو تو خریدے ورنہ (حرام ہو تو) خریدنا، جائز نہیں ہے۔

{3} مکان خرید اتو اُس کی کَڑیوں (وہ لکڑیاں جو عام طور پر چھت میں استعمال ہوتی ہیں) میں پیسے ملے تو مکان بیچنے والے کو واپس کرے اور وہ لینے سے منع کرے تو صدقہ کر دے۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۱۹۷، مسئلہ ۹۴، ۹۳، ۹۲، مُلخصاً)

جائز اور ناجائز تجارت:

{1}لوبیا(beans)کے بیج اور چاول اور تل(sesame)کو بیچنا جائز ہے، چاہے یہ سب چھلکے(pods)کے اندر ہوں، اسی طرح ()اخروٹ(walnuts)، بادام(almonds)، پستے(pistachios)کی تجارت جائز ہے، چاہے یہ سب بھی چھلکے(pods)میں ہوں[5]۔

()اسی طرح گیہوں(wheat)کے دانے "بالی" میں ہوں، تب بھی اس کی تجارت جائز ہے[6]۔

یادرہے: ان سب صورتوں(cases)میں یہ بیچنے والے کے ذمہ داری(responsibility)ہے کہ اوپر کے چھلکے اور بالیاں وغیرہ اُتار کر دے۔ **ہاں!** اگر سودا چھلکوں کے ساتھ ہی ہوا تھا تو اب چھلکے وغیرہ نکال کر دینا بائع (بیچنے والے)کی ذمہ داری نہیں ہے۔

{2}گٹھلیاں(date kernels)جو کھجور میں ہوں، یا()کپاس(cotton)کے بیج جو روئی کے اندر ہوں، یا() دودھ جو تھن(animal udder)کے اندر ہو ان سب کی تجارت ناجائز ہے کیونکہ یہ سب چیزیں عُرفاً(عادت کے مطابق)معدوم سمجھی جاتی ہیں (یعنی لوگوں کے نزدیک یہ چیزیں موجود ہی نہیں ہیں)۔ **ہاں!** کھجور سے گٹھلیاں، یا() کپاس سے بیج، یا() تھن سے دودھ نکالنے کے بعد، ان چیزوں کی تجارت جائز ہے۔

{3}(۱)پانی جب تک کوئیں(well)یا نہر(canal)میں ہے اُس کی تجارت جائز نہیں ہے۔ **ہاں!** اگر پانی کو گھڑے(pits)وغیرہ میں بھر لیا تو اب بھرنے والا مالک(owner)ہو گیا، لہذا وہ اس کی تجارت کر سکتا ہے۔

(۲)بارش کا پانی جمع کر لینے سے بھی (جمع کرنے والا) مالک ہو جاتا ہے لہذا وہ اس پانی کو بیچ سکتا ہے۔

(۳)پکّا حوض(water reservoir)میں جو پانی جمع کر لیا ہے، اُسے بیچنے کے لیے شرط ہے کہ زمین سے پانی آنے کا سلسلہ ختم ہو گیا ہو تو اب اسے بیچ سکتا ہے۔(بہار شریعت ح۱۱، ص۶۹۸،۶۹۷، مسئلہ ۱۰،۹،۸،۷، مُلخصاً)

{5}"مَبِیْع"(جو چیز بیچی جارہی ہے، اُس)کی طرف اشارہ کیا اور نام بھی لے لیا مگر جس کی طرف اشارہ ہے

---

(42)ان چیزوں میں دو(2) چھلکے ہوتے ہیں، ہمارے پاس یہ چیزیں اوپر کا چھلکا اُتارنے کے بعد آتی ہیں۔

(43)گندم وغیرہ کے دانے جس چھلکے میں ہوتے ہیں، اُسے "بالی" کہتے ہیں۔

اُس کا وہ نام نہیں (غلطی ہو گئی) مثلاً کہا کہ اس "گائے" کو اتنے میں بیچا اور وہ "گائے" نہیں بلکہ "بیل" (ox) ہے، اس کی دو (2) صورتیں ہیں: (۱) اُس چیز کا جو نام لیا گیا اور جس کی طرف اشارہ ہے دونوں کی ایک "جنس" ہوں (یعنی ان چیزوں سے ایک جیسا کام لیا جاتا ہو)، یا (۲) دونوں الگ الگ جنس ہوں۔

(۱) اگر نام الگ اور اشارہ الگ چیز پر کیا مگر "جنس" ایک ہی ہے تو تجارت صحیح ہے لیکن خریدار (buyer) کو اختیار (option) ہے کہ لینا چاہے تو لے لے یا نہ لے، جیسے "گائے" کی طرف اشارہ کیا اور نکلا "بیل" (ox)۔

نوٹ: جانوروں میں نر (male) اور مادہ (female) ایک ہی "جنس" میں لیے جاتے ہیں۔

(۲) "جنس" مختلف (different) ہو تو "بیع باطل" ہے کیونکہ اس صورت (case) میں سودا، اُس چیز کا ہوا ہی نہیں کہ جس کا نام لیا گیا ہے اور جو چیز موجود ہی نہیں ہوتی اس کی تجارت (عام حالت میں) "بیع باطل" ہوتی ہے۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۶۹۶، ۶۹۷، مسئلہ ۱۴، ملخصاً)

{6} پورا گاؤں بیچا جس میں قبرستان (graveyard) اور مسجدیں بھی ہیں لیکن سودے میں ایسے جملے نہیں بولے کہ جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان چیزوں کو نہیں بیچا تب بھی تجارت صحیح ہے کیونکہ یہ بات معلوم (understood) ہے کہ ان چیزوں کو نہیں بیچا جا رہا لہٰذا یہ چیزیں سودے سے استثنا (exclude) مانی جائیں گی۔ **نوٹ:** قبرستان (graveyard) اور مسجدیں "وقف" کی جگہیں ہیں، یہ بیچی نہیں جا سکتیں[7]۔

{7} انسان کے بال (hair) کی خرید و فروخت (buying and selling) درست نہیں اور اُنھیں کام میں لانا بھی جائز نہیں، مثلاً ان کی چوٹیاں (braids of hair) بنا کر عورتیں استعمال کریں حرام ہے، حدیثِ پاک میں اس پر لعنت (رحمت سے دوری کی دعا) فرمائی۔

{8} جو چیز بیچنے والے کی مِلک (ownership) میں نہ ہو اُسے بیچنا جائز نہیں ہے۔ چاہے اُمید (hope) ہو کہ بیچنے والا اسے خرید لے گا، یا (i) تحفے میں مل جائے گی، یا (ii) وراثت (یعنی کسی کے انتقال کے بعد خریدار کے حصّے میں

---

(44) **"وقف"** کی تفصیل (detail) کے لیے Topic number : 188 دیکھیں۔

آجائے گی)، یا()کسی اور صورت میں خریدار کو مل جائے گی مگر ابھی اس کی خرید و فروخت(buying and selling)نہیں کر سکتا()آجکل بہت سے تاجر(trader)اس طرح خرید و فروخت کرتے ہیں، یہ جائز نہیں ہے۔

()اگر آن لائن کاروبار (on line business) میں خریدنے سے پہلے گاہک (customer)سے خرید و فروخت کا عقد(سودا۔agreement) کیے بغیر صرف فرمائش لی(یعنی order لے لیا) پھر خود وہ چیز خرید کر اس پر قبضہ کر کے (مثلاً ہاتھ میں لے کے)، گاہک (customer)کو پہنچا دیا اور اس سے پیسے لے لیے تو یہ تجارت جائز ہے، اسے "بیع تعاطی "(یعنی کچھ بولے بغیر ایک دوسرے سے سامان اور پیسے لے دے کر سودا کر لینا) کہتے ہیں۔ **یاد رہے کہ** اگر چیز خریدنے سے پہلے ہی گاہک (customer)سے خرید و فروخت(buying and selling)کا پورا عقد(agreement) کر لیا تو اب بیچنا درست نہیں ہے کیونکہ جب چیز بیچی جائے تو ضروری ہے کہ بائع(seller)اس چیز کا مالک(owner)ہو۔(دارالافتاء اہلسنّت غیر مطبوعہ، فتوی نمبر:wat:58، مُلخصاً)

{9} جو چیز ابھی تیار ہی نہیں ہے(چاہے کچھ دن میں بن جائے گی)، اس کی خرید و فروخت(buying and selling) بھی(عام حالت میں)"بیع باطل "ہے۔مثلاً کپڑا جو ابھی بنا ہی نہیں ہے مگر اُمید ہے کہ یہ بن جائے گا تو ابھی اس کی خرید و فروخت(buying and selling)معدوم(غیر موجود چیز) کی تجارت ہو گی اور یہ ناجائز ہے۔

{10} اگر دوسرے کی چیز وکیل(client worker)نے بیچی، یا()فضولی(یعنی مالک کی اجازت کے بغیر خود بیچنے والے) نے بیچی تو یہ ناجائز نہیں ہے۔وکالت(attorneyship)سے یہ تجارت ہو جائے گی مگر فضولی کی تجارت، مالک(owner)کی اجازت پر پوری ہو گی(چاہے تو جائز(ok) کر دے یا چاہے تو منع کر دے)۔
(بہار شریعت ح ۱۱، ص ۶۹۹ تا ۷۰۱، مسئلہ ۱۷، ۱۶، ۲۰، ۲۲، ۲۱، مُلخصاً)

نوٹ: بیع سلم[8] اور بیع استصناع[9] کی صورتیں اوپر بیان کیے ہوئے مسائل سے الگ ہیں۔

{11} ریشم کے کیڑے(silkworms) اوران کے انڈوں کی خرید و فروخت(buying and selling) جائز ہے۔

{12} تیل ناپاک ہو گیا، اس کی تجارت جائز ہے اور کھانے کے علاوہ، اُس کو دوسرے کام میں لانا بھی جائز ہے۔ مگر یہ بات ضروری ہے کہ خریدار(buyer) کو معلوم ہو کہ یہ ناپاک ہے تاکہ وہ اس کھانے پکانے میں استعمال نہ کرے۔ **یاد رہے کہ** ناپاک ہونا عیب(ایک کمی) ہے اور عیب والی چیز کو بتا کر بیچنا ضروری ہے۔

نوٹ: ناپاک تیل مسجد میں جلانا منع ہے لیکن گھر میں جلا سکتا ہے۔ ناپاک تیل کا استعمال بدن وغیرہ پر جائز ہے مگر بدن یا کپڑے میں جہاں لگ جائے گا وہ حصّہ ناپاک ہو جائے گا، اُسے پاک کرنا پڑیگا۔

{13} خنزیر(pig) کے بال بلکہ اس کے جسم کے کسی بھی حصّے کی تجارت، "بیع باطل" ہے۔

{14} مُردار (یعنی حرام جانور چاہے خود مرا یا کاٹا گیا، یا حلال جانور جو شرعی ذبح کے بغیر مرا) کی چربی(fat) کو بیچنا یا اُس سے کسی قسم کا فائدہ اُٹھانا، ناجائز ہے نہ تو اُسے چراغ میں جلا سکتے ہیں اور نہ ہی چمڑا پکانے کے کام میں لا سکتے ہیں۔

()مُردار کا پٹھا(اندرونِ جسم میں پائے جانے والے وہ ہلکے پیلے ریشے / ڈوریاں کہ جن سے جسم کے حصّے سکڑتے(shrink کرتے) اور پھیلتے(expanded ہوتے) ہیں)، بال، ہڈی، پَر(wing)، چونچ(beak)، کُھر(گائے، بکری اور ہرن وغیرہ کے پاؤں)، ناخن، ان سب کو بیچ بھی سکتے ہیں اور کام میں بھی لا سکتے ہیں۔

()ہاتھی کے دانت اور ہڈی کو بیچ سکتے ہیں اور اسکی بنی ہوئی چیزیں، استعمال بھی کر سکتے ہیں۔

---

(45) تجارت کبھی اس طرح ہوتی ہے کہ سامان خریدنا ہوتا ہے مگر وہ چیز موجود نہیں ہوتی مگر دوسری طرف اُس کی رقم، کچھ شرطوں(preconditions) کے ساتھ فوراً دے دیتے ہیں، اِسے **"بیع سلم"** کہتے ہیں۔ تفصیل(detail) کے لیے **Topic number : 168** دیکھیں۔

(46) کبھی ایسا ہوتا ہے کاریگر(چیزیں بنانے والے) کو فرمائش(order) دے کر چیز بنوائی جاتی ہے اس کو **"بیع استصناع"** کہتے ہیں۔ تفصیل(detail) کے لیے **Topic number : 168** دیکھیں۔

(بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۰۶ تا ۷۰۸، مسئلہ، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۴، ملخصاً)

()مُردار (یعنی حرام جانور چاہے خود مرا یا کاٹا گیا، یا حلال جانور جو شرعی ذبح کے بغیر مرا) کے چمڑے (یعنی کھال) کی تجارت بھی "بیع باطل" ہے جبکہ پکایا/سُکھایا(dried animal's skin) نہ ہو، یا()اس کی دباغت نہ کرلی ہو (یعنی پکا کر یا سُکھا کر رنگا(colour کیا) نہ) ہو۔ **ہاں!** اس کھال کو پکا لیا/سُکھایا، یا()دباغت کرلی تو اب اس کی تجارت جائز ہے اور اس کو کام میں لانا بھی جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۳، ص ۱۵۹، ماخوذاً)

....

156 "کاروبار کی مختلف صورتیں(different cases) اور مسائل"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع (یعنی سودے) پر بیع (سودا) نہ کرے۔ (صحیح مسلم، کتاب البیوع، الحدیث: ۸۔ (۱۴۱۲)، ص ۸۱۴) یعنی جب ایک شخص نے دام(rate) طے کر لیا ہو تو دوسرا شخص اُس کا دام(rate) نہ لگائے۔

(بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۰۲، ملخصاً)

واقعہ(incident): **مٹی بھی خریدتے تو فائدے میں رہتے**

حدیث شریف کی سب سے اہم کتاب "**بخاری شریف**" میں ہے، حضرت عُرْوَۃ اِبْنِ أَبِي الجَعْد رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں کہ رَسُولُ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کو ایک دینار دیا تھا کہ حضور(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے لیے بکری خرید لائیں۔ انھوں نے ایک دینار کی دو(2) بکریاں خرید کر ایک کو ایک دینار میں بیچ ڈالا اور حضور(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی خدمت میں ایک بکری اور ایک دینار لا کر پیش کیا، اُن کے لیے حضور(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نے دُعا کی تو ان کی تجارت میں برکت (blessing) ہوگئی۔ اس دعا کا فائدہ یہ ہوا کہ مٹی بھی خریدتے تو اُس میں نفع(profit) ہوتا۔ (صحیح البخاري، کتاب المناقب، الحدیث: ۳۶۴۲، ج ۲، ص ۵۱۳)

مکروہ بیع (یعنی ناپسندیدہ خرید و فروخت):

{1}"بیع مکروہ" ایسی تجارت ہے کہ جو شرعاً (یعنی دینِ اسلام میں) منع ہے اور اس کا کرنے والا گنہگار بھی ہو گا مگر اس کی خرابی "بیع فاسد" سے کم ہے لیکن پھر بھی کچھ عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں کہ اس تجارت کو بھی ختم کر دیا جائے۔

{2} اذانِ جمعہ شروع ہونے سے نمازِ جمعہ ختم ہونے تک خرید و فروخت (buying and selling) کرنا "مکروہ تحریمی"، ناجائز و گناہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ یہاں "اذان" سے مراد "پہلی اذان" ہے کہ پہلی اذان ہی سے نمازِ جمعہ کی تیاری کے لیے کوشش کا وقت شروع ہوتا اور اب نماز کے لیے جانے کی کوشش واجب (اور لازم) ہو جاتی ہے۔ **ہاں!** جن لوگوں پر جمعہ کی نماز واجب نہیں ہوتی، اُن کا تجارت کرنا بھی مکروہ نہیں، مثلاً عورتیں یا مریض۔

مشورہ ہے کہ مسجد انتظامیہ / کمیٹی کو چاہیے کہ جمعہ کی نماز سے پہلے ہونے والا (اردو وغیرہ کا) بیان پہلے رکھوائیں پھر پہلی اذانِ جمعہ پھر سنّتیں پھر دوسری اذان و (عربی) خطبہ و نماز ہو، تاکہ (سُست / غافل) لوگ پہلی اذان کے بعد جمعہ کی کوشش میں مصروف (busy) نہ ہونے کی وجہ سے گناہ گار نہ ہوں۔

{3}"نَجْش" بھی مکروہ ہے کہ خود پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس سے منع فرمایا۔ "نَجْش" یہ ہے کہ دو آدمی آپس میں خرید و فروخت (buying and selling) کرنا چاہتے ہیں، بات چیت کر رہے ہیں، اب تیسرا شخص (3rd person) آئے اور "مَبِیْع" (خریدے جانے والے سامان) کی قیمت کو بڑھا دے لیکن یہ تیسرا شخص خود خریدنے کی نیّت (intention) نہیں رکھتا بلکہ یہ تیسرا آدمی اس لیے دام (قیمت۔rate) بڑھا رہا ہے تاکہ پہلے سے موجود گاہک (customer) کی "مَبِیْع" (خریدے جانے والے سامان) میں دلچسپی بڑھے اور وہ زیادہ پیسوں میں خرید لے۔ اصل میں (in reality) یہ خریدار کو دھوکا دیا جارہا ہوتا ہے جیسا کہ کچھ دُکاندار، اپنے پاس اس طرح کے ملازم (servant) رکھتے ہیں کہ جب کوئی گاہک آتا ہے تو یہ بھی گاہک بن کر آجاتے اور قیمت زیادہ لگا دیتے ہیں جسے دیکھ کر پہلا گاہک دھوکا کھا جاتا ہے۔

() گاہک کے سامنے "مَبِیْع"(یعنی سامان) کی تعریف میں ایسی خوبیاں (qualities) بتانا کہ جو باتیں اس چیز میں نہ ہوں تاکہ خریدار دھوکا کھا جائے، یہ بھی "نجش" (اور مکروہ) ہے۔

یاد رہے کہ جس طرح ایسا کرنا "تجارت" میں منع ہے، اسی طرح "نکاح"، "اجارہ"، وغیرہ میں بھی منع ہے۔

{4} پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے "تَلَقِّی جَلَب" سے بھی منع فرمایا ہے۔ یعنی شہر کے باہر سے تاجر (trader) جو غلّہ (اناج۔grain) لا رہے ہیں اُن کے شہر میں آنے سے پہلے ہی خرید لینا۔ اس کی دو (2) صورتیں ہیں: **(۱)** ایک یہ کہ اہلِ شہر کو غلّہ (اناج۔grain) کی ضرورت ہے اور یہ اس لیے ایسا کرتا ہے کہ غلّہ (اناج۔grain) ہمارے پاس ہی ہوگا پھر جتنا مہنگا بیچنا چاہیں گے، بیچیں گے۔ **(۲)** دوسری صورت یہ ہے کہ شہر والا، غلّہ لانے والے تاجروں کو شہر کا دام (rate) غلط بتا کر اُس کا مال خریدنا چاہے (مثلاً شہر میں ایک چیز مہنگی بکتی ہے، شہر والے نے کہا کہ یہ چیز آج کل بہت سستی ہے اور دھوکا دیکر وہ مال خریدنا چاہتا ہے)، تو یہ بھی منع ہے۔

نوٹ: اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو شہر کے باہر جا کر مال خرید لینا منع نہیں ہے۔

{5} حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس سے منع فرمایا کہ شہری آدمی دیہاتی (villager) کے لیے "بیع" کرے (صحیح مسلم، کتاب البیوع، الحدیث: ۱۹۔(۱۵۲۱)، ص ۸۱۶) یعنی دیہاتی کوئی چیز بیچنے کے لیے بازار میں آتا ہے لیکن وہ قیمت (rate) نہیں جانتا اور سستی بیچ ڈالے گا تو کوئی شہری کہتا ہے: "تو مت بیچ"، میں مہنگے داموں (اچھی قیمت) میں بکوا دونگا اور وہ شہری اس دیہاتی کا بروکر (broker) بن کر بیچتا ہے (اس سے منع کیا گیا ہے)۔

(بہارِ شریعت، ح ۱۱، ص ۷۲۴، ملخصاً)

() دیہاتی سے غلّہ (اناج) خرید کر بیچنے کی تین (3) صورتیں ہیں: **(۱)** حرام **(۲)** مکروہ **(۳)** جائز۔

(۱) حرام: یہ ہے کہ بستی میں کوئی شخص غلّہ (اناج۔grain) لے کر آئے تو کوئی آدمی وہ سارا خرید لے پھر جتنا مہنگا چاہے، اُتنا مہنگا بیچے کہ جس کی وجہ سے بستی والوں پر تنگی ہو جائے (لوگ تکلیف میں آئیں)۔ **(۲) مکروہ:** یہ ہے کہ اس طرح خریدنے سے بستی پر تنگی (تکلیف) تو نہ ہو مگر خریدنے والا یہ چاہتا ہو کہ قحط پڑے (بستی میں غلّہ

کم ہو جائے) اور مجھے بہت نفع (profit) ملے۔ **(۳) جائز:** یہ صورت (case) ہے کہ اوپر بتائی ہوئی دونوں باتوں کے علاوہ ہو (یعنی نہ تو بستی والے تنگ ہوں اور نہ ہی غلّہ خریدنے والا یہ چاہتا ہو کہ بستی والوں کا غلّہ کم ہو جائے)، تو اب بالکل بھی کراہت (مکروہ) نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۱۷، ص ۱۹۲، ملخصاً)

{6} "اِحْتِکَار" یعنی غلّہ (اناج۔grain) روکنے کی ایک صورت یہ ہے کہ جب دام (rate) کم ہو تو غلّہ (اناج۔grain) خریدلے مگر اُسے نہ بیچے بلکہ روک لے (stock کرلے)، پھر جب لوگ بہت پریشان ہوں گے تو اب خوب مہنگا کر کے بیچے ()اگر یہ صورت (case) نہ ہو بلکہ جب غلّہ (اناج۔grain) آیا خرید لیا، بیچا نہیں مگر جب دام (rate) بڑھ گئے تو بیچ دیتا ہے یہ "اِحْتِکَار" نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کرنا منع ہے۔

() غلّے کے علاوہ، کسی چیز میں "اِحْتِکَار" نہیں ہوتا۔ (بہار شریعت ح۱۱، ص ۷۲۲ تا ۷۲۵، مسئلہ ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱، ملخصاً)

() دوسری جگہ سے غلّہ (اناج۔grain) خرید کر لایا، اگر وہاں سے عموماً یہاں غلّہ (اناج۔grain) آتا ہے تو اس کا روکنا بھی "اِحْتِکَار" ہے () اگر وہاں سے یہاں غلّہ (اناج۔grain) لانے کی عادت جاری نہ ہو تو روکنا "اِحْتِکَار" نہیں۔ **نوٹ:** اس دوسری صورت میں بھی بیچ ڈالنا مستحب (اور ثواب کا کام) ہے کہ روکنے میں یہاں بھی ایک طرح کی کراہت (یعنی یہ بھی ایک طرح سے مکروہ ہی) ہے۔

() "اِحْتِکَار" اسی وقت ہوتا ہے کہ جب غلّہ روکنا وہاں کے لوگوں کی تکلیف کا سبب بنے اور مہنگائی ہو جائے، یا

() یہ صورت (case) ہو کہ سارا غلّہ (اناج۔grain) اسی کے پاس ہو اور قحط پڑنے کا خوف ہو یعنی پھر دوسری جگہ غلّہ (اناج۔grain) نہ ملے گا۔

() اسی طرح اپنی زمین کا غلّہ (اناج۔grain) روک لینا "اِحْتِکَار" نہیں۔ **ہاں!** اگر یہ شخص قحط پڑنے (دوسری جگہوں پر اناج ختم ہونے) کا انتظار کر رہا ہے تو اس بری نیّت (bad intention) کی وجہ سے گنہگار ہو گا۔

() "اِحْتِکَار" انسان کے کھانے کی چیزوں میں بھی ہوتا ہے، مثلاً اناج، انگور بادام وغیرہ۔ اسی طرح "اِحْتِکَار" جانوروں کے چارے (کھانے کی چیزوں) میں بھی ہوتا ہے جیسے گھاس وغیرہ۔

(بہار شریعت ح ۱۱، ص ۴۸۳، مسئلہ ۱۸ تا ۲۶، مُلخصاً)

بیع فضولی کا بیان:

{1} "فضولی" اُس شخص کو کہتے ہیں کہ جو دوسرے کے حق (right) میں بغیر اجازت تَصَرُّف (یعنی دخل اندازی، کاروائی) کرے، مثلاً بغیر اجازت کسی دوسرے کی چیز بیچ دینا۔ "بیع فضولی" وہ تجارت ہے کہ جو مالک (owner) کی اجازت کے بغیر کوئی دوسرا شخص اپنی طرف سے کر دے۔

{2} "فضولی" نے دوسرے کی چیز بغیر اجازت بیچ دی تو یہ "تجارت" پوری نہیں ہوئی، مالک اجازت دے گا تو یہ تجارت پوری ہو گی، اگر اجازت نہ دی تو یہ تجارت ختم ہو جائے گی۔

() اگر "فضولی" نے خود وہ چیز اپنے ہی ہاتھ فروخت کی (یعنی دوسرے کی چیز اسکی اجازت کے بغیر اپنے آپ کو بیچی اور پھر خود خریدلی مثلاً یہ کہا کہ: "میں نے اس شخص کی طرف سے بیچی اور میں نے ہی خریدی") تو تجارت ہی نہ ہوئی۔

{3} "بیع فضولی" کو جائز (ok) کرنے کے لیے یہ شرط (precondition) ہے کہ "مَبِیْع" (بیچی گئی چیز) موجود ہو اگر "مَبِیْع" ہی استعمال ہو گئی یا ختم ہو گئی تو تجارت کس چیز کی جائز (ok) کریں گے؟

() "بیع فضولی" کو جائز (ok) کرنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ فضولی (بغیر اجازت بیچنے والا) اور خریدار (buyer) دونوں اپنے حال پر ہوں یعنی یہ نہ ہو کہ انہوں نے ہی سودا ختم کر دیا ہو، جب سودا ہی نہ رہا تو جائز (ok) کس چیز کو کریں گے؟

() اگر ان دونوں (یعنی "فضولی" اور "خریدار") میں سے کوئی (ایک بھی) مر گیا تو اب بھی اس سودے کو جائز (ok) نہیں کیا جاسکتا۔

{4} مالک کا یہ کہنا: "تو نے بُرا کیا"، یا() "تو نے اچھا کیا"، یا() "ٹھیک کیا"، یا() "مجھے تجارت کی مشکلوں سے بچا لیا"، یا() "خریدار کو پیسے تحفے میں دے دینا"، یا() "خریدار کو پیسے صدقہ کر دینا"، یہ سب الفاظ مالک کی طرف سے اجازت کے ہیں۔

() اگر یہ کہا: "مجھے منظور نہیں"، یا() "میں اجازت نہیں دیتا" تو یہ سودا، رَد (cancel) ہو گیا۔

{5} مالک کو پتا چلا کہ "فضولی" نے اس کی فلاں چیز بیچ دی اور مالک نے جائز (ok) کر دی لیکن ابھی "ثمن" (یعنی کتنے پیسوں میں بیچی، یہ) معلوم نہیں ہوا تھا پھر بعد میں جب پیسوں کا معلوم ہوا تو مالک اب یہ سودا، رَد (cancel) نہیں کر سکتا۔

{6} "فضولی" نے مالک کے سامنے، اس کی چیز بیچ دی اور مالک خاموش رہا یعنی انکار نہ کیا (مثلاً اس طرح کی کوئی بات نہیں کی کہ "میں اس سودے کی اجازت نہیں دیتا") تب بھی اسے مالک کی اجازت نہ کہا جائے گا۔

(بہار شریعت ح ۱۱، ص۷۲۶ تا ۷۳۱، مسئلہ ۲۵، ۲۲، ۲۰، ۱۰، ۷، ۵، ۴، مُلخصاً)

اقالہ:

{1} دو آدمیوں نے جو عقد (مثلاً سودا) کیا ہو، اُسے اُٹھا دینے (ختم کر دینے) کو "اقالہ" کہتے ہیں۔

() یہ کہا: "میں نے اقالہ کیا"، یا() "میں نے چھوڑ دیا"، یا() "میں نے فسخ (ختم) کیا"، یا() دوسرے کے کہنے پر "مَبِیع" (بیچا گیا سامان) واپس کرنا اور دوسرے کا واپس لینا، یا() دوسرے کے کہنے پر "ثمن" (مثلاً پیسوں) کو واپس کرنا اور دوسرے کا لے لینا، یہ سب "اقالہ" کی مثالیں ہیں۔

() دونوں میں سے ایک "اقالہ" کرنا چاہتا ہے تو دوسرے کا "اقالہ" قبول (accept) کر لینا، مستحب ہے اور ثواب کا کام ہے۔

{2} "اقالہ" کرنے کی کچھ شرطیں (preconditions) ہیں: (۱) دونوں (بیچنے والے اور خریدار) کا راضی (agree) ہونا۔ (۲) مجلس (جگہ) کا ایک ہونا۔ (۳) اگر "بیع صرف" (سونے چاندی کی تجارت)[10] کا "اقالہ" ہو تو اُسی مجلس (جگہ) میں ایک ساتھ سونا/چاندی کا واپس ہونا۔ (۴) "مَبِیع" (بیچی گئی چیز) کا موجود ہونا تو شرط (precondition) ہے مگر "ثمن" (مثلاً پیسوں) کا باقی رہنا شرط نہیں (یعنی پیسے استعمال کر لیے ہوں تب بھی

---

(47) "بیع صرف" کی تفصیل (detail) کے لیے Topic number : 166 دیکھیں۔

"اقالہ" ہو سکتا ہے)۔(۵)"مَبِیْع" ایسی چیز ہو جس میں خیارِ شرط، خیارِ رؤیت، خیارِ عیب[11] کی وجہ سے بیع ختم ہو سکتی ہو یعنی "مَبِیْع" ایسی نہ ہو کہ جس میں کوئی اضافہ ہونے کی وجہ سے، تجارت کو ختم نہیں کیا جاسکتا ہو (جیسے کپڑے کو رنگ دینا، گھر میں نئی تعمیرات(new construction) کروادینا) کیونکہ ایسا اضافہ ہونے کے بعد "اقالہ" نہیں ہو سکتا۔(۶) بائع نے "ثمن" (پیسے) پر قبضہ کرنے (مثلاً ہاتھ میں لینے) سے پہلے ہی تحفہ نہ دیا ہو (کیونکہ اس صورت(case) میں "اقالہ" نہیں ہو سکتا)۔

{3} "اقالہ" میں دوسرے کا قبول(accept) کرنا بھی ضروری ہے یعنی صرف ایک شخص "اقالہ" نہیں کر سکتا اور یہ بھی ضروری ہے کہ قبول(accept) اُسی مجلس (جگہ) میں ہو لہٰذا اگر ایک نے "اقالہ" کے الفاظ کہے مگر دوسرے نے قبول(accept) نہیں کیا، یا مجلس (یعنی وہاں سے جانے) کے بعد قبول(accept) کیا تو "اقالہ" نہ ہوا۔

{4} بائع(seller) نے اگر خریدار(buyer) سے کچھ زیادہ رقم(amount) لے لی، اب خریدار "اقالہ" کرانا چاہتا ہے تو بائع (بیچنے والے) کو چاہیے کہ "اقالہ" کر دے۔ **ہاں!** اگر خریداری (سودے) میں بہت زیادہ دھوکا ہوا ہے تو اب خریدار اکیلے(alone) ہی "اقالہ" کر سکتا ہے۔

{5} "اقالہ" کرتے ہوئے "مَبِیْع" موجود تھی مگر واپس دینے سے پہلے ہی ہلاک ہو گئی تو اب "اقالہ" نہیں ہو سکتا۔

{6} "اقالہ" میں اتنی ہی رقم(amount) واپس کرنی ہو گی کہ جتنے میں خریداری ہوئی، اگر کم یا زیادہ پر اقالہ ہوا تو ایسی شرط(precondition) "باطل" ہے (یعنی کم اور زیادہ پیسوں پر "اقالہ" نہیں ہو سکتا)۔ **ہاں!** اگر "مَبِیْع" میں نقصان (عیب) آگیا ہے تو کمی کے ساتھ "اقالہ" ہو سکتا ہے۔

{7} کپڑا خریدا اور اُس کو واپس کرنے گیا اس نے "اقالہ" کا لفظ زبان سے نکالا ہی تھا کہ بائع (بیچنے والے) نے

---

(48) **"خیارِ شرط"، "خیارِ رؤیت"** اور **"خیارِ عیب"** کی تفصیل(detail) کے لیے **Topic number : 155** دیکھیں۔

فوراً کپڑا لے کر کاٹ دیا تو یہ بھی "اقالہ" ہے اور ایسا کرنا بھی اقالے کو قبول (accept) کرنا ہے۔

{8} اقالہ کو شرط (precondition) پر مُعَلَّق کرنا (مثلاً اگر ایسا ہوا تو "اقالہ" ہو جائے گا) صحیح نہیں۔ جیسے بیچنے والے نے خریدار سے کہا: میں نے یہ چیز تمہیں بہت سستی دی ہے تو خریدار نے کہہ دیا: اگر تمہیں اس سے زیادہ دینے والا گاہک (customer) مل جائے تو اُسے زیادہ میں بیچ دینا۔ تیسرے شخص نے اُس چیز کا دام (rate) زیادہ لگا دیا تو بائع (seller) تیسرے شخص کو نہیں بیچ سکتا کیونکہ یہ پہلے سودے کا "اقالہ" ہو گا اور اس طرح "اقالہ" نہیں کر سکتے۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۳۴۷ تا ۳۴۷، مسئلہ ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۴، ۷، ۶، ۵، ۲، ۱، مُلخصاً)

"مرابحہ" (نفع (profit) کے ساتھ تجارت) اور "تولیہ" (بغیر نفع (profit) کے تجارت):

{1} کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خریدار اتنا سمجھدار (sensible) نہیں ہوتا کہ خود واجبی قیمت (market rate) پر چیز خرید سکے تو اُسے کسی دوسرے شخص پر بھروسہ (trust) کرنا پڑتا ہے کہ جو اُسے سامان خرید کر دلا دے۔ اب اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں: (۱) دوسرا شخص جس قیمت میں خریدے گا، اُسی میں پہلے کو دے گا۔ (۲) دوسرا شخص جس قیمت میں خریدے، اُس پر نفع (profit) رکھ کر پہلے شخص کو دے گا۔

() قیمت پر دینا (rate to rate) "بیع تولیہ" ہے جبکہ نفع رکھ کر دینا "بیع مُرابحہ" ہے۔

() "بیع مطلق" (یعنی عام تجارت) اور ان (یعنی "بیع تولیہ" اور "بیع مُرابحہ") میں صرف اتنا ہی فرق ہے کہ یہاں اپنی خرید کا دام (rate) بتانا ہو گا پھر اگر اُتنی ہی رقم (amount) لینا چاہتا ہے تو "بیع تولیہ" ہے اور اگر نفع (profit) کی ایک مُتَعَیَّن (طے شدہ-fixed) رقم زیادہ کرتا ہے تو "بیع مُرابحہ" ہے۔

نوٹ: یہاں خریدار (buyer) نے بائع (بیچنے والے) پر بھروسہ (trust) کیا ہے لہٰذا سچائی اور امانت سے یہ کام لینا ضروری ہے۔

{2} چیز کی قیمت (price)، اس پر ہونے والے اخراجات (expenses) اور نفع (profit) سب کچھ بتایا تو "بیع مُرابحہ" ہے() اگر نفع (profit) کچھ نہیں لیا تو اس کو "بیع تولیہ" کہتے ہیں۔

نوٹ: جو چیز خریداری کے علاوہ (other) کسی اور طریقہ سے مِلک (ownership) میں آئی تو اُس میں نفع

(profit) لگا کر "بیع مُرابحہ" اور بغیر نفع "بیع تولیہ" کر سکتے ہیں۔ مثلاً خریدار کو کسی نے وہی چیز تحفے میں دے دی، یا() وراثت (یعنی کسی کے انتقال کے بعد ملنے والے مال) میں ملی پھر اُس کی بازاری قیمت (market rate) لگا کر "بیع مُرابحہ" اور "بیع تولیہ" کر لی۔

{3} "بیع مُرابحہ" کا نفع (profit) معلوم ہونا ضروری ہے۔ مثلاً اس طرح "بیع مُرابحہ" کی کہ ہر دس پر ایک روپیہ نفع (profit) ہوگا (یعنی دس (10) کی چیز، گیارہ (11) روپے کی اور بیس (20) کی چیز، بائیس (22) روپے کی پڑے گی)۔ **یاد رہے کہ یہ "نفع" سودا طے (final) کرتے وقت یا اسی مجلس (جگہ) میں طے کرنا ضروری ہے۔** اگر یہ طے نہ ہوا تو "بیع فاسد" ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۷۳۸، مسئلہ ۶، ۴، ۱، مُلخصاً)

کون سے خرچے (expenses) کا، رَاسُ الْمَال (capital) میں اضافہ کیا جائے گا:

{1} تجارت میں جب چیز خریدی جاتی ہے تو اس پر خرچہ بھی کرنا پڑتا ہے (مثلاً جانور لیا اور اُسے چارہ کھلایا)، جبکہ دوسری طرف "بیع مُرابحہ" اور "بیع تولیہ" میں چیز کی قیمت بھی بتانی پڑتی ہے۔

() کونسا خرچہ (expense)، "مَبِیْع" میں ملایا جائے گا؟ اس کا قاعدہ/اصول یہ ہے کہ یہاں تاجروں (traders) کا عُرف (اور ان کی عادت کو) دیکھا جائے گا کہ وہ لوگ جس خرچے کو "مَبِیْع" کے ساتھ ملاتے ہیں؟ تو اُسے ملایا جائے گا اور جسے نہیں ملاتے تو اُس خرچے کو نہیں ملایا جائے گا۔

() جو خرچہ ملایا جائے گا، اُسے ملانے کے بعد بائع (seller) یہ نہ کہے: "میں نے اتنے میں خریدا ہے" کیونکہ یہ تو جھوٹ ہے بلکہ یہ کہے: "مجھے اتنے میں پڑی ہے"۔

{2} رَاسُ الْمَال (capital، خریدے گئے سامان کی قیمت) ہی سے "بیع مُرابحہ" اور "بیع تولیہ" ہوتی ہے (کہ اس پر نفع (profit) رکھا تو "بیع مُرابحہ" اور نہ رکھا تو "بیع تولیہ") مگر کچھ خرچے اس میں ملائے جاتے ہیں۔ مثلاً تھان خریدا اور اُسے دُھلوانے کی ضرورت ہے اور دُھلوایا تو دھوبی کی اُجرت (wages) اس تھان میں ملائیں گے () جانور کو کھلایا ہے تو اس خرچے کو بھی رَاسُ الْمَال (capital) سے ملائیں گے۔

نوٹ: اگر اُس جانور کو کھلانے کے بعد اُس جانور سے دودھ لیا، یا اُس کا گھی بنایا تو اب اُس چارے (جانور کے کھانے) کی رقم میں سے اس (دودھ وغیرہ) کی رقم کو کم کریں۔

O مرغی پر کچھ خرچ کیا اور اُس نے انڈے دیے ہیں تو انڈے کی قیمت کم کر کے باقی خرچے کی رقم کو ملائیں گے۔

O "کھیت" یا "باغ" کو پانی دیا ہے، اُس کو صاف کرایا، یا O پانی کی نالیاں (drains) درست کرائیں، یا O اُس میں درخت لگایا تو یہ خرچہ ملایا جائے گا۔

O مکان کی مَرَمّت (repairing) کرائی ہے O صفائی کرائی O پلاستر (plaster) کرایا O کنواں (well) کھدوایا تو ان سب اخراجات (expenses) کو ملایا جائے گا O بروکر (broker) کو جو کچھ دیا گیا ہے، وہ بھی ملایا جائے گا۔

{3} چرواہے (جانور کو گھانس وغیرہ کھلانے کے لیے جنگل وغیرہ میں لے کر جانے والے) کی اُجرت (wages)، یا O خود ("بیع مُرابحہ" اور "بیع تولیہ" کرنے والے) پر ہونے والے اخراجات، مثلاً جانے آنے کا کرایہ اور سفر کا کھانا پینا، یا O جو کام خود کیا، یا O کسی نے مفت کر دیا تو ان سب کو نہیں ملائیں گے۔

{4} گھوڑے کا علاج کرایا اور علاج کرنے والے کو اُجرت (wages) دی، یا O جانور بھاگ گیا کوئی پکڑ کر لایا اُسے مزدوری (wage) دی، اس کو رَاسُ المَال (capital) سے نہیں ملائیں گے۔

{5} "مَبِیع" میں کوئی عیب بعد میں معلوم ہوا اور خریدار اس پر راضی (agree) ہو گیا تو بھی "بیع مُرابحہ" ہو سکتی ہے یعنی عیب کی وجہ سے "ثمن" (یعنی پیسوں) میں کمی کرنے کی ضرورت نہیں O اسی طرح اگر "بیع مُرابحہ" کے بعد بائع (بیچنے والے) کی خیانت (cheating) معلوم ہوئی (مثلاً اُس نے چیز کم میں خریدی اور رقم زیادہ بتائی) مگر خریدار نے "مَبِیع" کو واپس نہیں کیا بلکہ اُس تجارت پر راضی (agree) رہا تو بائع (seller) نے جس "ثمن" (مثلاً پیسوں) پر خریدی کی تھی، اُسی پر "بیع مُرابحہ" کریگا۔

{6} جس وقت بائع نے خریدی تھی اُس وقت قیمت زیادہ تھی مگر بعد میں قیمت کم ہو گئی تو اس بات کو بتانا،

بائع(seller)پر لازم نہیں۔

()کوئی چیز مہنگی خریدی اور لوگ اتنی مہنگی نہیں لیتے تو"بیع مُرابحہ"و"بیع تولیہ"میں یہ بات بتانا ضروری ہے۔

(بہار شریعت ح ١١، ص ١٤١٧ تا ٧٤٦، مسئلہ ٣٢، ٣١، ٣٠، ٢٩، ٢٧، ٢٥، ١٦، ١٥، ١٣، ١٢، ١١، ١٠، ٩، ٨، ٦، ٤، ١، مُلخصاً)

شُفعہ کا بیان:

{1} غیر مَنْقُوْلَہ جائداد(یعنی جو ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ جاسکتی ہو، مثلاً گھر)کو کسی شخص نے جتنے میں بیچا تو کچھ شرطوں(preconditions)کے ساتھ، دوسرے شخص کو یہی جگہ، اُسی قیمت(price)میں خریدنے کا حق(right)،"شُفعہ"کہلاتا ہے(مثلاً مالک نے ایک گھر ایک کروڑ(ten million)کا بیچا تو کسی دوسرے شخص کو یہ اختیار(option)ہو کہ اگر چاہے تو وہ یہ گھر ایک کروڑ(ten million)میں لے لے، اسے"شُفعہ"کہتے ہیں)۔

{2} تین طرح کے لوگ"شفعہ"کرسکتے ہیں:(١)"شریک"(٢)"خلیط"(٣)"جارِ ملاصق"۔

(١)**"شریک":** جو خود"مَبِیْع"(بیچی گئی چیز)میں شریک(partner)ہو مثلاً ایک گھر دو آدمیوں کا تھا تو ان میں سے ایک نے اپنا حصّہ کسی تیسرے آدمی کو بیچا تو اب دوسرا شریک"شفعہ"کرسکتا ہے۔

(٢)**"خلیط":** جو خود تو"مَبِیْع"(بیچی گئی چیز)میں شریک(partner)نہ ہو کہ اس کا اپنا حصّہ، دوسرے کے حصّے سے الگ ہو(مثلاً الگ گھر ہو)لیکن حقِ مَبِیْع میں شامل ہو، جیسے دو الگ الگ گھر ہیں مگر ان دونوں کا راستہ ایک ہی ہے اور یہی ہے، یا()دونوں کے کھیت تو الگ الگ ہیں مگر ایک ہی نالی(drain)سے پانی آتا ہو(تو ان دونوں آدمیوں میں ایک بیچنے والا ہے اور دوسرا"خلیط"ہے)۔

(٣)**"جارِ ملاصق":** وہ ہے کہ جس کا گھر، بیچے گئے گھر کی دیوار کے ساتھ ہو۔

نوٹ: "شفعہ"میں سب سے پہلا حق **"شریک"** پھر **"خلیط"** پھر **"جارِ ملاصق"** کا ہے(بہار شریعت ح ١٥، ص ٢٣٥، مسئلہ ١، مُلخصاً)یعنی **"خلیط"** اور **"جارِ ملاصق"** نے"شفعہ کیا تو **"خلیط"** کو موقع دیا جائے گا کہ وہ خرید لے() اسی طرح **"شریک"** اور **"خلیط"** نے"شفعہ کیا تو **"شریک"** کو موقع دیا جائے گا کہ وہ خرید لے۔

{3} یہاں اس کی ضرورت نہیں کہ خریدار(buyer)اس پر راضی(agree)ہو تو ہی "شُفعہ" کیا جائے گا بلکہ وہ راضی ہو یا ناراض(upset)ہر صورت میں(in any case)"شُفعہ" کا حق(right)پڑوسی یا شریک (partner)کو حاصل ہوتا ہے، اس حق(right)رکھنے والے کو "شَفیع" کہتے ہیں۔

نوٹ: جائدادِ غیر مَنْقُوْلَہ میں "شفعہ" ہوتا ہے کہ جب ایسی چیز کو خرید دیتے ہیں(مثلاً گھر کو)تو اُسے قبضہ کرنے(جیسے مکمل بند کر کے سب چابیاں وغیرہ ہاتھ میں لینے)سے پہلے ہی بیچنا بھی جائز ہوتا ہے کیونکہ اس کا ہلاک(تباہ / ختم)ہونا بہت ہی کم ہوتا ہے۔

()اگر وہ ایسی چیز ہو کہ جس کے ضائع(waste)ہونے کا ڈر ہو تو جب تک قبضہ نہ کر لے(مثلاً ہاتھ میں نہ لے لے)، آگے نہیں بیچ سکتا جیسے دریا کے کنارے کا(by the river، کچّا)گھر۔

{4} "شُفعہ" کی کچھ شرطیں(preconditions)ہیں:

(۱) جائداد، "بیع"(یعنی تجارت)یا "معنی بیع"(مثلاً صُلح[12] یعنی کسی بات پر اتفاق کرنے)سے ملی ہو۔ اگر ان دونوں باتوں سے جائداد نہ ملی ہو تو "شُفعہ" نہیں ہوسکتا مثلاً تحفے، یا()صدقے، یا()وراثت(یعنی کسی کے انتقال کرنے کی وجہ سے)ملی ہو تو اُس پر "شُفعہ" نہیں ہوسکتا۔

(۲) "مَبِیْع"(بیچی گئی جگہ)جائداد غیر مَنْقُوْلَہ(مثلاً زمین)ہو، مَنْقُوْلَہ(ایک جگہ سے دوسری جگہ چلی جانے والا جیسے عارضی خیمہ۔temporary tent)نہ ہو۔

(۳) بائع(بیچنے والے)کی مِلک(ownership)مکمل ختم ہوگئی ہو لہذا "خیارِ شرط"(زیادہ سے زیادہ تین(3)دن کے اندر سودا ختم کرنے کے اختیار(option)پر)دی ہوئی نہ ہو کیونکہ اس پر "شُفعہ" نہیں ہوسکتا۔ یعنی جب "خیارِ شرط" ختم ہو کر تجارت مکمل ہوگی تو "شُفعہ" ہوسکتا ہے۔

---

(49) **"صلح"** کی تفصیل(detail)کے لیے **Topic number : 169** دیکھیں۔

(۴) بائع(seller)کا حق(right) بھی ختم ہو گیا ہو کہ "مَبِیْع" کے واپس لینے کا اُسے حق(right)نہ ہو یعنی "بیع فاسد" نہ ہو بلکہ سودا صحیح طرح مکمل ہو گیا ہو۔**ہاں!** اگر "بیع فاسد" کے بعد دوبارہ صحیح طرح اس جگہ کی خرید وفروخت(buying and selling)کرلی تواب "شُفعہ" ہو سکتا ہے۔

(۵) بیچی گئی جائداد پر ایسی جگہ کی وجہ سے "شُفعہ" کرنے کا حق(right) ہوتا ہے کہ جو(پڑوس یا شرکت کی صورت میں) بیچنے کے وقت "شَفِیع" (شُفعہ کا اختیار(option)رکھنے والا) کی مِلک(ownership) میں ہو (یعنی ایک جائداد بیچی گئی، اس کے بعد کسی نے اُس جائداد کے پڑوس کی جگہ لے لی تو اب وہ پہلے بکنے والی جائداد پر "شُفعہ" نہیں کر سکتا، یا ()کسی شخص کے پاس بیچی گئی جائداد کے ساتھ کی جگہ کرائے پر تھی، یا ()عارضی طور پر(temporary) تھی تو وہ بھی "شُفعہ" نہیں کر سکتا)۔

(٦) "شُفعہ" کرنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ "شَفِیع"(شُفعہ کا اختیار(option)رکھنے والا) اپنی پڑوس میں بکنے والی جائداد پر نہ تو صاف صاف لفظوں سے راضی(agree)ہوا ہو، اور نہ اس کے بکنے پر راضی ہونے کا کوئی اشارہ کیا ہو۔ (بہار شریعت ح۱۵، ص۳۳۳ تا۳۳۴، مسئلہ ۲، ۱، ملخصاً)

{4} "شُفعہ"، طلب کیا جاتا(یعنی مانگا جاتا) ہے۔"طلب" کے تین(3)درجے(steps)ہیں۔**(۱)** طلب مُوَاثَبَہ، **(۲)** طلبِ تقریر / طلبِ اِشْہَاد، اور **(۳)** طلب تَمْلِیْك۔

(۱) طلب مُوَاثَبَہ یہ ہے کہ جیسے ہی پڑوسی کو جائداد بکنے(sell ہونے)کا معلوم ہو تو فوراً، اُسی وقت یہ ظاہر کر دے(مثلاً کہہ دے) کہ میں "شُفعہ" طلب کرتا(یعنی مانگتا) ہوں()اگر بکنے کا معلوم ہوا اور "طلب" نہ کی تو "شُفعہ" کا حق(right)نہ رہا()بہتر یہ ہے کہ اپنے طلب کرنے پر لوگوں کو گواہ(witness) بھی بنالے تاکہ یہ نہ کہا جاسکے کہ اس نے "طلب مُوَاثَبَہ" نہیں کیا۔

(۲) طلب تقریر / طلبِ اِشْہَاد:

(a) "طلب مُوَاثَبَہ" کے بعد "طلبِ اِشْہَاد" ہوتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پڑوسی خریدار، یا بائع(بیچنے والے)، یا اُس جگہ جا کر کہ جسے بیچا گیا، گواہوں کے سامنے "طلب" کرے۔

www.farzuloom.net

(b) اگر اُس جگہ جا کر طلب کرے تو یہ کہے کہ: "فلاں شخص نے یہ جائداد خریدی ہے اور میں اس کا "شَفیع" (شُفعہ کا اختیار (option) رکھنے والا) ہوں اور میں یہاں آنے سے پہلے "طلب شُفعہ" کر چکا ہوں اور اب پھر طلب (طلب تقریر / طلبِ اِشہَاد) کر تاہوں، تم لوگ بھی اس کے گواہ رہو"۔

(c) اگر خریدار کے پاس "طلب" کرے تو یہ کہے کہ: "تم نے فلاں جائداد خریدی ہے اور میں اس کے پڑوس کی فلاں جگہ کا مالک ہونے کی وجہ سے، خریدی گئی جگہ کا "شَفیع" ہوں (اور "شُفعہ" طلب کر تا ہوں)۔

(d) اگر بائع (seller) کے پاس "طلب" کرے تو یوں کہے کہ: "تم نے فلاں جائداد بیچی ہے اور میں اس کے پڑوس کی فلاں جگہ کا مالک ہونے کی وجہ سے، بیچی گئی جگہ کا "شَفیع" ہوں (اور "شُفعہ" طلب کر تا ہوں)۔

نوٹ: بائع کے پاس "طلبِ اِشہَاد" کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ جائداد (مثلاً گھر) خریدار کے قبضہ میں (پاس) ہو یعنی اب تک خریدار نے وہ چیز نہ لی کیونکہ خریدار نے قبضہ کر لیا ہو تو اب بائع (بیچنے والے) کے پاس جا کر "طلبِ اِشہَاد" نہیں ہو سکتا۔

(e) "شفعہ" کا حق (right) رکھنے والا دور ہو اور اُسے بیچنے کی خبر ملی تو اُسے اتنا موقع دیا جائے گا کہ وہاں سے خود آ کر، یا کسی دوسرے کو بھیج کر "طلبِ اِشہَاد" کرے۔ اس تاخیر (late ہونے) کی وجہ سے "شفعہ" کا حق باطل نہیں ہو گا۔

(f) "شفعہ" کا حق (right) رکھنے والے کو رات میں بیچنے کی خبر ملی اور وہ وقت ایسا تھا کہ جس میں لوگ باہر نہیں نکلتے تو اس وجہ سے صبح تک "طلبِ اِشہَاد" میں تاخیر (late) کرنے سے "شفعہ" باطل نہیں ہو گا۔

(۳) طلب تَمْلِيْك: "شفعہ" کرنے والا قاضی کے پاس جا کر یہ کہے کہ: "فلاں شخص نے فلاں جائداد خریدی ہے اور میں اس کے پڑوس کی فلاں جگہ کا مالک ہونے کی وجہ سے، بیچی گئی جگہ کا "شَفیع" ہوں، مجھے وہ جائداد دلا دی جائے۔ (بہار شریعت ح۱۵، ص ۲۴۴ تا ۲۴۰، مسئلہ ۱۶، ۱۳، ۱۲، ۱۰، ۹، ۷، ۱، ملخصاً)

"مَبِيْع" (بیچی گئی چیز) اور "ثمن" (مثلاً پیسوں) کو استعمال کرنا:

{1} منقول چیز (جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکے) خریدی تو جب تک قبضہ نہ کر لے (مثلاً ہاتھ میں نہ لیا) اُس

کو آگے بیچ نہیں سکتے۔ **ہاں!** قبضہ کیے بغیر ()تحفے میں دے سکتے ہیں، یا ()صدقہ کر سکتے ہیں، یا ()رہن (mortgage) رکھ سکتے ہیں ()قرض اور ()عارضی استعمال (temporary use) کے لیے دے سکتے ہیں۔

{2} منقول چیز قبضے سے پہلے بائع (بیچنے والے) ہی کو تحفے میں دے دی اور بائع (seller) نے قبول (accept) بھی کر لی تو "بیع" (یعنی خرید و فروخت) ختم ہو گئی (یعنی خریدار کو اس کی رقم دینا لازم نہیں ہے) اور () اگر بائع ہی کو بیچ دی تو یہ دوسری تجارت صحیح نہیں ہے، پہلی تجارت ہی باقی ہے۔

{3} بائع نے خریدار (buyer) کے قبضے (مثلاً ہاتھ میں آنے) سے پہلے ہی "مَبِیْع" کو استعمال کیا، یا اُس میں کوئی تبدیلی کی تو اس کی دو (2) صورتیں (cases) ہیں: **(۱)** خریدار کے حکم سے ایسا کیا، یا **(۲)** بغیر حکم کے ایسا کیا۔

(۱) بائع (seller) نے خریدار کے قبضے سے پہلے "مَبِیْع" کو خریدار کے کہنے پر استعمال کیا، یا اُس میں کوئی تبدیلی کی تو یہ بھی خریدار کا قبضہ مانا جائے گا (یعنی یہ کہا جائے گا کہ ایک طرح سے یہ چیز خریدار کے ہاتھ میں چلی گئی)۔ مثلاً خریدار نے کہا اس کو تحفے میں دے دو، یا () کرائے پر دے دو اور بائع (بیچنے والے) نے ویسا کر دیا، جیسا خریدار نے کہا تھا، تو یہی کہیں گے کہ یہ چیز اب خریدار کے ہاتھ پہنچ گئی ہے۔

(۲) بائع (seller) نے خریدار کے قبضے سے پہلے "مَبِیْع" کو خریدار کے کہے بغیر استعمال کیا، یا اُس میں کوئی تبدیلی کی، مثلاً وہ چیز رہن (mortgage) رکھ دی، یا () اُجرت پر دے دی، یا () امانت رکھ دی اور وہ بیچی گئی چیز ہلاک (تباہ/ختم/waste) ہو گئی تو تجارت ختم ہو گئی (اور یہ نقصان، بیچنے والے ہی کا ہوا)۔

()**ہاں!** اگر وہ چیز بائع (بیچنے والے) نے کسی کو عارضی استعمال (temporary use) کے لیے دی تھی، یا () تحفے میں دی تھی، یا () رہن (mortgage) میں دی تھی اور خریدار نے جائز (ok) کر دیا تو یہ بھی خریدار کا قبضہ ہو گیا۔

{4} ایک چیز خریدی تھی اُس پر قبضہ نہیں کیا بائع(seller) نے دوسرے کے ہاتھ زیادہ قیمت(rate) میں بیچ ڈالی اور خریدار نے تجارت کو جائز(ok) بھی کر دیا تب بھی یہ تجارت درست نہیں کیونکہ یہ دوسری تجارت، پہلی تجارت کے قبضے سے پہلے ہوئی ہے۔

{5} جس نے کیلی (ماپ/ measure کی) چیز کیل(measure) کے ساتھ، یا ()وزنی چیز(weighty) وزن(weight) کے ساتھ خریدی، یاعددی(countable) چیز گنتی(counting) کے ساتھ خریدی تو جب تک ناپ(measure)، یاوزن(weight)، یا گنتی(counting) نہ کرلے اُس کو آگے بیچنا بھی جائز نہیں اور کھانا بھی جائز نہیں۔

() اگر سامان اندازے سے خریدا ہے مثلاً "مَبِیْع" جو سامنے موجود ہے، اُسے دیکھ کر ساری خریدلی، نہ یہ کہا کہ: "اتنے کلو خریدا"، نہ یہ کیا کہ: "اتنا لیٹر خریدا"، نہ یہ کہا کہ: "اتنی تعداد میں (مثلاً بارہ عدد/ 12 pieces) خریدا" تو یہ تجارت جائز ہے بعد میں بھی اسے ناپنے(measure کرنے)، وزن کرنے اور گننے (count کرنے) کی ضرورت نہیں۔

{6} سودے کے بعد بیچنے والے نے خریدار کے سامنے ناپا(measure کیا)، یاوزن کیا، تو اب خریدار کو دوبارہ ناپنے(measure کرنے)، یاوزن کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر سودے سے پہلے، بائع نے خریدار کے سامنے ناپا، یاوزن کیا تھا تو سودے کے لیے یہ کافی(enough) نہیں ہے یعنی دوبارہ ناپے، یاوزن کیے بغیر اُس چیز کا کھانا یا کسی اور کو بیچنا جائز نہیں ہے۔

{7} مَوْزُوْنی(وزن سے بیچی جانے والی) چیزیں یا مکیلی(ماپ(measure) کے ساتھ بیچی جانے والی) چیزیں، "بیع تَعَاطِی "(یعنی کچھ بولے بغیر ایک دوسرے سے سامان اور پیسے لے دے کر سودا کرنے) کے ساتھ خریدیں تو خریدار(buyer) کا ناپنا(measure کرنا)، یاوزن کرنا ضروری نہیں، صرف قبضہ کرلینا(مثلاً سامان اور پیسے ہاتھ میں لے لینا ہی) کافی(enough) ہے۔

{8} "ثمن" (مثلاً پیسوں) کو قبضہ کرنے (مثلاً ہاتھ میں لینے) سے پہلے ہی استعمال کرنا، جائز ہے۔ اس پیسے کو تجارت، تحفے، صدقہ، اجارہ (wages) وغیرہ میں استعمال کرسکتے ہیں (مثلاً خریدار کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ رقم فلاں کو تحفے یا تنخواہ (salary) میں دے دو)۔ (بہار شریعت ح۱۱، ص۷۴۷ تا ۷۵۰، مسئلہ ۱۲، ۹، ۸، ۷، ۶، ۴، ۳، ۲، ۱، مُلخصاً)

"ثمن" و "مَبِیْع" میں کمی، زیادتی کرنا:

{1} خریدار نے بائع (بیچنے والے) کے لیے پیسوں میں کچھ اضافہ کر دیا (مثلاً ساڑھے چار سو (450) روپے میں کوئی چیز خریدی اور پانچ سو (500) کا نوٹ دے کر کہا کہ پورے ہی رکھ لو)، یا بائع (seller) نے "مَبِیْع" میں اضافہ کر دیا (مثلاً سو (100) روپے میں بارہ (12) کیلے لیے تھے لیکن دیتے ہوئے دو (2) کیلے زیادہ دے دیے) تو یہ جائز ہے۔

() خریدار نے "ثمن" (مثلاً پیسوں) میں اضافہ کیا تو اس اضافے کے لازم ہونے کے لیے شرط (precondition) ہے کہ بائع (بیچنے والے) نے اُسی مجلس (جگہ) میں قبول (accept) بھی کر لیا ہو اور اُس مجلس میں قبول نہیں کیا (چاہے بعد میں قبول بھی کر لیا) تب بھی وہ اضافہ (خریدار کو دینا) لازم نہیں۔

() یہ بھی شرط ہے کہ "مَبِیْع" (خریدا گیا سامان) موجود ہو۔ "مَبِیْع" کے ہلاک ہونے کے بعد "ثمن" (مثلاً پیسوں) میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔

() "مَبِیْع" میں بائع (seller) نے زیادتی کی تو خریدار (buyer) کا اُسی مجلس میں قبول (accept) کرنا شرط ہے لیکن اس میں یہ شرط نہیں کہ "مَبِیْع" باقی رہی ہو، "مَبِیْع" ہلاک ہو گئی ہو تب بھی اُس میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

{2} "ثمن" (مثلاً پیسوں) میں بائع (بیچنے والا) کمی کر سکتا ہے مثلاً سو (100) روپے میں ایک چیز بیچی مگر بیچنے والے نے سوچا کہ خریدار (غریب مسلمان لگ رہا ہے، اس) کے لیے یہ مہنگی ہے تو بائع (seller) نے پیسے کم کر دیے، اس طرح کرنا، جائز (اور اچھی نیّت کی وجہ سے ثواب کا کام) ہے۔ اس کے لیے، یہ بھی شرط (precondition) نہیں کہ "مَبِیْع" باقی رہے (یعنی بیچی گئی چیز اگر استعمال بھی ہو گئی ہو تب بھی یہ کمی ہو سکتی

ہے)بلکہ یہ کمی پیسے ہاتھ میں لے لینے کے بعد بھی ہو سکتی ہے۔

{3} کمی یا زیادتی (اضافہ)جو کچھ بھی ہوا، چاہے سودے کے بعد ہوا ہو، اسے اصل عقد (سودے) سے ملائیں گے، مثلاً تجارت سو(100)روپے میں ہوئی پھر بائع(seller)نے دس(10)روپے کم کر دیے تو یہ کہا جائے گا کہ سودا نوّے(90)روپے کا ہوا۔ اسی طرح بارہ(12) کیلے کی بات ہوئی اور بائع(بیچنے والے) نے چودہ (14)کیلے کر دیے تو کہیں گے کہ سودا چودہ(14) کیلوں کا ہوا ہے۔

{3} کمی یا زیادتی (اضافے) کو اصل سودے سے ملانے کا اثر (نتیجہ):

(۱)"بیع مُرابحہ "و"بیع تولیہ"میں تبدیلی کے بعد کی رقم دیکھی جائے گی۔

(۲)اگر بائع (بیچنے والے) نے شروع میں زمین کی قیمت(rate)زیادہ رکھی تھی پھر بعد میں کم کر دی تو "شُفعہ" اسی رقم پر ہوگا کہ جو دام(rate) کم کرنے کے بعد بنی۔ **نوٹ:** اگر خریدار نے بعد میں قیمت بڑھادی تھی تب بھی پہلے دام(یعنی کم قیمت) پر"شُفعہ"ہوگا، اس لیے کہ "شَفیع"(شُفعہ کا اختیار(option)رکھنے والے)کا حق(right) ثمنِ اوّل(پہلے دام)سے ہو چکا تھا، اب اس حق(right)پر زیادتی نہیں ہو سکتی(اضافہ نہیں کیا جاسکتا)۔

(۳)بائع(بیچنے والے)کو یہ حق(right)ہوتا ہے کہ جب تک سامان کے پورے پیسے نہ ملیں، "مَبِیْع"(بیچی گئی چیز)کو روک لے۔ اب اگر چیز کی قیمت بڑھادی گئی تھی اور خریدار نے پہلے طے ہونے والی(کم)رقم مکمل دے دی تب بھی بائع، "مَبِیْع" کو روک سکتا ہے۔

(۴)"بیع صرف"[13](سونے چاندی کی تجارت) میں کمی یا اضافہ کرنے پر اس بات کو دیکھنا بہت ضروری ہے کہ دونوں طرف برابری رہے مثلاً چاندی کو چاندی سے بیچا تھا اور پہلے دونوں طرف برابری تھی پھر ایک نے زیادہ، یا()کم کر دی، دوسرے نے اس بات کو قبول(accept)کر لیا اور زائد یا کم پر قبضہ بھی ہو گیا(مثلاً ہاتھ میں

---

(50) **"بیع صرف"** کی تفصیل(detail)کے لیے **Topic number : 166** دیکھیں۔

www.farzuloom.net

لے لی)تو عقد(یعنی یہ سودا)"فاسد"(خراب)ہو گیا۔(بہار شریعت ح ۱۱،ص ۷۵۲ تا ۷۵۰،مسئلہ ۲۰،۱۹،۱۸،۱۷،۱۶،مُلخصاً)

دَین(کاروباری قرض)میں جلدی کرنا:

{1} سودا ہو گیا پھر بائع(بیچنے والے)نے خریدار(buyer)کو پیسے دینے میں مہلت دی(time دیا)یعنی رقم دینے کی مُدّت(duration)طے کر دی اور خریدار نے بھی قبول(accept)کر لی تو اب یہ سودا، ادھار پر ہو گیا یعنی بائع(seller)اُس وقت سے پہلے خریدار سے رقم نہیں مانگ سکتا۔

نوٹ: ہر "دَین"[14](کاروباری قرض)کا یہی حکم ہے کہ پہلے جس کی مُدّت(duration)طے نہ ہو اور بعد میں طے ہو جائے تو وہ "دَین" مِیعَادِی(مُدّت والا)ہو جاتا ہے مگر مَدیُون(جسے قرض دیا گیا)کا قبول(accept) کرنا شرط(precondition)ہے۔اگر اُس نے انکار(denial)کر دیا تو "دَین" مِیعَادِی نہ ہو گا فوراً اُس کا ادا کرنا واجب ہو گا اور دائِن(قرض دینے والا)جب چاہے گا مطالبہ(demand)کر سکے گا۔

{2} دَین کی مُدّت(duration)کبھی معلوم ہوتی ہے،مثلاً فلاں مہینے کی فلاں تاریخ اور کبھی مجہول(یعنی معلوم نہیں ہوتی)مگر جہالت یَسِیرہ(معلومات کی وہ کمی(جِہالت)کہ جو جھگڑے کی طرف نہ لے جاتی ہو یعنی اُس وقت کی معلومات ہو سکتی ہو،مثلاً حاجیوں کے واپس آنے اور فصل کٹنے کے دن کا کہا)ہو تو جائز ہے۔اور اگر زیادہ جہالت ہو مثلاً جب آندھی آئے گی یا پانی برسے گا تو اب یہ مُدّت(duration)باطل ہے(یعنی اس مُدّت کو نہیں مانا جائے گا)۔

{3} کچھ "دَین" ایسے ہوتے ہیں کہ اُن میں مُدّت(duration)طے بھی کر لی جائے تب بھی وہ مِیعَادِی(مُدّت والے)نہیں ہوتے:(۱)پیسے قرض دیے تو یہ مِیعَادِی نہیں ہوتے،چاہے کوئی مُدّت(duration) بھی طے کر لی ہو یعنی قرض دینے والا،جب چاہے مانگ سکتا ہے۔

---

(51)جو "مال" کسی عقد مثلاً تجارت یا اجارہ(contract of wages)کی وجہ سے لازم ہو،یا()وہ "مال" کسی چیز کے ہلاک(waste)کرنے سے لازم ہو،ان سب کو **"دَین"** کہتے ہیں یعنی **"دَین"** ایک خاص صورت(specific case)میں قرض کا نام ہے،ہر قرض **"دین"** نہیں۔(حاشیہ بہار شریعت،ج ۲،حصہ ۱۱،ص ۷۵۲،ماخوذاً)

www.farzuloom.net

(۲)"بیع صرف"[15](سونے چاندی کی تجارت)ہاتھوں ہاتھ ہی ہوگی، قرض پر نہیں ہو سکتی۔
(۳)بیع سلم[16]کا"ثمن"جس کو رَاس الْمَال(capital)کہتے ہیں،اس کی مُدّت(duration)طے کرنا جائز نہیں ہے،اُسی مجلس(جگہ)میں(رقم پر)قبضہ کرنا(مثلاً بائع کے ہاتھ میں دینا)ضروری ہے۔
(۴)خریدار(buyer)نے"شَفیع"(شُفعہ کا اختیار(option)رکھنے والے)کے لیے مُدّت(duration)طے کردی،تو یہ بھی صحیح نہیں ہے۔
{4}کچھ صورتوں(cases)میں قرض واپسی کی مُدّت(duration)طے کرنا صحیح ہے:
(ا)قرض لینے والا،قرض کا انکار(denial)کررہا تھا(یعنی کہتا تھا کہ"میں نے قرض نہیں لیا")بعد میں ایک رقم(amount)پر"صلح"ہوئی(اتفاق ہوگیا)اور اس رقم کی واپسی کے لیے مُدّت(duration)طے کرلی، تو یہاں مُدّت طے کرنا صحیح ہے۔(۲)قرض لینے والے نے اپنے قرض کا حوالہ کروادیا(یعنی اب وہ قرض، تیسرا آدمی(3rd person)دے گا اور قرض دینے والے نے یہ بات مان لی)پھر قرض دینے والے نے اُس (تیسرے) شخص کو مہلت دے دی(time دے دیا)تو یہ صحیح ہے۔(۳) کسی شخص نے وصیّت کی(یعنی کہا)کہ فلاں شخص پر جو میرا قرض(باقی)ہے،میرے مرنے کے بعد ایک سال تک اُسکو مہلت(time)ہے تو قرض مِیعَادِی ہو جائے گا(یعنی اب اپنے وقت پر ہی واپس ملے گا)۔(بہار شریعت ج۲،ص۷۵۲ تا۷۵۴،مسئلہ ۲۳ تا ۲۷،ملخصاً)

اِقرار:

{1}اپنے یا کسی دوسرے کے حق(right)کی خبر دینے کی تین(3)صورتیں(cases)ہیں:
(ا)اگر اپنے حق(right)کی خبر دیگا کہ فلاں پر میرا یہ حق ہے تو یہ"دعویٰ"(claim)ہے۔
(۲)اگر کسی دوسرے کا حق(right)تیسرے پر ہونے کی خبر دیگا تو یہ"شہادت"(گواہی،testimony)

(52) "بیع صرف"کی تفصیل(detail)کے لیے Topic number : 166 دیکھیں۔
(53) "بیع سلم"کی تفصیل(detail)کے لیے Topic number : 168 دیکھیں۔

www.farzuloom.net

ہے۔

(۳) اگر کسی دوسرے کا حق(right) اپنے اوپر ہونے کی خبر دیگا تو یہ "اِقرار" (ایک چیز کو ماننا،accept کرنا) ہے۔ جس چیز کا "اِقرار" کیا، وہ چیز "مُقِرّ" (یعنی اِقرار کرنے والے) پر لازم ہو جاتی ہے۔

{2} ایک چیز جو "زید" (پہلے شخص) کی مِلک(ownership) میں ہے، "عمر" (دوسرا شخص) کہتا ہے کہ یہ "بکر" (تیسرے شخص) کی ہے تو "عمر" (دوسرے شخص) کا یہ کہنا بھی "اِقرار" ہے یعنی زندگی میں کبھی، اگر "عمر" (دوسرا شخص) اُس چیز کا مالک(owner) بن جائے گا تو اُسے یہ چیز "بکر" (تیسرے شخص) کو دیناواجب ہو گا۔

{3} ایک شخص نے کسی بات کا "اِقرار" کیا تو صرف اس "اِقرار" (accept کرنے) کی وجہ سے اُس (شخص) پر دعویٰ(claim) نہیں ہو سکتا یعنی مُقرلہ (جس کے لئے "اِقرار" کیا گیا) یہ نہیں کہہ سکتا کہ: "جب اس شخص نے مان لیا ہے کہ وہ چیز میری ہے تو مجھے وہ چیز دلائی جائے" کیونکہ یہ (اِقرار،accept کرنا) تو ایک "خبر" (اطلاع۔information) ہے اور "خبر" جھوٹی بھی ہو سکتی ہے۔ **ہاں!** اگر اِقرار کرنے والا خود اپنی مرضی سے، وہ چیز دے دیتا ہے کہ جس کا "اِقرار" (accept) کیا تو یہ ایک تحفہ دینا ہو گا۔

(بہار شریعت ح۱۳، ص۱۰۷۵، ۱۰۷۴، مسئلہ ۳، ۲، ۱، مُلخصاً)

{4} ایک شخص نے اپنی چیز دوسرے شخص کو بیچنے کے لیے دی، مُؤَکِّل (وکیل بنانے والا،client) مر گیا وکیل(client worker) کہتا ہے میں نے وہ چیز ہزار(1000) روپے میں بیچ ڈالی اور پیسے بھی لے لیے ہیں۔ اگر وہ چیز موجود ہے تو وکیل(client worker) کی بات نہیں مانی جائے گی اور (وہ چیز) ہلاک ہو چکی ہے تو مُؤَکِّل کی بات مانی جائے گی۔ (بہار شریعت ح۱۳، ص۱۱۰۲، مسئلہ ۹، مُلخصاً)

خریدو فروخت میں "اِقرار":

{1} (۱) ایک نے دوسرے سے کہا: "یہ چیز میں نے کل تمہارے ہاتھ بیچی مگر تم نے قبول(accept) نہیں کی"۔ دوسرے نے کہا: "میں نے قبول(accept) کر لی تھی" تو خریدار(buyer) کی بات مانی جائے گی۔

(۲)اگر خریدار نے کہا: "میں نے یہ چیز تم سے خریدی تھی تم نے قبول(accept)نہ کی تھی" اور بائع(بیچنے والے)نے کہا کہ: "میں نے قبول(accept)کی تھی تو بائع(seller)کی بات مانی جائے گی"۔

{2}یہ "اِقرار" کیا کہ میں نے یہ چیز فلاں کے ہاتھ بیچی اور پیسے بھی لے لیے ہیں، یہ "اِقرار" صحیح ہے۔

{3}(ا)یہ "اِقرار" کیا کہ میں نے فلاں شخص کے ہاتھ مکان بیچا ہے، اب یا تو(a)اُس مکان کو مُتعَیّن(طے۔fixed)نہیں کیا، یا(b)اُس مکان کو مُتعَیّن(fixed)کر دیا پھر انکار(denial)کر دیا(مثلاً کہا کہ: "میں نے نہیں بیچا")تو(چاہے مکان مُتعَیّن کیا ہو یا نہ کیا ہو،)وہ "پہلا اِقرار"، "باطل" ہے(یعنی یہی کہا جائے گا کہ اُس نے مکان نہیں بیچا)۔

(۲)اگر مکان کو مُتعَیّن(fixed)کر دیا اور اس کی حدود(boundary)اور پیسے بتا کر "اِقرار" کیا تو اب انکار(denial)نہیں کر سکتا۔

{4}(ا)ایک مُتعَیّن(طے۔fixed)چیز کے خریدنے کا وکیل(client worker)بنایا۔ وکیل "اِقرار" کرتا ہے کہ میں نے وہ چیز سو(100)روپے میں خریدلی اور بائع(بیچنے والا)بھی یہی کہتا ہے مگر مُؤَکِّل(وکیل بنانے والے،client)انکار(denial)کرتا ہے(مثلاً کہتا ہے کہ تم نے سو(100)روپے سے کم میں خریدی ہے)تو اس صورت میں وکیل(client worker)کی بات مانی جائے گی۔

(۲)اگر غیر مُتعَیّن(غیر طے شدہ۔un fixed)چیز کے خریدنے کا وکیل(client worker)تھا اور اُسکی جنس(قسم)، صفت(خوبیاں)اور "ثمن"(مثلاً پیسے)بتا دیے تھے(مثلاً لال میٹھے سیب لے آو، پانچ سو(500)روپے کے)۔ وکیل(client worker)کہتا ہے کہ: "میں نے یہ چیز ویسی ہی لی ہے، جیسی مُؤَکِّل(وکیل بنانے والے،client)نے بتائی تھی مگر مُؤَکِّل انکار کرتا ہے(کہتا ہے کہ میں نے ایسی چیز لانے کا نہیں بولا تھا)، تو اگر مُؤَکِّل نے "ثمن"(پیسے)دے دیے تھے تو اب وکیل(client worker)کی بات مانی جائے گی اور()اگر پیسے نہیں دیے تھے تو مُؤَکِّل(وکیل بنانے والے)کی بات مانی جائے گی۔

{5}دو آدمیوں نے مل کر چیز بیچی، ان میں ایک نے عیب (خریدے گئے سامان میں نقص / کمی) کا "اِقرار" کر لیا مگر دوسرا انکار کر رہا ہے (مثلاً کہہ رہا ہے کہ یہ چیز ٹھیک تھی)، تو خریدار عیب (کمی) کا "اِقرار" کرنے والے کو وہ چیز واپس کر سکتا ہے، دوسرے کو واپس نہیں کر سکتا۔ (بہار شریعت ح۱۳، ص۱۱۰۰، مسئلہ ۱۵ تا ۱۶، ملخصاً)

{6}نامعلوم چیز کا اقرار کیا، مثلاً یہ کہا کہ میرے اوپر فلاں کی ایک چیز ہے، یا()یہ کہا کہ میری طرف فلاں شخص کا ایک حق (right) نکلتا ہے تو یہ بات کہنے والے کو مجبور (force) کیا جائیگا کہ وہ بتائے کہ اُس کی طرف کیا چیز ہے ؟، یا()اُس کی طرف کیا حق (right) نکلتا ہے ؟ **یادرہے کہ** اس طرح کہنے والے کو ایسی چیز بتانی ہوگی کہ جس کی کوئی قیمت (price) بھی بنتی ہو۔اس طرح نہیں کہہ سکتا کہ فلاں شخص کا میری طرف گیہوں (wheat) کا ایک دانہ نکلتا ہے، یا() مٹی کا ایک ڈھیلا (مٹی کا ایسا ٹکڑا کہ جس کی کوئی قیمت بنتی ہے، جسم کی صفائی کے کام آتا) ہے۔ (بہار شریعت ح۱۳، ص۱۰۷۶، مسئلہ ۱۱، ملخصاً)

()"مُقِرّ" (یعنی اِقرار کرنے والے) نے نامعلوم چیز کا اقرار کیا (مثلاً یہ کہا کہ میرے اوپر فلاں کی ایک چیز ہے) پھر (لوگوں کے) پوچھنے پر اُس نے وہ چیز بھی بتادی مگر مُقرلہ (جس کے لئے "اِقرار" کیا گیا) یہ کہتا ہے کہ جو چیز میری اُس کی طرف نکلتی ہے، وہ اُس سے زیادہ ہے جو اُس نے بتایا، تو قسم کے ساتھ "مُقِرّ" (یعنی اِقرار کرنے والے) کی بات مانی جائے گی۔ (بہار شریعت ح۱۳، ص۱۰۷۷، مسئلہ ۱۲، ملخصاً)

{7}دَین مؤجل (ایسے کاروباری قرض) کا اقرار کیا (کہ جس کو پورا کرنے کی کوئی مُدّت (duration) بھی ہو مثلاً یہ کہا کہ مجھ پر فلاں شخص کے اتنے روپے، اس تاریخ، اس مہینے کو دینے ہیں) مُقرلہ (جس کے لئے "اِقرار" کیا گیا) یہ کہتا ہے کہ جو وقت دیا گیا تھا، وہ تو ختم ہو گیا ہے تو قرض فوراً واپس دیناواجب ہو گا()ہاں! اگر "مُقِرّ" (یعنی اِقرار کرنے والا) ثبوت (گواہ وغیرہ) دے دے تو اُس کی بات مانی جائے گی۔

(بہار شریعت ح۱۳، ص۱۰۸۲، مسئلہ ۳۹، ملخصاً)

{8} ایک سو ایک (101) روپیہ کہا تو پورے ایک سو ایک روپے دینا ہی لازم ہونگے () ایک سو (اور) ایک (کپڑے کے) تھان (roll) کہا، یا () ایک سو (اور) دو (کپڑے کے) تھان (roll) کہا تو ایک سو (100) کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ ان ایک سو (100) سے کیا مراد ہے (یعنی یہ سو کیا ہیں؟ تھان یا کچھ اور)۔

(بہار شریعت ح۱۳، ص ۱۰۸۳، مسئلہ ۴۱، ملخصاً)

{9} اقرار (ایک چیز کو ماننے، accept کرنے) میں "خیارِ شرط"[17] ذکر کیا (یعنی یہ کہا یہ چیز اس نے خرید لی تھی مگر سودا باقی رکھنے یا ختم کرنے کا اختیار (option) بھی تھا) تو بھی یہ "قرار" صحیح ہے لیکن "خیارِ شرط" باطل ہے (نہیں مانا جائے گا) اور وہ چیز بغیر "خیارِ شرط" کے لازم ہو جائے گا (یعنی وہ چیز اُس شخص کی ہو گی کہ جس کے لیے "اقرار" کیا گیا اور کسی کو اس سودے (تجارت / خرید وفروخت) کو ختم کرنے کا اختیار (option) نہیں ہو گا)۔ (بہار شریعت ح۱۳، ص ۱۰۸۶، مسئلہ ۵۶، ملخصاً)

"اِقرار" کے مزید مسائل:

{1} (۱) "استثنا" (exclude کرنے) کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مستثنیٰ (جس چیز کو حکم سے الگ کیا، اُس) کے نکالنے کے بعد جو کچھ باقی بچتا ہے، حقیقت میں صرف وہ ہی بات کہی گئی ہے۔ مثلاً یہ کہا کہ فلاں کے میرے اوپر دس (10) روپے ہیں مگر تین (کم ہیں) اسکا مطلب یہ ہوا کہ سات (7) روپے ہیں۔

(۲) "استثنا" میں شرط (precondition) یہ ہے کہ وہ پچھلی گفتگو سے ملا ہوا ہو یعنی بغیر ضرورت کے بیچ میں کوئی بات یا کوئی فاصلہ (gap) نہ ہو () اگر کسی ضرورت کی وجہ سے فاصلہ (gap) ہو گیا تو یہ نہیں کہیں گے کہ بات بدل گئی۔ مثلاً سانس ٹوٹ گیا، کھانسی آگئی، کسی نے منہ بند کر دیا پھر دوسرا جملہ بولا تب بھی دوسرے جملے کو پہلے جملے کے ساتھ ملایا جائے گا () بیچ میں اُسے آواز دی کہ جس کے بارے میں "اقرار" کیا گیا تھا تب بھی

---

(54) زیادہ سے زیادہ تین (3) دن کے اندر سودا ختم کرنے کا اختیار (option) **"خیارِ شرط"** ہے۔ تفصیل (detail) کے لیے **Topic number : 155** دیکھیں۔

www.farzuloom.net

دوسرا جملہ، پہلے جملے کے ساتھ ہی مانا جائے گا،مثلاً خالد کے میرے اوپر ایک ہزار روپے ہیں (سنو! خالد بھائی) مگر دس (کم ہیں)، تو یہ استثنا(exclude کرنا) صحیح ہے۔

(۳)"استثنا" کے ساتھ "اقرار" کیا مگر بیچ میں کسی دوسرے کو آواز دی کہ جس کے بارے میں "اقرار" نہیں تھا تو یہ استثنا(exclude کرنا) صحیح نہیں، مثلاً اگر یہ کہا میرے اوپر خالد کے دس(10)روپے ہیں، (زاہد بھائی) تم گواہ رہنا مگر تین (کم ہیں)، یعنی اس صورت(case) میں پورے دس(10)روپے ہی دینے ہوں گے۔

(بہار شریعت ح۱۳،ص۱۰۹۳، ۱۰۹۲، مسئلہ ا، ملخصاً)

{2} یہ کہا کہ اس گھر کی عمارت(building) یا اس کا عملہ (گھر کو بنانے میں استعمال ہونے والا سامان) فلاں شخص کا ہے تو یہ بات صرف عمارت(building) کا "اقرار" ہے یعنی زمین(land) "اقرار" میں شامل نہیں ہے۔(بہار شریعت ح۱۳، ص۱۰۸۴، مسئلہ ۴۴، ملخصاً)

() پورے مکان کا "اقرار" کیا (مثلاً یہ گھر فلاں شخص کا ہے)، مگر ساتھ ہی اُس میں سے ایک کمرہ کا استثنا (exclude) کیا (یعنی اس جملے کے ساتھ یہ جملہ بھی کہا "مگر اس گھر کا یہ کمرہ میرا ہے") یہ استثنا (exclude کرنا) صحیح ہے۔(بہار شریعت ح۱۳، ص۱۰۹۶، مسئلہ ۱۵، ملخصاً)

{3} کیلی (ماپ(measure) کے ساتھ بیچی جانے والی چیز)، وزنی (وزن(weight) کے ساتھ بیچی جانے والی چیز) اور "**عَدَدِی غیر مُتَفَاوِت**" (جو چیزیں گنتی سے بکتی ہیں لیکن ان کے چھوٹے بڑے ہونے کی وجہ سے قیمتوں(prices) میں زیادہ فرق نہیں آتا) میں سے روپے (چاندی کے بنے ہوئے سکّوں۔silver coins)، اشرفی (سونے کے بنے ہوئے سکّوں۔gold coins) سے استثنا(exclude) کرنا صحیح ہے اور قیمت(price) کا استثنا(exclude) کرنا صحیح ہے۔

() کسی نے کہا: میرے اوپر زید کی ایک اشرفی (یعنی سونے کا سکّہ) ہے مگر ایک روپیہ (یعنی چاندی کا ایک سکّہ کم ہے) تو (اس طرح کہنا صحیح ہے یعنی سونے کے سکّے کی قیمت(price) میں سے چاندی کے ایک سکّے کی قیمت کم کرکے باقی رقم دینی ہوگی () اگر صورت(case) یہ ہو کہ دونوں چیزوں کی قیمت(price) برابر ہوں (مثلاً یہ

کہا کہ: میرے اوپر زید کی ایک اشرفی (یعنی سونے کا سکّہ) ہے مگر پچاس (50) روپے (یعنی چاندی کے پچاس سکّے (کم ہیں) اور دونوں چیزوں کی قیمت برابر بن رہی ہے) تب بھی استثنا (exclude کرنا) صحیح ہے اور اب سامنے والے (مثلاً زید) کو کچھ دینا لازم نہ ہو گا() **یاد رہے کہ** ان کے علاوہ (except) دوسری چیزوں کا روپے اور اشرفی سے استثنا (exclude) کیا، تو ایسا کرنا ہی صحیح نہیں۔ (بہار شریعت ح۱۳، ص۱۰۹۴، مسئلہ ۵، ملخصاً)

() یہ کہا کہ زید کے میرے اوپر ہزار (1000) روپے (چاندی کے سکّے) اور سو (100) اشرفیاں (سونے کے سکّے ہیں) مگر ایک سو (100) روپے اور دس (10) اشرفیاں (کم ہیں) تو نوسو (900) روپے (یعنی 900 چاندی کے سکّے) اور نوے (90) اشرفیاں (یعنی 900 چاندی کے سکّوں کے ساتھ 90 سونے کے سکّے) لازم ہیں۔

(بہار شریعت ح۱۳، ص۱۰۹۴، مسئلہ ۸، ملخصاً)

{4} "اقرار" (ایک چیز کو ماننے، accept کرنے) کے ساتھ ہی اِنْ شَآءَاللہ! (یعنی اللہ کریم نے چاہا تو) کہہ دیا، تو اس سے "اقرار" باطل (ختم) ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ح۱۳، ص۱۰۹۵، مسئلہ ۸، ملخصاً)

تجارت کے مختلف مسائل:

{1} مٹی کی گائے (cow)، بیل (ox)، ہاتھی (elephant)، گھوڑا (horse)، اور ان کے علاوہ (other) دوسرے کھلونے بچوں کے کھیلنے کے لیے خریدنا، جائز نہیں ہے۔ ان چیزوں کی کوئی قیمت (price) بھی نہیں اگر کوئی شخص انھیں توڑ پھوڑ دے تو اُس پر تاوان (اس کی اصل قیمت (actual price) یا ویسی ہی چیز دینا) واجب نہیں۔

{2} کُتا (dog)، بلی (cat)، ہاتھی (elephant)، چیتا (cheetah)، باز (eurasian goshawk)، شکرا، (باز کی قسم کا ایک شکاری پرندہ، shikra)، بَہری (ایک شکاری پرندہ، peregrine falcon)، ان سب کی تجارت جائز ہے۔ شکاری جانور (شکار کرنا) سیکھا ہوا ہو یا سیکھا ہوا نہ ہو، دونوں کی خرید و فروخت (buying and selling) صحیح ہے۔

()اگر یہ جانور شکار کرنا سیکھے ہوئے نہ ہوں تو ان کی خرید و فروخت(buying and selling)کے لیے یہ ضروری ہے کہ انہیں (شکار کرنا) سکھایا جاسکتا ہو لہذا بہت زیادہ کاٹنے والے، پاگل کتے (جسے شکار کرنا سکھایا نہ جاسکتا ہو) کی تجارت درست (یعنی صحیح) نہیں ہے۔

{3} بندر(monkey) کو کھیل اور مذاق کے لیے خریدنا منع ہے اور اُس کے ساتھ کھیلنا اور مذاق وغیرہ کرنا بھی حرام ہے۔

{4} جانور یا زراعت/کھیتی(agriculture) یا مکان (مثلاً گھر) کی حفاظت(safety) کے لیے، یا () شکار کے لیے کُتا پالنا جائز ہے اور () یہ کام نہ ہوں تو اب پالنا جائز نہیں ہے۔

() جس صورت میں پالنا جائز ہے اُس میں بھی گھر کے اندر نہ رکھے۔ **ہاں!** اگر چور یا دشمن کا خوف ہے تو مکان کے اندر بھی رکھ سکتے ہیں۔

{5} مچھلی کے علاوہ(other) پانی کے تمام جانور مینڈک(frog)، کیکڑا(crab) اور حشرات الارض (کیڑوں، (insects) اور دوسرے زمینی جانور) مثلاً چوہا(mouse)، چھچھوندر(moles)، گھونس (ایک قسم کا بڑا چوہا)، چھپکلی(lizard)، گرگٹ(chameleon)، گوہ (ایک طرح کی بڑی چھپکلی)، بچھو(scorpion)، چیونٹی(ant) کی خرید و فروخت(buying and selling) ناجائز ہے۔

(بہار شریعت، ح ۱۱، ص ۸۰۸ تا ۸۱۴، مسئلہ ۲۲، ۲۱، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۰، ۸، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱، مُلخصاً)

بچے کی خرید و فروخت(buying and selling):

{1} نابالغ کے کاموں کی تین (3) قسمیں(types) ہیں:

(۱) جن کاموں میں صرف فائدہ ہو: جیسے: کسی نے تحفہ دیا تو وہ لے لینا، اسلام قبول(accept) کرنا، وغیرہ۔ اس طرح کے کاموں میں ولی(guardian) مثلاً والد صاحب) کی اجازت ضروری نہیں۔

(۲) جن کاموں میں صرف نقصان ہو: یعنی دنیوی نقصان ہو، چاہے آخرت میں اُن کاموں کا فائدہ ہو، جیسے: صدقہ کرنا، قرض (loan) دینا، وغیرہ۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ولی (guardian مثلاً والد صاحب) اجازت دے تب بھی نابالغ بچہ نہیں کر سکتا (یعنی اُس کا مال نہ صدقہ کیا جاسکتا ہے، نہ قرض دیا جاسکتا ہے)۔

(۳) جن کاموں میں فائدہ اور نقصان (دونوں طرح کی باتیں) ہو: جیسے تجارت، اِجارہ (مُلازم رکھنا)، وغیرہ توان کاموں کے لیے ولی (guardian مثلاً والد صاحب) کی اجازت ضروری ہے۔ **یاد رہے کہ:** یہاں نابالغ سے مراد وہ ہے کہ جو خرید و فروخت (buying and selling) کا مطلب سمجھتا ہو، جو اتنا سمجھ (insensible) ہو کہ خرید و فروخت جانتا ہی نہیں ہے، تو اُسے اجازت دی ہی نہیں جاسکتی۔

نوٹ: "معتوہ" (آدھا پاگل یعنی کبھی صحیح ہو جاتا ہے اور کبھی پاگل) کے بھی وہی مسائل ہیں کہ جو نابالغ سمجھدار (sensible) کے ہیں۔

{2} جب ولی نے تجارت کی اجازت دے دی تو نابالغ بچے نے جس قیمت (price) پر بھی خرید و فروخت (buying and selling) کی، وہ جائز ہے لیکن () اجازت سے پہلے جو سودا کیا تھا، اُس کی بھی اجازت لینا ضروری ہے یعنی اگر ولی (guardian مثلاً والد صاحب) نے اجازت دے دی تو وہ سودا پورا (یعنی صحیح) ہو جائے گا۔

نوٹ: اجازت کے بعد نابالغ کا تجارت کرنا، بالغ کی طرح ہے۔

{3} ولی (guardian مثلاً والد) نے نابالغ بچے کو تجارت کرتے ہوئے دیکھا اور منع نہ کیا یعنی خاموش رہا تو یہ خاموشی بھی (نابالغ کو تجارت کرنے کی) اجازت دینا ہے۔

{4} باپ نے اپنے دو نابالغ بیٹوں کو (تجارت کی) اجازت دے دی تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کوئی چیز خریدی، یہ تجارت بھی جائز ہے۔ (بہار شریعت ح۱۵، ص۲۰۴ تا ۲۰۶، مسئلہ ۱۰، ۶، ۲، ۱، مُلخصاً)

کتاب الحَجر (پابندی لگانا):

{1} حَجر کے اسباب تین (3) ہیں (یعنی تین باتوں کی وجہ سے پابندی لگائی جاتی ہے): (۱) نابالغی، (۲) جنون (پاگل ہونا)، (۳) غلامی (آج کل سب لوگ "آزاد" ہیں، پہلے ایک انسان دوسرے کا مالک (owner) بن جاتا تھا، مالک کو جو ملتا وہ غلام ہوتا)۔

نتیجہ یہ ہوا کہ آزاد، عاقل (یعنی جو پاگل نہ ہو)، بالغ پر خرید و فروخت (buying and selling) کی پابندی نہیں لگائی جاسکتی۔

{2} اگر کسی شخص کے کاموں سے عام لوگوں کو نقصان ہو رہا ہو تو اُسے روک دیا جائے گا۔ مثلاً طبیب (doctor) کہ فنِ طِبّ (medical science) میں مہارت نہیں رکھتا (not skilled) اور علاج کرنے کو بیٹھ جاتا ہے لوگوں کو دوائیں (medicines) دے کر ہلاک (یا بیمار) کرتا ہے۔

() آج کل ایسا کئی جگہ ہوتا ہے کہ طِبّ (medical science) پڑھ لیتے ہیں اور علاج کرنا نہیں آتا، سند (certificate) لے کر کے مطب (clinic) کھول لیتے ہیں اور ہر طرح کے مریض کو دوا دینا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ اس طرح کہنا، اپنی شان کے خلاف (against) سمجھتے ہیں کہ: "میری سمجھ میں مرض نہیں آیا" ایسوں کا علاج کرنا، کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

() علاج کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ایک عرصے (وقت) تک، ماہر استاد (expert teacher) کے پاس بیٹھے، ہر قسم کا علاج دیکھے، استاد کی موجودگی میں علاج کرے اور جو علاج سمجھ میں آئے وہ استاد پر پیش کرتا (یعنی پوچھتا) رہے۔ جب استاد کی سمجھ میں آجائے کہ یہ شخص اب علاج میں ماہر (expert) ہو گیا ہے اور علاج کی اجازت دے تو اب علاج کر سکتا ہے۔

{3} اسی کی دوسری مثال جاہل مولوی ہے کہ لوگوں کو غلط فتوے دے کر خود بھی گمراہ (ہدایت سے دور) اور گنہگار ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ (ہدایت سے دور) کرتا ہے (بڑے علماء ایسے شخص کو مسائل بتانے سے روک دیں گے)۔

() حضرت علّامہ، مولانا، مُفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کچھ اس طرح فرماتے ہیں:

پہلی بات تو یہ ہے کہ عام طور پر درس نظامی جو ہندوستان (موجودہ پاکستان، بنگلہ دیش، ہند) کے مدرسوں میں ہو رہا ہے، اس پڑھائی کو پورا کرنے والے ہی بہت کم لوگ ہیں پھر جو پڑھائی کے سال مکمل کرتے ہیں اُن میں بھی ایک تعداد تھوڑا بہت پڑھ کر سند (certificate) حاصل کر لیتی ہے۔ اب اگر صحیح طرح بھی پڑھا تو اس پڑھنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ (درسِ نظامی مکمل کرنے والا) کتابیں دیکھ کر محنت کر کے علم حاصل کر سکتا ہے کیونکہ درس نظامی میں دینی تعلیم جتنی ہے (اس کا مقصد راستہ دکھانا، چلنا سکھانا ہے)، اُس تعلیم کی وجہ سے شرعی مسائل پر مکمل مہارت (complete skills) نہیں آتی۔

نوٹ: یہ بات ذہن میں رہے کہ حضرت علّامہ، مولانا، مُفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالم، مُفتی، طبیب اور امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا، امام **احمد رضا خان قادری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خلیفہ ہیں (یعنی امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ دوسروں کو مُرید کریں)۔ آپ بہت بڑے عالم تھے اور یہ باتیں آپ زیادہ سمجھتے ہیں اور آپ کی شان یہ ہے کہ آپ طلباء اور علماء کو سمجھا رہے ہیں البتہ ہم (عام لوگوں) کے لیے لازم ہے کہ درسِ نظامی پڑھے ہوئے، سُنی صحیح العقیدہ، عالم کی تعظیم (respect) کریں اور ان سے دین سیکھیں۔

دوسری بات یہ بھی ذہن میں رہے کہ "درسِ نظامی" پڑھ کر بہت سے حضرات، مفتی، عالم، مُدرِّس (قرآن و حدیث پڑھانے والے) بنے اور "درسِ نظامی" ہی کی برکت سے بہت سے حضرات دین کی خدمت کر رہے ہیں۔

() حضرت علّامہ، مولانا، مُفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید کچھ اس طرح فرماتے ہیں:

درس نظامی صحیح طرح نہ پڑھنے والوں میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ اگر کسی نے ان سے مسئلہ پوچھا تو یہ کہنا ہی نہیں جانتے کہ "مجھے معلوم نہیں" یا "کتاب دیکھ کر بتاؤں گا" بس جو سمجھ میں آیا، مسئلہ بتا دیا۔ بڑے بڑے

علماء کرام رَحمۃُاللہِعَلَیہِمْ بلکہ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کی زندگی کی طرف اگر نظر کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ زبردست مُجتَہِد[18] تھے، مگر جو بات معلوم نہ ہوتی تو صاف فرمادیا کرتے کہ: "مجھے معلوم نہیں"۔
()ان نئے نئے "درسِ نظامی" مکمل کرنے والے مولویوں کو ہم خیر خواہانہ (بھلائی کی) نصیحت کرتے ہیں کہ "درس نظامی" مکمل کرنے کے بعد "فقہ" و "اصول" و "کلام" و "حدیث" و "تفسیر" (دیگر علمِ دین) کا بہت مطالعہ کریں۔ دین کے مسائل جو معلوم ہوں، انہیں بیان کریں اور جہاں سمجھنے میں مشکل آئے تو دوسروں سے بغیر شرمائے پوچھ لیں۔ **یاد رہے کہ** ہم عام لوگ کسی عالم دین کے بارے میں یہ نہیں بول سکتے کہ "یہ دینی مسائل (دینی حکم) غلط بتاتے ہیں۔ **ہاں!** اگر کسی سنّی مُفتی صاحب / بڑے عالم صاحب ہمیں قرآن وحدیث کے حوالے (refrence) سے کسی خطیب صاحب کی بتائی ہوئی بات میں ہونے والی غلطی بتادیتے ہیں تو ہم مُفتی صاحب ہی کی بات مانیں گے مگر عالم صاحب کو بُرا بھلا نہیں کہیں گے کیونکہ وہ بھی انسان ہیں، ان سے غلطی ہو سکتی ہے اور ہمیں یہی حکم ہے کہ ہم مُفتی صاحب کے ساتھ ساتھ اُن عالم صاحب کی بھی عزّت کریں گے۔ **یہ بات بھی یاد رہے کہ اگر کوئی مولوی، اسلامی عقیدوں کے خلاف بات کرے گا تو اُس کی بات ہر گز نہیں مانی جائے گی کیونکہ وہ "بدمذہب"، گمراہ اور جہنّم میں جانے کا حقدار (entitled) ہے۔[19] علم ہونے کے بعد گمراہی آسکتی ہے، آخر شیطان بھی علم ہونے کے باوجود گمراہ ہوا بلکہ وہ تو قیامت تک گمراہ کرنے والا بن گیا۔**
{4} مجنون (یعنی پاگل) نہ "طلاق" دے سکتا ہے نہ "اِقرار" کر سکتا ہے، اسی طرح () نابالغ کا حکم ہے۔

---

(55) "مُجتَہِد" ایسے عالم ہوتے ہیں کہ جو قرآن وحدیث کو سمجھ کر اُس میں سے دین کے مسائل نکال کر بتاتے ہیں، عُلمائے کِرام ان مسائل کو سمجھ کر عام لوگوں کو سمجھاتے ہیں پھر عام لوگ دین کے مسائل پر عمل کرتے ہیں۔
(56) تفصیل (detail) جاننے کے لیے "**دین کی ضروری باتیں part 3**"، **Topic number : 162** دیکھیں۔ نیز امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا، امام **احمد رضا خان** قادِری رَحمۃُاللہِعَلَیہ کا رسالہ **"تمہید الایمان"** مع **"ایمان کی پہچان"** پڑھیں۔

www.farzuloom.net

○مجنون(پاگل)اگر ایسا ہے کہ کبھی کبھی اسے افاقہ (یعنی صحیح)ہو جاتا ہے اور کبھی پوری طرح صحیح ہو جاتا ہے تو جب صحیح حالت میں(comes into the right state)ہے تو اس پر جنون(پاگل والا) حکم نہیں ہے۔

{3}نابالغ نے ایسا عقد(یعنی سودا) کیا جس میں فائدہ اور نقصان (دونوں) ہوتے ہیں جیسے: خرید و فروخت (buying and selling) کہ نہ ہمیشہ اس میں فائدہ ہوتا ہے اور نہ ہمیشہ اس میں نقصان ہوتا ہے۔ اگر وہ بچّہ خریدنے اور بیچنے کے معنی سمجھتا ہے یعنی وہ جانتا ہے کہ خریدنے سے یہ چیز میری ہو جائے گی اور بیچنے سے یہ چیز میری نہیں رہے گی بلکہ دوسرے کی ہو جائے گی تب بھی اس کا کیا ہوا سودا، ولی(guardian مثلاً والد صاحب) کی اجازت کے ساتھ پورا ہو گا کہ ولی نے جائز(ok) کر دیا تو سودا پورا ہو جائے گا، اگر منع کیا تو سودا ختم ہو جائے گا۔

○اگر بچّہ اتنا بھی نہ جانتا ہو کہ بیچنا اور خریدنا کسے کہتے ہیں تو اس کا عقد "باطل" ہے(یعنی یہ سودا ہوا ہی نہیں) ولی کے جائز(ok) کرنے سے بھی جائز(ok) نہیں ہو گا○مجنون(پاگل) کا بھی یہی حکم ہے۔

{5} نابالغ اور پاگل کے کاموں میں "حَجر" کا حکم نہیں ہوتا یعنی اُن کے کاموں کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ نابالغ اور پاگل کے کاموں کی کوئی حیثیت(value) نہیں ہے لہٰذا نابالغ یا پاگل نے کسی کی کوئی چیز ضائع (waste) کر دی تو تاوان لیا جائے گا(یعنی اس کی اصل قیمت(actual price) یا ویسی ہی چیز لی جائے گی)۔

○یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ جب بچّہ بالغ ہو گا، یا پاگل ہوش میں آئے گا تو اس وقت تاوان لیا جائے گا بلکہ اس کے مال سے تاوان دے دیں گے۔ یہاں تک کہ اگر ایک(1) دن کے بچّے نے کروٹ لی اور کسی شخص کی شیشی(vial) ٹوٹ گئی تو اس کا بھی تاوان لیا جائے گا۔

{6} نابالغ جس کا مال "ولی"(guardian مثلاً والد صاحب) یا "وصی"(مرنے سے پہلے، میّت نے یتیم بچّے کے مال وغیرہ کی دیکھ بھال کرنے کی جسے وصیّت کی ہو، اُس) کے پاس تھا، وہ(بچّہ) بالغ ہو گیا اور اس کی حالت اچھی معلوم ہوتی ہے کہ اس کی سمجھ ٹھیک ہے(یعنی مال کو طریقے سے خرچ کرتا ہو اور بے طریقے خرچ کرنے سے رکتا ہے) تو اس کے سب مال، اسے دے دیے جائیں اور○اگر اُسے مال خرچ کرنے کی صحیح سمجھ نہ ہو تو اس کا مال، اُسے نہیں دیا جائے گا جب

تک اس کی عمر پچیس(25)سال کی نہ ہو جائے۔ اس کے تصرفات(یعنی کام مثلاً خرید و فروخت۔buying and selling) بھی پچیس(25)سال سے پہلے نافِذ(ok) نہیں ہوں گے۔ اس عمر تک پہنچنے کے بعد بھی (مال استعمال کرنے کی) سمجھ نہ ہوا تو امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نزدیک اب اس کا مال، اُسے دے دیا جائے وہ جو چاہے کرے، مگر صاحبین(یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں کہ اب بھی اُسے مال نہ دیا جائے، جب تک مال خرچ کرنے کی سمجھ نہ آجائے، چاہے اُس کی عمر ستر (70) سال کی ہو جائے۔(بہار شریعت، ح۱۵، ص۱۹۹، مسئلہ ۲، ۴، ۶، ۹، ۱۱، مُلخصاً) صاحب ہدایۃ (امام ابو الحسن علی بن ابو بکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) نے امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے قول (بتائے ہوئے مسئلے) کو ترجیح دی (یعنی ان کے نزدیک اسی مسئلے پر عمل کیا جائے گا)۔(فتاوی رضویہ ج۱۸، ص۵۳۷، مُلخصاً)

{7} اگر کوئی بالغ، عقل اور شریعت کے خلاف(against) اپنا مال برباد کرتا ہے۔ مثلاً گانے بجانے والوں کو دے دیتا ہے، تماشہ کرنے والوں(spectators) کو دیتا ہے، کبوتر بازی میں مال اڑاتا ہے، مہنگے مہنگے کبوتر خریدتا ہے، پتنگ بازی، آتش بازی(fire work) میں اور طرح طرح کی بازیوں (کھیل کود) میں مال ضائع(waste) کرتا ہے۔ خرید و فروخت میں بے محل ٹوٹے میں پڑتا ہے(یعنی بہت نقصان اُٹھاتا ہے) کہ ایک روپیہ کی چیز ہے دس (10) پانچ (5) میں خرید لی، یا دس (10) کی چیز ہے اور بلاوجہ ایک (1) روپے میں بیچ ڈالی۔ ان صورتوں(cases) میں صاحبین(یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کے نزدیک حجر کرسکتے ہیں (، پابندی ڈال سکتے ہیں یعنی اُس بالغ کو بھی اُس کے پیسے نہیں دیے جائیں گے) اور یہاں اسی پر فتوٰی دیا جائے گا(یعنی اس صورت(case) میں اسی مسئلے پر عمل کیا جائے گا)۔(بہار شریعت، ح۱۵، ص۲۰۱، مسئلہ ۹، مُلخصاً)

....

157 "آج کی تجارت(trade)"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جو بندہ حرام مال حاصل کرتا ہے، اگر اُس کو صدقہ کرے تو قبول (accept) نہیں ہوتا، اگر خرچ کرے تو اُس کے لیے اُس میں برکت نہیں ہوتی اور اپنے بعد چھوڑ کر مرے تو جہنّم میں جانے کا سامان ہے ("المسند" للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن مسعود، الحدیث: ۳۶۷۲، ج ۲، ص ۳۳، ملخصاً) یعنی مال کی تین حالتیں (conditions) ہیں، اگر مال حرام ہو تو تینوں حالتیں ہی خراب ہیں۔ (بہار شریعت ح ۱۱، ص ۶۱۱، ملخصاً)

واقعہ (incident): تجارت (trade) کرنے والے بزرگ

حضرت بَہاءُالدّین زَکَرِیّا سُہرَوَردی ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (پیری مریدی کے) سلسلہ **"سہروردیہ"** کے بڑے بزرگ ہیں۔ آپ اللہ کریم کے ولی، بڑے زمیندار (landowner) اور تاجر (trader) بھی تھے دنیا کے کئی ملکوں (countries) میں لوگ آپ کا مال لے کر جاتے تھے، جس سے لاکھوں روپے آپ کے پاس آتے تھے۔ آپ بہت ہی سخاوت کرنے (یعنی غریبوں پر خرچ کرنے) والے تھے۔ آپ تجارت (trade) اور کھیتی باڑی (cultivation) سے حاصل ہونے والا تمام مال غریبوں فقیروں، مسافروں وغیرہ پر خرچ کر دیتے تھے۔ (فیضان بہاء الدین زکریا، ملخصا)

ایک مرتبہ (once) حضرت بَہاءُالدّین زَکَرِیّا سُہرَوَردی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے کمرے میں عبادت کر رہے تھے۔ کچھ مُرید (disciples) بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک (suddenly) آپ اپنی جائے نماز سے اُٹھے اور رقم (amount) کی ایک تھیلی ہاتھ میں لے کر باہر نکل گئے۔ مُرید بھی حیران (surprise) ہو کر آپ کے پیچھے چل پڑے، باہر آ کر دیکھا کہ کچھ لوگ ایک غریب شخص کو اپنا دیا ہوا قرض (loan) مانگتے ہوئے اسے تنگ کر رہے ہیں اور اس شخص کے پاس ایک روپیہ بھی نہیں تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قرض مانگنے والوں کو بلا کر فرمایا: یہ تھیلی لے لو اور جتنا اس شخص کا قرض (loan) ہے، اُتنا نکال لو۔ قرض مانگنے والے کے دل میں لالچ آگئی اور اس نے اپنے قرض سے کچھ روپے زیادہ لینے چاہے۔ فوراً اس کا ہاتھ خشک ہو گیا (یعنی ایک ہی جگہ رُک گیا، اب ہاتھ ہلانے کی طاقت نہیں رہی) چِلّا کر بولا: حضور معاف فرمائیے، میں زیادہ لینے سے توبہ کرتا ہوں۔ فوراً اس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا۔ غریب شخص کا قرض ادا ہو گیا، وہ حضرت بَہاءُالدّین زَکَرِیّا سُہرَوَردی رَحْمَۃُ اللہ

عَلَیْہ کو دعائیں دینے لگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ مریدوں کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف واپس تشریف لے آئے اور فرمایا: اللہ کریم نے مجھے اس شخص کی مدد کے لئے بھیجا تھا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! اس کا قرض(loan) ادا ہو گیا۔

(فیضان بہاء الدین زکریا، ص ۴۲)

تجارت(trade) اور ملازمت کے مختلف(different) مسائل:

{1} ان باتوں کا خیال ہر طرح کی تجارت میں رکھیں:

خرید و فروخت(buying and selling) نقد(cash) ہو یا ادھار(credit)، اس میں کچھ چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ (۱) پہلی بات یہ ہے کہ شروع ہی میں طے کر لیا جائے کہ سودا نقد(cash) ہے یا ادھار(credit)۔ (۲) دوسری بات یہ کہ ادھار کی صورت(in case of credit) میں رقم دینے کا وقت بھی معلوم ہو۔ (۳) تیسری بات یہ کہ کوئی ناجائز شرط (precondition) بھی نہ ہو مثلاً رقم دینے کے وقت سے تاخیر (late) ہونے کی صورت میں جرمانہ (fine) وغیرہ کی شرط (precondition) نہ ہو۔ ان چیزوں کا خیال رکھتے ہوئے خرید و فروخت(buying and selling) جائز ہے۔ (ربیع الثانی 1441، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دارالا فتاء اہلسنّت، مُلخصاً)

{2} ادھار میں بیچی ہوئی چیز کو کم قیمت میں واپس خریدنا کیسا؟:

قرض لینے والے کا دکاندار سے اس طرح کہنا کہ: "آپ کی دکان میں موجود یہ موٹر سائیکل(bike) میں ساٹھ ہزار(60000) روپے اُدھار میں خریدتا ہوں اور رقم(amount) آہستہ آہستہ چھ(6) مہینے میں آپ کو دوں گا" پھر بائیک لے لینے کے بعد وہی بائیک اسی دکاندار کو نقد(cash) میں پیتالیس ہزار(45000) روپے کی بیچنا، ناجائز و گناہ اور اس طرح نفع(profit) لینا بھی ناجائز و حرام ہے۔

()اس مسئلے کی تفصیل(detail) یہ ہے کہ بائع (بیچنے والا) جب کوئی چیز بیچ دے، تو اس کی قیمت(price) پر قبضہ کرنے (مثلاً پیسے ہاتھ میں لینے) سے پہلے ہی وہی چیز اسی شخص یا اس کے وکیل(client worker) سے کم قیمت میں نہیں خرید سکتا، کیونکہ ابھی تک اسے اس چیز کی اصل قیمت(actual price) ہی نہیں ملی ہے اور اصل قیمت(actual price) ملنے سے پہلے ہی کم قیمت میں خریدنے سے دکاندار کو جو پندرہ ہزار(15000) کا فائدہ(profit) ملے گا، وہ بھی سُود(interest) ہی کی ایک صورت ہے کیونکہ یہ نفع(profit) بغیر کسی چیز

کے بدلے میں مل رہاہے لہٰذا اس طرح خریدنا اور نفع(profit)کمانا،ناجائز و حرام ہے۔

(ربیع الاول 1441،ماہنامہ فیضانِ مدینہ،دارالافتاء اہلسنّت،مُلخصاً)

{3} مخصوص(specific)دکانداروں کو مال بیچنے کی شرط(precondition)لگانا کیسا؟:

سیلز مین(salesman) نے (کہ جو کمپنی(company)کا مُلازم(employee) نہیں ہے،) کمپنی سے مال خریدا تو کمپنی نے اس شرط(precondition) پر مال بیچا کہ آپ کا یہ روٹ ہے یعنی مخصوص(specific) دکانداروں کو مال بیچنے کی شرط (precondition)لگائی تب بھی خریدوفروخت(buying and selling) جائز ہے اور زید کا اس چیز کو کمپنی کے بتائے ہوئے دکانداروں کے علاوہ کسی دوسرے کو بیچنا بھی جائز ہے۔ ()اس مسئلے کی تفصیل(detail) یہ ہے کہ تجارت میں ایسی شرط(precondition)لگانے سے سودا "فاسد" (یعنی خراب) ہوتا ہے کہ جو عقد (معاہدے۔agreement) کے تقاضے (requirement) کے خلاف (against)ہو()تقاضے کے خلاف وہ شرط ہوتی ہے کہ جس میں بیچنے والے،یا()خریدنے والے،یا() جس چیز کو بیچا گیا ہو،ان (میں سے کسی ایک) کا فائدہ ہو جبکہ اس صورت(case) میں ان تینوں میں سے کسی ایک کا بھی فائدہ نہیں ہے لہٰذا مخصوص(specific) دکانداروں کو مال بیچنے کی شرط(precondition)لگانے سے سودا خراب نہ ہو گا۔**ہاں!** یہ شرط،فضول ہے اس کا کوئی لحاظ (خیال) نہ رکھا جائے گا۔

(شوال المکرم 1441،ماہنامہ فیضانِ مدینہ،دارالافتاء اہلسنّت،مُلخصاً)

{4}R.O پلانٹ لگانا:

اگر R.O پلانٹ لگانے کا طریقہ کار یہ ہو کہ پانی کے ٹینکر(tanker)خرید کر پانی کو فلٹر(filter) کر کے گیلن (gallons)اور بوتلوں میں بھر کر بیچا جائے تو یہ جائز ہے کیونکہ ٹینکر خریدنے والا،پانی کا مالک(owner)بن جاتا ہے اور جب پانی کو گیلن یا بوتل میں ڈالا جاتا ہے تو "مَبِیْع" (بیچی جانے والی چیز) صاف صاف سمجھ میں آرہی ہوتی ہے،لہٰذا اس طرح پانی کی خریدوفروخت(buying and selling) کرنا بالکل جائز ہے۔(تفصیل کے لیے دیکھیں جمادی الاولیٰ 1441،ماہنامہ فیضانِ مدینہ،دارالافتاء اہلسنّت،مُلخصاً)

{5}اسمگل شدہ چیز(smuggled item)کی خریدوفروخت(buying and selling):

www.farzuloom.net

اسمگلنگ(smuggling)کرنا،ناجائزہے کیونکہ یہ غیر قانونی(illegal)کام ہے اور پکڑے جانے کی صورت میں بڑی ذلّت (بے عزّتی) ہوتی ہے۔ایسے کام کرنے سے شریعت (دینِ اسلام) نے منع فرمایاہے کہ جن کاموں کو کرنے سے مسلمان کی بے عزّتی ہوتی ہو۔(جمادی الاخریٰ1442،ماہنامہ فیضانِ مدینہ،دارالافتاءاہلسنّت،ملخصاً)

{6}مال بیچنے کے لیے کمیشن(commission)دینا:

اپنامال بیچنے کے لئے دکانوں پر کام کرنے والے سیلز مین(salesman)کو کمیشن(commission)دیناتا کہ وہ ہمارامال بیچیں،اصل میں کمیشن(commission)نہیں بلکہ رشوت ہے اور رشوت لینا،دیناناجائزو حرام اور جہنّم میں لے جانے والاکام ہے۔

()اس کی تفصیل(detail)یہ ہے کہ جب آپ نے سامان دکاندار کو بیچ دیاتووہ اب آپ کانہ رہابلکہ دکاندار کاہو گیالہٰذااب آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں اپنامال بیچنے پر کمیشن(commission)دے رہاہوں،بلکہ آپ اپنا کام نکلوانے کے لئے مال دے رہے ہیں کہ سیلز مین (salesman)کو کچھ مال دوں تاکہ یہ میری چیزیں بیچے(میرا مال بکے تومجھ سے مزید مال لیاجائے گا)،تواپناکام نکلوانے کے لیے پیسے دیناہی تورشوت ہے۔

(جون2021،ماہنامہ فیضانِ مدینہ،دارالافتاءاہلسنّت،مُلخصاً)

{7}کاروبار کے لئے قرض(loan)لینے کی بجائے،تجارت(trade)کاسامان اُدھار خریدنا:

اپنے جاننے والے سے کاروبار کے لیے کچھ رقم(amount)لینے کی جگہ اپنی پسند کاسامان(مثلاً:چولہے،برتن وغیرہ)اس طرح اُدھار خریدنا،جائزہے کہ پیسے لگانے والے(investor)نے مارکیٹ سے پچاس لاکھ روپے (50 lakhs)کامال خریدا،اپنی خرید(cost)بتاکرباون لاکھ روپے(52 lakhs)میں اُدھار بیچاہو۔

()اصل میں یہ خریدوفروخت(buying and selling)ہی ہے۔**ہاں!**یہ باتیں بھی ضروری ہیں کہ:

(۱)جب ادھار میں مال خریداجائے گا،توپہلے اس مال پر بیچنے والے(seller)یااس کے وکیل(client worker)کاقبضہ ہونا(مثلاًاُن کے سامنے مال ایسے ہوناکہ چاہیں تولے لیں)ضروری ہے۔

(۲)اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ سوداکرتے ہوئے ادھار کی مُدّت(duration)طے کرلی جائے اور پیسے دینے میں تاخیر(late)ہونے پر جرمانے(fine)وغیرہ کی کوئی ناجائزشرط نہ لگائی جائے۔

نوٹ: اگر مُدّت(duration) طے نہ کی، یا() جرمانے وغیرہ کی کوئی ناجائز شرط لگائی، تو ایسا سودا(contract) "فاسد" (خراب) اور ناجائز ہو جائے گا۔ (نومبر 2022، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دارالافتاء اہلسنّت، مُلخصاً)

{8} بلڈر(builder) کا مزید رقم(amount) مانگنا:

بلڈرز(builders) شروع میں ایک رقم(amount) کو طے کر کے ایڈوانس) پیسے(advance payment) لے لیتے ہیں، پھر کچھ وقت بعد مہنگائی کے نام پر مزید(more) پیسے بڑھا دیتے ہیں، ان کا اس طرح مزید پیسے بڑھانا، جائز نہیں ہے کیونکہ یہ تجارت "بیع استصناع"[20] (فرمائش(order) والی تجارت) ہے اور یہ تجارت عقد(contract) کرنے سے لازم ہو جاتے ہے، اب اس میں تبدیلی(changes) نہیں کر سکتے۔ **ہاں!** اگر مہنگائی کی وجہ سے دونوں (بلڈر اور فلیٹ وغیرہ بُک کروانے والے) ریٹ(rate) بڑھانے پر راضی(agree) ہو جائیں یعنی پچھلا سودا(previous contract) ختم کر کے نیا سودا کر لیں تو یہ صحیح ہے۔

(مئی 2024، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، احکامِ تجارت، مُلخصاً)

{9} مجبوری میں اپنا گُردہ(kidney) بیچنا:

ضرورت کیسی ہی سخت ہو، مثلاً اپنے قریبی رشتہ دار کا علاج کرانا ہو، اس کے لیے اپنا گُردہ(kidney) بیچنا جائز نہیں ہے۔ اصل میں خرید و فروخت(buying and selling)، "مال" کی ہوتی ہے (اور "مال" ہر اُس چیز کو کہتے ہیں کہ جس کی طرف طبیعت (یعنی دل) اس طرح مائل (راغب) ہو کہ اُس چیز کو لیا، یا دیا جاسکے، اُس چیز کی حفاظت(safety) کے لیے دوسروں کو اُس چیز سے دور رکھا جائے، ضرورت پڑنے پر استعمال کرنے کے لیے جمع رکھا جائے) اور انسانی جسم کا کوئی بھی حصّہ "مال" نہیں ہے۔ اللہ کریم نے انسان کو عزّت دی یہاں تک کے اُس کے جسم کا کوئی حصّہ ایسا نہیں رکھا کہ اُسے بیچا جاسکے۔ (مئی 2024، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، احکامِ تجارت، مُلخصاً)

{10} (ا) فرمائش(order) پر مال تیار کروانے کے بعد لینے سے انکار(denial) کرنا:

---

(57) کبھی ایسا ہوتا ہے کاریگر (چیزیں بنانے والے) کو فرمائش(order) دے کر چیز بنوائی جاتی ہے اس کو "**بیع استصناع**" کہتے ہیں۔ تفصیل(detail) کے لیے **Topic number : 168** دیکھیں۔

www.farzuloom.net

گاہک(customer) کا فرمائش(order) پر فرنیچر (یا کوئی بھی چیز) تیار کروانا، "بیع استصناع" (فرمائش(order)والی تجارت)ہے اور اس میں بنائی گئی چیز کی پوری تفصیل(detail۔مثلاً اس کی خوبی، اس کی نوعیت، شکل وصورت وغیرہ)بتائی جاتی ہے، جیسے فرنیچر(furniture)میں اس کی لکڑی، اس کا سائز(size)، اس کی شکل(design)، اس پر ہونے والا رنگ وغیرہ یعنی اتنی وضاحت(explanation)سے بتانا ضروری ہوتا ہے کہ جھگڑا(dispute)نہ ہو۔اب اگر بنوانے والا وہ چیز نہیں لے گا تو اس کی پسند سے بنی ہوئی چیز دوسروں کو بیچنا بہت مشکل ہے لہذا آج کے دور میں یہی حکم ہے کہ فرمائش(order)پر بنی ہوئی چیز گاہک(customer)کو لینا لازم ہے۔

(۲)ہاں! اگر طے کرتے ہوئے جو جو باتیں بتائی گئی تھیں، بننے والے سامان میں وہ چیزیں نہیں تھیں تو اب گاہک کو یہ حق(right)حاصل ہے کہ وہ یہ چیز نہ لے اور اس حق کو "خیارِ وصف" کہتے ہیں۔

(فروری2025،ماہنامہ فیضانِ مدینہ،احکامِ تجارت،مُلخصاً)

{11} سیلز مین(salesman)کا اضافی(additional)رقم رکھنا:

دکان دار نے مُلازم سے کہا کہ یہ چیز ایک سو پچاس(150) میں بیچنی ہے۔مُلازم نے وہ چیز دوسو(200)کی بیچ دی تو اب مُلازم(salesman)کا اضافی(additional)پچاس(50)روپے رکھنا جائز نہیں ہے کیونکہ مُلازم، سیٹھ(owner)کا وکیل(client worker) ہوتا ہے اور اصل میں وہ چیز تو سیٹھ ہی کی ہوتی ہے اور سیٹھ، مُؤَکِّل (وکیل بنانے والا)ہے تو جو بھی نفع(profit)ہوا، وہ سیٹھ(مُؤَکِّل)ہی کا ہے۔

(فروری2025،ماہنامہ فیضانِ مدینہ،احکامِ تجارت،مُلخصاً)

{12} آن لائن خریداری، کارڈ ادائیگی(payment)کے ساتھ:

آن لائن خریداری میں پہلے کارڈ ادائیگی(payment)کرنا اور سامان دوسرے یا تیسرے دن حاصل کرنا، جائز ہے کیونکہ جب خریدا گیا سامان اور رقم وغیرہ صحیح طرح(واضح طور پر)معلوم ہیں اور خرید وفروخت(buying and selling)کی ساری شرطیں(preconditions)پوری ہیں، "مَبِیْع"(بیچی گئی چیز) بھی موجود ہے تو صرف اس بات کی وجہ سے "بیع فاسد"(یعنی سودا خراب)نہ ہو گا کہ "مَبِیْع"(بیچی گئی چیز)اب تک خریدار

کے ہاتھ میں نہیں آئی کیونکہ "بیع"(یعنی تجارت)"ایجاب"(offer)اور"قبول کرنا"(accept)سے پوری ہو جاتی ہے۔**ہاں!** جب تک یہ چیز خریدار کے قبضے(مثلاً ہاتھ میں)نہ آجائے، اُس وقت تک خریدار اسے کسی تیسرے(3rd person)کو نہیں بیچ سکتا۔(جولائی 2024،ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دارالافتاءاہلسنّت،مُلخصاً)

....

158 "اجارہ(Contract of someone by paying wages)"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

مزدور کی مزدوری(wages)پسینہ سوکھنے سے پہلے دے دو۔

(سنن ابن ماجۃ، کتاب الرھون، الحدیث:۲۴۴۳، ج۳، ص۱۶۲)

واقعہ(incident): **سورۃُ الفاتحہ کا دم**

حدیث شریف کی سب سے اہم کتاب"**بخاری شریف**"میں ہے، حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کہتے ہیں صحابہ کرام(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ)میں سے کچھ حضرات سفر میں تھے۔ راستے میں ایک قبیلہ(tribe)آیا تو ان حضرات نے اُس قبیلے سے مہمانی کا مطالبہ(demand)کیا(شروع میں اسلامی حکم یہ تھا کہ جب سفر میں کسی قوم کے پاس سے جانا ہو تو وہ مہمانی کریں۔ اگر وہ مہمانی نہ کریں تو ان سے مہمانی کرنے کا کہہ دیا جائے)، لیکن اُس قبیلے نے مہمانی کرنے سے انکار(denial)کر دیا۔

دوسری طرف اُسی قبیلے کے سردار کو سانپ(snake)یا بچھو(scorpion)نے کاٹ لیا۔ اُن لوگوں نے علاج کی بہت سی کوششیں کیں مگر علاج نہ ہوسکا پھر اُنھیں میں سے کسی نے کہا کہ: یہاں کچھ لوگ(یعنی صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ)آئے ہیں، ان کے پاس چلو شاید ان میں سے کسی کے پاس اس کا کچھ علاج ہو۔ وہ لوگ صحابہ(کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ)کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ: ہمارے سردار کو سانپ یا بچھو(scorpion)نے کاٹ لیا ہے، ہم نے علاج کی بہت سی کوششیں کیں مگر علاج نہ ہوسکا، کیا آپ لوگوں کے پاس اس کا کچھ علاج ہے؟۔ ایک صاحب(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ)بولے: ہاں، میں جھاڑتا ہوں(یعنی دم کے ساتھ اس کا علاج کرتا ہوں)

مگر ہم نے تم سے مہمانی کا کہا تو تم لوگوں نے ہماری مہمانی نہیں کی لہٰذا اب میں اُس وقت علاج کرونگا کہ تم اس کی اُجرت(wages) میں بکریوں کا ریوڑ(goats work) دوگے (کچھ کہتے ہیں کہ تیس(30) بکریاں طے ہوئی تھیں)۔اُنھوں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی"سورہ فاتحہ "پڑھ کر دم کرنا شروع کیا، وہ شخص بالکل اچھا ہو گیا اور وہاں سے ایسا ہو کر گیا کہ اُس پر زہر کا کچھ اثر(effect) نہ تھا۔

جب انہیں بکریاں مل گئیں تو کچھ نے فرمایا کہ: اس کو آپس میں تقسیم(distribute) کر لیا جائے مگر جنھوں نے دم کیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ: ایسا نہ کرو بلکہ جب ہم نبیِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی پاس حاضر ہونگے تو انہیں یہ بات بتائیں گے پھر پیارے آقا(صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اس بارے میں جو کچھ فرمائیں گے، وہ کیا جائے گا۔ اُنھوں نے خیال کیا کہ قرآن پڑھ کر دم کیا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی اُجرت(wages) لینا حرام ہو۔

جب یہ لوگ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوئے اور یہ بات عرض کی تو پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمہیں اس کا "جھاڑ" ہونا کیسے معلوم ہوا؟ (یعنی تمہیں یہ بات کیسے پتا چلی کہ سورۃُالفاتحہ کے دم سے علاج ہوتا ہے؟) پھر فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔ آپس میں اسے تقسیم(distribute) کر لو اور (تمہارے دل میں اس اجرت(wages) کے جائز ہونے میں کوئی بات باقی نہ رہے لھذا اس میں) میرا بھی ایک حصّہ رکھو"۔(صحيح البخاري، کتاب الاِجارۃ، الحدیث:۲۲۷۶، ج۲، ص۶۹، مع بہار شریعت مُلخصاً) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دم کی اُجرت(wages) لینا جائز ہے جبکہ کہ دم قرآنِ کریم سے ہو یا ایسی دُعاؤں سے ہو جن میں ناجائز الفاظ نہ ہوں۔

(بہار شریعت ح۱۴، ص۱۰۶، مُلخصاً)(21)۔

اجارہ:

{1}(ا) کسی شے سے نفع(profit) حاصل کرنے (مثلاً استعمال کرنے) کے بدلے میں، اُس چیز کے مالک کو

---

(58) "دم" اور "تعویذ" کی تفصیل(detail) جاننے کے لیے "دین کے مسائل" **part : 3 ، Topic number : 147** دیکھیں۔

مال وغیرہ کا مالک(owner) کر دینا"اجارہ" ہے()مزدوری(wage) پر کام کرنا ہو، یا کرائے پر چیز دینا، یا نوکری کرنا، یہ سب "اجارے" ہی کے اقسام(types) ہیں۔

(۲)مالک / سیٹھ کو "آجِر"، "مُوجِر" یا "مُؤاجِر" (employer) کہتے ہیں۔

(۳)کرائے دار یا مُلازم(servant) کو "مُستَاجِر" (hirer) کہتے ہیں۔

(۴)اُجرت پر کام کرنے والے کو "اَجِیر" (مُلازم / servant) کہتے ہیں۔

{2}(۱)"اجارے" کے ارکان (لازم چیزیں) "ایجاب" (offer) اور "قبول(accept) کرنا" ہیں۔ چاہے "اجارہ" کرتے ہوئے لفظِ "اِجارہ" بولا جائے یا کوئی دوسرا لفظ بولا جائے تب بھی "اجارہ" ہو جائے گا۔

(۲) "عاریت" (یعنی عارضی استعمال۔temporary use) کا "لفظ" بولنے سے بھی "اجارہ" ہو جاتا ہے، مثلاً یہ کہا کہ: میں نے یہ گھر ایک مہینے کے لیے دس ہزار (10,000) روپے کے بدلے میں عاریتاً (عارضی استعمال (temporary use) کے لیے) دیا اور دوسرے نے اس بات کو قبول(accept) کر لیا تو "اجارہ" ہو گیا۔

(۳) اگر یہ کہا کہ میں نے تمھیں ایک مہینے تک اس گھر سے فائدہ اُٹھانا، دس ہزار (10,000) روپے کے بدلے میں تحفۃً دیا اور دوسرے نے اس بات کو قبول(accept) کر لیا تو یہ بھی "اجارہ" ہو گیا۔

{3}"اجارے" کی کچھ شرطیں(preconditions) ہیں:

(۱)عاقل ہونا یعنی پاگل اور نا سمجھ بچّے(in sensible child) نے "اجارہ" کیا تو "اجارہ" نہیں ہو گا()بالغ ہونا، شرط (precondition) نہیں ہے یعنی نابالغ عاقل ، "ولی"[22](guardian) مثلاً والد صاحب) کی اجازت سے "اجارہ" کر سکتا ہے۔

(۲)مِلک(ownership) اور وِلایت (اختیار والا) ہو یعنی اجارہ کرنے والا، جس چیز کا اجارہ کر رہا ہو، وہ اُس چیز کا مالک(owner) ہو، یا اسے مالک کی طرف سے اختیار(option) حاصل ہو کہ وہ اجارہ کر سکے()فضولی (بغیر

(59)تفصیل(detail) کے لیے **Topic number : 156** دیکھیں۔

www.farzuloom.net

اجازت اپنی طرف سے اجارہ کرنے والے) نے اپنی طرف سے "اجارہ" کر لیا تو مالک کی اجازت سے نافذ(ok) ہو گا۔

(۳)مُستَاجِر(اُجرت(wages) پر کوئی چیز لینے والے۔hirer) کو وہ چیز دے دینا کہ جس پر اجارہ ہوا ہو۔

(۴)اُجرت(wages) کا معلوم ہونا۔

(۵)مَنفَعت (اجارے پر لی ہوئی چیز) کا (استعمال) معلوم ہونا ضروری ہے کہ دونوں (یعنی کرائے پر چیز لینے والے اور مالک) کو اس طرح واضح(clear) ہو کہ آپس میں کوئی جھگڑا(dispute) نہ ہو()اگر یہ کہہ دیا کہ ان دو(2) گھروں میں سے ایک کو کرائے پر دیا تو یہ "اجارہ" صحیح نہیں۔

(۶)جہاں اجارہ کا تَعلُّق(relation) وقت(یا دنوں) سے ہو، وہاں مُدّت(duration) بیان کرنا ضروری ہے، مثلاً گھر کرائے پر لیا تو یہ بتانا ہو گا کہ کتنے دنوں کے لیے لیا۔

(۷)جانور کرائے پر لیا اس میں بھی وقت یا جگہ کو بیان کرنا ہو گا، مثلاً ایک گھنٹہ(1 hour) سواری(riding) کرے گا، یا() فلاں جگہ تک جائے گا اور کام بھی بتانا ہو گا کہ اس سے کون سا کام لیا جائے گا، مثلاً بوجھ لادے (یعنی سامان اُٹھائے) گا، یا() سواری(riding) کرے گا۔

(۸)وہ کام ایسا ہو کہ اُسے حقیقتاً یا شرعاً پورا کرنے کی طاقت (اجازت) ہو لہذا گناہ کے کام پر اجارہ کرنا صحیح نہیں۔

(۹)وہ کام جس کے لیے اجارہ کیا جا رہا ہو، وہ کام پہلے ہی سے اُس شخص پر فرض یا واجب نہ ہو۔

(۱۰)مَنفَعت مقصود ہو (یعنی جس کام کے لیے اجارہ کیا ہو، اس اجارے سے کسی بھی طرح کا فائدہ ملے)۔

(۱۱)اُسی جنس کی منفعت اُجرت نہ ہو (مثلاً گھر کرائے پر لیا تو اُس کے بدلے میں دوسرا گھر کرائے پر دے دیا، ایسا نہ ہو)۔

(۱۲)اجارہ میں ایسی شرط(precondition)نہ ہو کہ جو عقد(معاہدے۔contract)کے تقاضے (requirement)کے خلاف(against)ہو[(23)]۔

{4}اجارہ کا حکم یہ ہے کہ مالک مکان کرائے کا اور کرائے دار مَنفعت(اُس چیز کو استعمال کرکے فائدہ اُٹھانے)کے مالک ہو جاتے ہیں مگر یہ ملکیت(ownership)ایک دم نہیں ہوتی بلکہ وقتاً فوقتاً(آہستہ آہستہ،وقت کے ساتھ)ہوتی ہے(یعنی ایک مہینے کا اجارہ ہے تو ہر روز ایک دن کی اُجرت(wages)اور ایک دن استعمال کرنے کی ملکیت ملے گی)()ہاں!اگر اُجرت(wages)پہلے لینے کی شرط ہو تو عقد(یعنی سودا)کرتے ہی چیز کا مالک (employer)اُجرت(wages)کا مالک ہو جائے گا۔(بہارِ شریعت ج۳،ح۱۴،ص۱۰۷،۱۰۶، تمہید،مسئلہ،۵،۴،۲،ملخصاً)

اجارے کے دینی مسائل:

{1}اجارہ دو طرح سے کیا جاتا ہے:(a)مُنجِزہ(مثلاً یہ چیز اتنے کرائے پر دی)(b)مُضافہ(مثلاً یہ چیز ایک مہینے کے کرائے پر دی)۔ان دونوں صورتوں(cases)میں پہلے سے اُجرت دینے کی شرط کرلی تو:

(۱)اجارہ اگر مُنجِزہ ہو(مثلاً اس طرح اجارہ ہوا ہو کہ یہ مکان ہم نے اتنے کرائے پر دے دیا)تو پیشگی اُجرت (advance wages)طے کرنے پر مُستَاجِر(اُجرت(wages)پر لینے والے)سے اُس رقم کا مطالبہ (demand)پہلے سے ہو سکتا ہے۔

(۲)اگر اجارہ مُضَافہ ہو(مثلاً فلاں مہینے کے لیے کرائے پر دیا)تو اب اس میں پیشگی اُجرت(advance wages)نہیں لے سکتے،چاہے پہلے سے یہ طے کرلیا ہو کہ اُجرت پہلے دینی ہوگی۔

{2}اجارہ کبھی تَعاطِی سے بھی ہو جاتا ہے مثلاً ایک مہینے کے لیے دکان کرائے پر لی اور کرایہ دے دیا()اگر اس طرح کا اجارہ لمبے وقت کے لیے کیا،تو ایسا اجارہ نہیں ہو سکتا۔

---

(60)تقاضے کے خلاف وہ شرط ہوتی ہے کہ جس میں اجارہ کرنے والے،یا()جس سے اجارہ کیا جارہا ہے اُس کا،یا()جس چیز کا اجارہ کیا جارہا ہے،اس کا فائدہ ہو۔

{3} اجارہ واضح الفاظ سے بھی ہو جاتا ہے (جبکہ دوسرا اُس بات کو مان لے، قبول کرلے) مثلاً پانچ روپے میں ایک مہینے کے لیے مکان کرائے پر لیا، یا() ایک سال کے لیے کھیت اجارہ پر لیا() اس بات کا بھی اختیار (option) ہے کہ جس مُدّت (duration) کے لیے اجارہ کیا ہو وہ کم ہو یا زیادہ، مثلاً ایک (1) گھنٹہ، یا ایک (1) دن، یا دس (10) سال، یا بیس (20) سال، یا پچاس (50) سال۔

{4} (۱) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کام پورے طور پر بیان کرنے سے ہی معلوم ہوتا ہے، مثلاً اِس کپڑے کی رنگائی کرائی (dye کرانا) ہے، یا اس کی سلائی کرائی (stich کرانا) ہے، یا اس زیور (jewelry) کو بنوانا ہے مگر اس طرح اجارہ کرنے میں یہ بات ضروری ہے کہ ایسی جہالت (یعنی بات واضح کرنے میں کمی) باقی نہ رہے کہ بعد میں اجارہ کرنے والے اور اجارہ پر لینے والے میں جھگڑا (dispute) ہو جائے۔

(۲) جانور کو سواری (ride) کے لیے لیا تو اس میں صرف یہ بتانا کافی (enough) نہیں کہ سواری کے لیے لے کر جا رہے ہیں بلکہ جگہ یا وقت بھی بتائی جائے۔

(۳) کبھی اشارہ کرنے سے بھی "کام" کا پتا چلتا ہے، مثلاً کہہ دیا یہ غلّہ (اناج۔grain) فلاں جگہ لے جانا ہے۔

{5} اجارہ کرتے ہی اُجرت کا مطالبہ (demand) نہیں کر سکتے، اُجرت کا مالک ہونے کی چند صورتیں ہیں: (1) اجارے کی بات کرتے ہی اُجرت (wages) دیدی تو اُجرت لینے والا، اس اجرت کا مالک ہو گیا یعنی اب اُجرت دینے والا واپس نہیں لے سکتا، (2) یا طے کر لیا تھا کہ اُجرت پہلے ہی دی جائے گی تو اب اُجرت کا مطالبہ (demand) کام کرنے سے پہلے ہی کر سکتے ہیں، (3) یا منفعت کو حاصل کر لیا یعنی جس چیز پر اجارہ تھا، وہ چیز حاصل ہو گئی مثلاً دکان ایک مہینے کرائے پر لی تھی اور ایک مہینے استعمال کر لی، یا کپڑا درزی کو سینے کے لیے دیا تھا اور اُس نے سی دیا، (4) وہ چیز مُستَاجِر (اُجرت پر کوئی چیز لینے والا، hirer) کو اس طرح دے دی کہ اگر وہ اُس سے فائدہ اُٹھانا چاہے تو اُٹھا سکے (چاہے وہ فائدہ نہ بھی اُٹھائے) مثلاً مکان پر قبضہ دے دیا یا اَجِیر (مُلازم، نوکر۔servant) نے اپنے آپ کو پیش کر دیا کہ "میں حاضر ہوں " یعنی کام کے لیے (طے شدہ (decided) جگہ پر) تیار ہوں تو اب چاہے کام نہ بھی لیا جائے تب بھی اُجرت (wages) کا حق

دار(deserving)ہے۔

{6} اجارہ(کسی چیز کو wages پر استعمال کرنے)کا ایک وقت طے ہوا، اس میں سے تھوڑا سا وقت گزر گیا اور کچھ وقت باقی ہے۔ اس باقی وقت میں بھی مالک کو چیز دینا اور مُستَاجِر(hirer) کو لینا ضروری ہے جبکہ ان کا مقصود(ارادے میں) کوئی خاص(specific) وقت نہ ہو جیسے حاجی کے لیے حج کا وقت(یعنی حج کے بعد وہ اس جگہ کو استعمال کرنے سے منع کر سکتا ہے اور وہ طے شدہ(decided) وقت کا کرایہ دے چکا ہوتا ہے)۔

{7} (ا) درزی، دھوبی، سُنار(jeweler) وغیرہ، کاریگروں(carftsmen) نے جب کام کر لیا اور مالک(owner) کو چیز دے دی تو اب اُجرت(wages) لینے کے حق دار(deserving) ہو گئے()یہی حکم ہر اُس کام کرنے والے کا ہے جس کے کام کا اُس شے میں کوئی اثر(effect) ہو، جیسے کپڑے رنگنے والے(fabric dyer) نے کپڑا رنگ کر(after dyeing) مالک کو دیدیا تو اُجرت کا حق دار ہو گیا() اگر ان لوگوں نے کام تو کیا مگر ابھی تک چیز مالک کو نہ دی تو اب تک اُجرت کے حق دار نہیں ہوئے۔

(۲) اگر کام کا کوئی اثر(effect) اُس چیز میں نہیں ہوتا جیسے بوجھ اٹھانے والا مزدور کہ چیز کو یہاں سے اُٹھا کر وہاں لے گیا تو یہ اُجرت(wages) کا اُسی وقت حق دار(deserving) ہوگا جب کہ اُس نے کام کر لیا، یہ بھی لازم نہیں کہ مالک کو وہ چیز(یا سامان) دے دے لہٰذا وہاں پہنچا دینے کے بعد اگر(اس کی کوتاہی / غلطی کے بغیر وہ) چیز ضائع(waste) ہو گئی تب بھی اُجرت(wages) لازم ہو گئی۔

{8} (ا) باورچی(cook) نے کھانا خراب کر دیا، یا() جلا دیا، یا() کَچّا ہی اُتار دیا اُسے کھانے کا تاوان دینا ہو گا(یعنی اس کی اصل قیمت(actual price) دینی ہو گی)۔

(۲) اگر چولھا(oven) یا تندور جلانے کے لیے آگ لے کر چلا، اُس آگ سے چنگاری(spark) اُڑی اور گھر میں آگ لگ گئی تو اس کا تاوان نہیں ہو گا کیونکہ(گھر پر) یہ آگ اس نے خود نہیں لگائی() اِسی طرح کرائے دار سے اگر مکان جل جائے تب بھی تاوان نہیں کیونکہ اُس نے گھر جلانے کے لیے آگ نہیں جلائی تھی بلکہ اپنے کام کے لیے جلائی تھی۔

{9}کسی سے کہا کہ: تم اتنی اُجرت(wages) پر میرا یہ کام کر دو یہ "اجارہ مطلق" کی صورت ہے(یعنی اب وہ یہ کام کسی دوسرے سے بھی کروا سکتا ہے) اور() اگر یہ کہا کہ: تم اپنے ہاتھ سے یہ کام کرو، تو یہ "اجارہ مُقَیَّدَہ" ہے یعنی اب دوسرے سے اس کام کو کرانا جائز نہیں اور پھر بھی دوسرے سے کروا ہی لیا تو اب اُجرت دینا لازم نہیں ہو گی۔

{10}(۱)جس کے ذمہ دَین (مثلاً کاروباری قرض) ہے اُس کے مکان کو اپنے دَین کے بدلے میں کرائے پر لینا جائز ہے۔

(۲)ایک شخص پر دوسرے کا دَین (مثلاً کاروباری قرض) تھا۔ جس پر قرض تھا، اُس کا اپنا ایک مکان بھی تھا تو قرض دینے والے نے ایک مُدّت(duration) کے لیے مقروض مالک مکان کا گھر کرائے پر لیا پھر کرایہ دینے کی جگہ وہ ہر مہینے کرائے کی رقم کے بدلے، اتنا قرض کم کرتا رہا یہاں تک کے طے شدہ مُدّت(decided duration) مکمل ہو گئی مگر پھر بھی مالک کا قرض پورا وصول (حاصل) نہیں ہوا تو قرض دینے والے کرائے دار کو یہ حق(right) حاصل نہیں ہے کہ وہ مقروض مالک مکان کا گھر خالی نہ کرے بلکہ اُس پر لازم ہے کہ وہ گھر خالی کرے۔

{11}(۱)مکان کرائے پر دیا اور قبضہ بھی دیدیا (مثلاً چابیاں بھی دے دیں) مگر ایک کمرے میں مالک نے اپنا سامان رکھا، یا() ایک کمرہ مالک نے مُستَاجِر (اُجرت پر کوئی چیز لینے والے) سے خالی کرا لیا تو پورے کرائے میں سے اس کمرے کے کرائے کی مقدار کم کر دی جائے گی (یعنی اتنا کرایہ کم دیا جائے گا کہ جو ایک کمرے کا بنتا ہے)۔(بہارِ شریعت ج۳، ح۱۴، ص۱۰۷تا۱۲۲، مسئلہ ۵۱، ۴۱، ۴۳، ۲۴، ۱۵، ۱۴، ۱۱، ۱۰، ۸، ۹، ۷، ۶، مُلخصاً)

(۲)مکان جس وقت اجارہ پر دیا، اُس وقت وہ مکمل خالی نہیں تھا، اُس گھر کا کچھ حصّہ مالک مکان کے استعمال میں تھا تب بھی یہ اجارہ صحیح ہے لیکن مالک مکان کو کہا جائے گا کہ گھر مکمل خالی کر کے کرائے دار کو دے۔

(بہارِ شریعت ج۳، ح۱۴، ص۱۲۵تا۱۸۴، مسئلہ ۱۳، مُلخصاً)

اجارے پر کوئی چیز لی تو اُس میں کیا کیا کام کر سکتے ہیں؟ اور کون کون سے کام کرنا، جائز نہیں:

{1} معلوم نہیں کہ کرائے دار دکان پر کیا کاروبار کرے گا؟ یا کون رہے گا؟ پھر بھی دکان اور مکان (گھر) کرائے پر دینا، جائز ہے ۞ یہ بات مشہور ہے کہ مکان رہنے کے لیے ہوتا ہے اور دکان میں تجارت (trade) کے لیے بیٹھتے ہیں۔

{2} (ا) کپڑا پہننے کے لیے کرائے پر لیا تو دوسرے کو نہیں پہنا سکتا۔ اسی طرح ہر وہ چیز کہ استعمال کرنے والے کے بدلنے سے چیز میں تبدیلی ہوتی ہو، وہ دوسروں کو استعمال کے لیے نہیں دے سکتے (مثلاً پتلے شخص نے کپڑے پہننے کے لیے کرائے پر لیے اور موٹے کو پہنا دیے تو کپڑے خراب بھی ہو سکتے ہیں)۔

(۲) ہر وہ چیز کہ استعمال کرنے والے کے بدلنے سے اُس چیز میں تبدیلی نہ ہوتی ہو تو اُسے کرائے پر دیتے ہوئے اس طرح کہنا بیکار کی (بے فائدہ) بات ہے کہ: "یہ چیز تم ہی استعمال کرو گے یا فلاں شخص ہی استعمال کرے گا"، یعنی ایسی چیزیں کوئی بھی استعمال کر سکتا ہے، مثلاً مکان میں یہ شرط (precondition) لگانا کہ اس میں تم خود رہنا دوسرے کو نہ رہنے دینا، یا ۞ تم اکیلے رہنا یہ شرطیں (preconditions) باطل ہیں (ان باتوں پر عمل کرنا بالکل بھی ضروری نہیں)۔

{3} گھر اور دکان میں وہ تمام کام کر سکتے ہیں کہ جو عادۃً کیے جاتے ہیں مثلاً کپڑے دھونا، نچوڑنا (squeeze کرنا)، وضو کرنا، غسل کرنا وغیرہ ۞ اگر لکڑی چیرنے (کاٹنے) میں عمارت (building) کمزور ہوتی ہے تو ایسا کام کرنا اُس وقت تک جائز نہیں جب تک مالک مکان سے اجازت نہ لے لے ۞ گھر کے دروازے پر گھوڑا وغیرہ باندھ سکتے ہیں اور گھر کے اندر یہ کام نہیں کر سکتے کہ رہنے کے کمروں کو اصطبل (animal stable) بنا دیا جائے ۞ بکری گھر کے اندر باندھنے کا عُرف (عادت / رواج) ہے، لہٰذا اسے گھر کے اندر بھی رکھ سکتے ہیں ۞ کرائے کے مکان میں ہاتھ کی چکّی (جسے ہاتھ سے چلاتے ہیں اور اناج (grain) کے دانے، اس کے گِرد (کونے میں) پستے (grind ہوتے) رہتے ہیں) سے آٹا پیسا جا سکتا ہے کہ اس سے عمارت (building) میں نقصان نہیں آتا اور اگر عمارت (building) کو نقصان ہوتا ہو تو مالک مکان کی اجازت کے بغیر یہ کام نہیں کر سکتے۔

{4} کرائے کے گھر میں لوہار(blacksmith)، دھوبی(washerman) اور چکّی والے(miller) کو نہیں رکھ سکتا یعنی یہ لوگ اُسی گھر میں اپنا کاروبار وغیرہ نہیں کر سکتے جیسے دھوبی اُسی گھر میں کپڑا دھونے کا کام، مالک مکان کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتا() کرائے دار خود بھی یہ کام مالک مکان کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتا() اگر کرائے پر لیتے ہوئے یہ سب بتا دیا تھا کہ اس جگہ یہ یہ کام ہونگے تو یہ سب کام کرنا جائز ہے() اگر دھوبی مکان میں کپڑا نہیں دھوتا بلکہ تالاب(pond) سے کپڑا دھو کر لاتا ہے اور مکان میں کلپ لگاتا ہے(یعنی کارن فلور(corn flour) وغیرہ سے سوتی(cotton) کپڑے کی خوبصورتی، کڑک بڑھاتا ہے)، استری(ironing) کرتا ہے تو حرج نہیں(یعنی کر سکتا ہے) کیونکہ اس سے عمارت(building) کو نقصان نہیں ہوتا۔

{5} مُستَاجِر(hirer) نے مالک کو بتایا تھا کہ وہ کیا کام کرے گا مگر اُس نے اسی طرح کا کوئی دوسرا کام کیا، یا یا اُس سے کم درجے کا(یعنی ہلکا) کام کیا تو اس کی اجازت ہے مثلاً لوہاری کے کام(یعنی لوہے کے اوزار(iron tools) وغیرہ بنانے کا کام) کے لیے دکان لی تھی پھر اس میں کپڑے دھونے کا کام شروع کر دیا تو اگر دونوں طرح کے کاموں سے عمارت(building) کا ایک ہی طرح کا استعمال ہوتا ہے یا کپڑا دھونے میں کم نقصان ہے تو ایسا کر سکتے ہیں() ایسا کام کیا جس کی اجازت نہ تھی تب بھی کرایہ دینا ہو گا() اگر مکان گر پڑا تو کرایہ نہیں دینا ہو گا بلکہ مکان کا تاوان(یعنی اس مکان کی اصل قیمت۔actual price) دینی ہو گی۔

{6} زمین کو اُن تمام کاموں کے لیے اجارہ پر دے سکتے ہیں جو کام زمین لے کر کیے جاتے ہیں۔ مثلاً جانوروں کو دوپہر یا رات میں وہاں ٹھہرانے، یا() مٹی کا برتن بنانے، یا() اینٹ(brick) اور ٹھیکرے بنانے(یعنی مٹی کے جمے ہوئے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کہ جو طہارت وغیرہ کے کام آتے ہیں) کے لیے زمین لینا، یہ سب اجارے جائز ہیں۔

{7} اونٹ، گھوڑا، گدھا، خچر(mules)، بیل(ok)، بھینسے(male buffalo) کو کرائے پر لے سکتے ہیں چاہے سواری(ride) کے لیے لے یا بوجھ(یعنی سامان) لانے لے جانے کے لیے "اجارہ" کیا۔

{8} قرآن مجید یا کتاب کو پڑھنے کے لیے کرائے پر لینا جائز نہیں ہے() اسی طرح شاعروں کے کلام اور قصّوں کی کتابیں پڑھنے کے لیے اُجرت(wages) پر لینا بھی ناجائز ہے۔

{9}(۱)اگر ایک بوری گیہوں(wheat)لے جانے کے لیے جانور کو کرائے پر لیا پھر ایک بوری سے کم گیہوں جانور پر رکھے، یا()ایک بوری جَو(barley)لے گیا تو یہ بھی جائز ہے کیونکہ ان چیزوں کا وزن ایک بوری گیہوں سے کم ہے اور انہیں لے کر جانا اُس سے زیادہ آسان ہے۔

(۲)ایک بوری گیہوں کی بات کر کے ایک بوری نمک جانور پر رکھ دی تو ایسا کرنا، جائز نہیں ہے کیونکہ نمک کا وزن، گیہوں سے زیادہ ہوتا ہے()اس طرح کے مسائل میں اصول یہ ہے کہ جس اجارے کی وجہ سے، کوئی شخص جتنا فائدہ اُٹھانے کا حق دار(deserving)ہوتا ہے تو وہ اس طرح کا، یا اُس سے کم درجے کا دوسرا کام کر سکتا ہے۔

{10}جانور سامان لے جانے کے لیے کرائے پر لیا اور جتنا سامان لے کر جانے کی بات ہوئی تھی، اُس سے زیادہ سامان جانور پر لے گیا تو جتنا زیادہ سامان لے گیا، اُس کا تاوان(یعنی اضافی کرایہ)دینا ہوگا۔ جیسے دوسو کلو(200 kg) گیہوں لے جانے کی بات ہوئی تھی لیکن تین سو کلو(300 kg)لے گیا تو اب ایک تہائی(1/3)قیمت (کرائے کا)تاوان دے(مثلاً دوسو کلو کا کرایہ دوہزار(2000)طے کیا تھا، تو تین سو کلو کا تین ہزار(3000) کرایہ بنا۔ اس صورت(case)میں ٹوٹل تین ہزار(3000)کرایہ دینا ہوگا)۔

{11}جانور کے مالک(owner)کو یہ حق(right)نہیں ہے کہ جانور کو کرائے پر دینے کے بعد مُستَاجِر (hirer)کے ساتھ کچھ اپنا سامان بھی بھیج دے()اگر اُس نے اپنا سامان رکھ دیا اور جانور منزلِ مقصود(جہاں پہنچنا تھا، وہاں)تک پہنچ گیا تب بھی مُستَاجِر(اُجرت پر لینے والے)کو کرایہ پورا ہی دینا ہوگا۔

{12}(۱)ایک شخص نے کسی جگہ غلّہ(اناج۔grain)پہنچانے کے لیے مُلازم(نوکر)رکھا اور راستہ بھی بتادیا کہ اس راستہ سے لے جانا ہے، لیکن مُلازم دوسرے راستے سے لے گیا۔ اب اگر دونوں راستے ایک جتنی دوری پر ہیں اور دونوں پُر امن(خطرے سے خالی)ہیں تو کوئی حرج نہیں(یعنی دوسرے راستے سے لے جاسکتا ہے)۔

(۲)اگر دوسرے راستے سے جانے میں(ڈاکو وغیرہ کا)خطرہ ہے، یا اس کی دوری زیادہ ہے تو لے جانے والا ضامن ہے(یعنی اس راستے سے سامان لے جانے پر کوئی نقصان ہوا تو مُلازم، سامان کی رقم مالک کو دے گا)۔

{13}درزی سے کہہ دیا کہ (کُرتا) اتنالمبا اور اتنا چوڑا ہو گا اور اتنی آستین ہو گی مگر جب وہ (کُرتا) سی کر آیا تو بتائی گئی پیائش (size) سے کم نکلا() اب اگر ایک آدھ اُنگل (مثلاً ایک انچ۔inch) کم ہے تو معاف ہے اور زیادہ کم ہے تو درزی کو اُس (کپڑے) کا تاوان دینا پڑے گا (یعنی اس کی اصل قیمت (actual price) دینی ہو گی)۔

{14}(ا) رنگریز (کپڑے رنگنے والے۔fabric dyer) کو کپڑا لال رنگ کرنے کے لیے دیا مگر اُس نے پیلا رنگ کر دیا تو مالک کو اختیار (option) ہے کہ اُس سے سفید کپڑے کی قیمت (price) لے لے، یا وہی کپڑا لے لے اور رنگ کی وجہ سے جو کچھ زیادتی ہوئی ہے (یعنی جو رنگ کی قیمت ہے) وہ دیدے لیکن اس صورت (case) میں رنگنے (colour کرنے) کی اُجرت (wages) نہیں ملے گی۔

(۲) جو رنگ کہا تھا، وہی رنگ کیا مگر خراب کر دیا۔ اگر زیادہ خرابی نہیں ہے تو ضمان (تاوان، کپڑے کی قیمت دینا) واجب نہیں() اگر رنگ بہت زیادہ خراب کر دیا ہے تو سفید کپڑے کی قیمت کا تاوان لے لے۔

{15}سواری (ride) کے لیے کرائے پر جانور لیا اُسے کھڑا کر کے نماز پڑھنے لگا وہ جانور بھاگ گیا، یا() کوئی (چور) لے گیا، کرائے پر لینے والے نے دیکھ بھی لیا مگر پھر بھی اپنی نماز نہیں توڑی تو ضمان دینا ہو گا (یعنی اس جانور کی قیمت دینی پڑے گی)[24]۔

{16} بڑھئی (لکڑی کا کام کرنے والا) کو دروازہ نقش (design) کرنے کے لیے دیا جیسا نقش (design) بتایا تھا ویسا نہیں بنایا() اگر تھوڑا سا فرق ہے تو اس پر کچھ حکم نہیں لگتا (اجارہ مکمل اور صحیح ہو گیا)() اگر بتائے ہوئے نقش (design) اور بنے ہوئے میں زیادہ فرق ہے تو مالک کو اختیار (option) ہے کہ اپنے دروازے کی قیمت (cost) بڑھئی (carpenter) سے لے لے، یا وہ دروازہ لے لے اور اُجرت مثل دیدے (یعنی وہ اُجرت

---

(61) اگر چور کوئی قیمتی چیز (کم از کم ایک درھم / تقریباً 3 گرام 6 ملی گرام چاندی یا اس کی رقم) چوری کر رہا ہے تو نماز توڑنا جائز ہے۔ (بہار شریعت، ح۳، ص۷ ۶۳، مسئلہ ۸۲، ملخصاً)

(wages) دے دے کہ جو اس طرح کے کام کرنے والوں کو دی جاتی ہے)۔

(بہارِ شریعت ج۳، ح۱۴، ص ۱۲۲ تا ۱۸۴، مسئلہ ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۳، ۴۰، ۳۶، ۳۴، ۳۰، ۲۹، ۲۱، ۱۳، ۱۵، ۶، ۴، ۳، ۱، مُلخصاً)

{17} مالک (owner) مکان نے کرائے دار سے یہ کہا کہ کرایہ جو تم نے دینا ہے، اُس سے مکان کی مَرَمَّت (repairing) کروادو۔ کرائے دار نے مَرَمَّت (repairing) کروادی تو اس کا کرایا ادا (pay) ہو گیا۔

(بہار شریعت، ح۱۲، ص ۱۲، مسئلہ ۳۶، مُلخصاً)

{18} (۱) (بیع / تجارت کی طرح) اجارے کا وکیل (بھی) اُن لوگوں کے ساتھ عقد (یعنی سودا) نہیں کر سکتا جن کے حق میں اس کی گواہی (testimony) مقبول نہیں (جیسے: اصول یعنی اپنے باپ دادا وغیرہ، یا فرع یعنی بیٹا پوتا وغیرہ یا زوج، زوجہ / میاں بیوی آپس میں (بہار شریعت ح۱۰، ص ۴۹۴، مُلخصاً)) چاہے واجبی قیمت (market rate) پر اجارہ کیا ہو۔

(۲) **ہاں!** اگر مُؤَکِّل (وکیل بنانے والے، client) نے اس کی اجازت دے دی ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ: "جس کے ساتھ تم چاہو اجارہ کر لو" تو ان لوگوں سے واجبی قیمت (market rate) پر اجارہ کر سکتا ہے۔ (بہار شریعت ح۱۲، ص ۹۹۰، مسئلہ ۴۱، مُلخصاً)

{19} ایسا اجارہ کرنا جائز نہیں کہ جس میں وہ چیز ہی ختم ہو جائے کہ جس چیز پر اجارہ کیا جائے، مثلاً گائے بھینس کی مادہ (female buffalo) کو اجارہ پر دیا تا کہ اس سے دودھ لیا جائے (یہ ناجائز ہے) () نہر (canal) یا تالاب (pond) کو مچھلی پکڑنے کے لیے اجارے پر دینا، ناجائز ہے () چراگاہ (pasture) کو وقت کے لیے دینا، ناجائز ہے (یعنی اس جگہ کچھ وقت تک جانور جا کر گھانس وغیرہ کھائیں گے، یہ ناجائز اجارہ ہے)۔

{20} دکان جل گئی ہے اس شرط (precondition) پر اُس (دکان) کو کرائے پر لیا کہ کرائے دار، اس دکان کو بنوا کر دے گا اور جو کچھ خرچ ہو گا وہ کرائے میں سے کاٹ لے گا، یہ بھی "اجارہ فاسدہ" ہے () اگر کرائے دار اُس میں رہا اور کام کروایا تو مالک مکان کو اُجرت مثل ملے گی (یعنی عام طور پر اس طرح کے مکان کا جو کرایہ بنتا

ہے، وہ ملے گا) جبکہ کرائے دار نے جو کچھ خرچ کیا ہے یعنی گھر بنانے میں جو خرچا ہوا، اُسے بھی اس کی مثل ملے گا۔ (بہار شریعت ح۱۴، ص۱۵۴، ۱۵۳، مسئلہ ۵۷، ۵۵، ملخصاً)

اجارہ باطل:

{1} اگر "اجارہ" اصل (اپنی بنیاد) کے لحاظ سے ہی شریعت کے خلاف (against) ہو تو وہ اجارہ، "باطل" ہے (یعنی یہ اجارہ ہی نہ ہوا)، مثلاً مُردار (یعنی حرام جانور چاہے خود مرا یا کاٹا گیا، یا حلال جانور جو شرعی ذبح کے بغیر مرا) یا خون کو اُجرت (wages) بنایا گیا، یا () خوشبو کو سونگھنے کے لیے اُجرت پر لیا، یا () بُت بنانے کے لیے کسی کو ملازم رکھا تو ان سب صورتوں میں "اجارہ باطل" (یعنی ہوا ہی نہیں) ہے۔ (بہار شریعت ح۱۴، ص۱۴۱، مسئلہ ۲، ملخصاً)

{2} "اجارہ باطل" میں اگر چیز کو استعمال کیا (مثلاً بُت بنانے کے لیے پتھر اور رنگ) اور وہ کام کر دیا جس کے لیے اجارہ ہوا تب بھی اُجرت واجب نہ ہوگی۔ (بہار شریعت ح۱۴، ص۱۴۰، مسئلہ ۱، ملخصاً)

{3} "اجارہ باطل" کو بالکل ختم کر دینا فرض ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۹، ص۵۵۵، ملخصاً)

{4} جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہے اُس نے اعلان کیا کہ جو اُس کا پتا بتائے گا اُس کو اتنے (پیسے) دوں گا تو یہ بھی اجارہ باطل ہے۔ **ہاں!** انعام کے طور پر دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ (بہار شریعت ح۱۰، ص۴۸۳، مسئلہ ۴۹، ملخصاً)

{5} ایک شخص سے اجارہ کرنے کے بعد دوسرے سے یوں اجارہ کرنا، "اجارہ باطل" ہے کہ: اگر وہ پہلا شخص اجارہ ختم کر دے تو تم سے "اجارہ" کیا۔ (بہار شریعت ح۱۴، ص۱۵۴، مسئلہ ۶۰، ملخصاً)

{6} (۱) "اجارہ باطل" میں اُجرت کے بدلے کوئی چیز رہن (mortgage) نہیں ہو سکتی کہ شرعاً یہاں اُجرت واجب (لازم) ہی نہیں مثلاً گانے والے کی اُجرت نہیں دی ہے تو اس پر رہن (mortgage) نہیں ہو سکتا۔

(۲) جن صورتوں میں رہن صحیح نہ ہو اُن میں مرہون (رہن میں رکھی ہوئی چیز) امانت ہوتی ہے یعنی اگر وہ چیز ہلاک ہو جائے تو اس کا ضمان / تاوان (ویسی ہی چیز دینی ہوگی جبکہ بازار میں ملتی ہو یا اس کی اصل قیمت، actual price) دینا لازم نہیں۔

(۳) رہن رکھنے والے نے رہن میں رکھی ہوئی یہ چیز واپس مانگی، تو اسے واپس کرنا لازم ہے۔ اس صورت

(case)میں اگر راہن (جس کے پاس چیز رہن میں ہے)، رہن کو روکے گا تو غاصب (چیز کو زبردستی روکنے والا اور گناہ گار) بنے گا۔ (بہار شریعت ح۱۷، ص۱۳،۷۱۲، ۷۱۲،مسئلہ ۱۷، مُلخصاً)

{7} طاعت (نیکی کے کام) پر اجارہ کرنا "اجارہ باطل" ہے لیکن دین کے کاموں میں سُستی کی وجہ سے تین کاموں میں "اجارہ" کرنے (مُلازم بنانے) کی عُلَمائے کِرام نے اجازت دی ہے (۱) اذان کہنے یا امامت کے لیے (۲) قرآن یا فقہ (شرعی مسئلوں) کی تعلیم (سکھانے) کے لیے (۳) حج کے لیے یعنی اس لیے اَجِیر (مُلازم، نوکر۔ servant) کیا کہ کسی کی طرف سے حج کرے۔ (بہار شریعت ح۱۴، ص۱۴۶، مسئلہ ۲۳، مُلخصاً)

() آج کل جو فاتحہ ہوتی ہے (یعنی قرآن شریف وغیرہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرتے ہیں) یہ بالکل جائز بلکہ پسندیدہ ہے، البتہ پیسے وغیرہ لے کر یہ کام کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی دو (2) صورتیں ہیں: (۱) اگر پہلے سے جو پڑھ چکا ہے اس کے پیسے لیے تو یہ "بیع" (تجارت) ہوئی اور نیکی کو بیچنا، قطعاً (یقیناً) باطل اور حرام ہے (۲) اگر (طے کیا کہ) اب جو پڑھے گا اس کا ثواب پہنچائے گا (یا یہ معلوم ہی ہے کہ اس کے پیسے لیتے دیتے ہیں) تو یہ "اجارہ" (مُلازم بنا) ہوا اور طاعت (نیکی کے کام) پر اجارہ کرنا، "اجارہ باطل" ہے۔ (بہار شریعت ح۶، ص۱۲۰۱، مسئلہ ۱، مُلخصاً)

اجارۂ فاسدہ:

{1} "عقد فاسد" وہ ہے جو اپنی اصل (بنیاد) کے لحاظ سے شریعت کے مطابق ہے مگر اُس میں کوئی "وصف" ایسا ہے (یعنی کوئی خامی / کمی، ایسی ہے کہ) جس کی وجہ سے وہ "عقد" (مُعاہدہ) ناجائز ہو جاتا ہے () "اجارۂ فاسدہ" وہ "اجارہ" ہے کہ جس میں کوئی ایسی شرط (precondition) لگائی جائے کہ جو اجارے کے شرعی اصولوں کے خلاف (against) ہو (ان غلط شرطوں کی تفصیل (detail) آگے آرہی ہے)۔

{2} "اجارۂ فاسدہ" کا حکم یہ ہے کہ اس پر اُجرتِ مثل (یعنی عام طور پر اس طرح کے کام کی جو اُجرت (wages) ہوتی ہے، وہ) لازم ہو گی اور اس کی کچھ صورتیں (cases) ہیں:

(۱) اگر اُجرت طے (fixed) ہی نہیں ہوئی تھی، یا (۲) جو طے ہوئی تھی وہ معلوم نہیں، ان دونوں صورتوں (cases) میں اُجرتِ مثل (یعنی عام طور پر اس طرح کے کام کی جو اُجرت (wages) ہوتی ہے، وہ) دینی ہو گی

(۳)اگر اُجرت طے ہوئی اور وہ معلوم بھی ہے(کہ اُجرت کتنی ہے)تو یہ دیکھا جائے گا کہ("اجارۂ فاسدہ"میں) جو"طے شدہ اُجرت" (decided wages)تھی وہ کم ہے یا"اُجرت مثل"کم(یا برابر)ہے(a)اگر"اُجرت مثل"،"طے شدہ اُجرت" سے زیادہ نہ ہو تو ("اجارۂ فاسدہ" میں)وہ("طے شدہ اُجرت" سے کم یا برابر "اُجرت مثل")دیں گے(b)اور اگر"اُجرت مثل"،"طے شدہ اُجرت"سے زیادہ ہو تو"طے شدہ اُجرت"ہی دی جائے گی۔

{3} ("اجارہ صحیحہ"(جو "اجارۂ فاسدہ" نہ ہو) میں جب کسی چیز کے استعمال پر اجارہ ہوتا ہے اور وہ چیز مُستَاجِر (اُجرت پر کوئی چیز لینے والے،hirer) کے پاس آئے تو وہ اس چیز کو استعمال کرسکتا ہے لیکن "اجارۂ فاسدہ"میں(اجارہ پر لی جانے والی چیز) صرف قبضہ کرنے(مثلاً ہاتھ میں لینے) سے بھی اسے استعمال کرنے کا حق (right)نہیں ہوتا()اگر اُس(اجارۂ فاسدہ کرنے والے)نے وہ چیز لے لی اور استعمال بھی کرلی مثلاً مُستَاجِر(مالک سے اجارے پر لینے والے)نے وہ چیز کسی تیسرے(3^{rd} person)کو آگے اجارے پر دے دی تو اب مُستَاجِر اوّل(جس نے پہلے اُجرت پر لی تھی)، چیز کے مالک کو اُجرتِ مثل دے گا(یعنی اتنا کرایہ دے گا کہ جو اس چیز کا بنتا ہے)یہ نہیں کہا جائے گا کہ یہ چیز تو غصب(ناجائز قبضہ کی ہوئی) تھی تو استعمال کرلینے سے کوئی اُجرت نہیں ہوگی(بلکہ اس صورت(case)میں"اُجرتِ مثل"دی جائے گی)۔

{4}(۱)جو شرطیں(preconditions)عقد(معاہدے۔contract) کے تقاضے(requirement) کے خلاف(against)ہوں،اُن کے ساتھ"اجارہ"کرنے سے"اجارۂ فاسدہ"ہوجاتا ہے۔**یادرہے کہ جو** شرطیں(preconditions)بیع کو"فاسد"(یعنی خراب)کرتی ہیں،وہ"اجارے"کو بھی"فاسد"(یعنی خراب)کرتی ہیں۔

(۲) جانور کرائے پر لیا اور یہ شرط(precondition)ہے کہ اس کو دانہ گھاس، کرائے دار(hirer)دے گا تو یہ اجارہ،"اجارۂ فاسدہ"ہے کیونکہ جانور کا چارہ(گھانس وغیرہ دینا)مالک کی ذمہ داری(responsibility) ہے۔

(۳)گھر کرائے پر دیا اور یہ شرط (precondition) رکھی کہ اس کی مَرَمَّت (repairing) کرائے دار (hirer) کرائے گا، یا() گھر کا ٹیکس کرائے دار (hirer) دے گا تو یہ بھی "اجارۂ فاسدہ" ہے۔

{5} جہالت ("اجارے" کی تفصیل مکمل معلوم نہ ہونے) سے بھی "اجارہ"، "اجارۂ فاسدہ" ہو جاتا ہے۔ اس کی کچھ صورتیں (cases) ہیں:

(۱)جو چیز اُجرت (wages) پر دی جائے وہ مجہول (معلوم نہ) ہو، یا

(۲)چیز کو استعمال کرنے کی مُدَّت (duration) معلوم نہ ہو مثلاً مکان کتنے دنوں کے لیے کرائے پر دیا، یا

(۳)معلوم نہ ہو کہ کرایہ کیا ہو گا؟، یا

(۴)معلوم نہ ہو کہ کیا کام لیا جائے گا مثلاً جانور کرائے پر لیا مگر یہ معلوم نہیں کیا سامان لے کر جانے کے لیے لیا ہے، یا پھر سواری (ride) کے لیے لیا ہے۔

{6}(۱)جو چیز اجارہ پر دی ہے وہ "شائع" ہو تو اس سے بھی اجارہ، "اجارۂ فاسدہ" ہو جاتا ہے۔

نوٹ: "شائع" یا "مشاع" اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ایک حصّے غیر مُتَعَیَّن (جو طے نہ ہو۔unfixed part) کا مالک (owner) ہونا یعنی اُس چیز میں کوئی دوسرا بھی اس طرح شریک (partner) ہو کہ دونوں کے حصّے با قاعدہ الگ الگ نہ ہوں (بہار شریعت، ج۲، ح۱۰، ص۵۳۸، ماخوذاً)۔ جیسے ایک پورا گھر دو (2) آدمیوں میں برابر برابر ہے مگر پورشن الگ نہیں ہوں۔ یہ لفظ (شائع / مشائع) کئی معنی میں آتا ہے، مثلاً (کبھی) نصف / آدھا۔1/2، 50٪ یا (کبھی) چوتھائی ۔1/4، 25٪ (بہار شریعت، ح۱۴، ص۶۳۸، مسئلہ ۸۳) یا (کبھی) تہائی (1/3، 33٪)۔ (ح۱۵، ص۴۷۳، مسئلہ ۲۰، ماخوذاً)

(۲)گھر کا آدھا حصّہ کرائے پر دیا (مگر با قاعدہ پورشن وغیرہ الگ نہیں ہے تو "اجارہ فاسدہ" ہے)، یا

(۳)ایک ایسا گھر جو دو آدمیوں میں مُشترک (مثلاً آدھا آدھا) ہے (مگر با قاعدہ پورشن وغیرہ الگ نہیں ہیں)، اس میں سے صرف اپنا حصّہ غیر شریک (non partner) کو کرائے پر دینا بھی "اجارہ فاسدہ" ہے۔

www.farzuloom.net

{7} جو چیز اُجرت میں دینے کا طے ہوا، وہ مجہول (نامعلوم) ہو (تو یہ بھی "اجارہ فاسدہ" ہے)، مثلاً اس کام کی اُجرت (کوئی سا بھی) ایک کپڑا ہے، یا ○ اجارے میں کچھ چیزیں مجہول (نامعلوم) ہوں، جیسے اتنا کرایہ (مثلاً دس ہزار روپے) اور گھر کی مَرَمَّت (repairing) تمہارے اوپر ہے تو اس صورت (case) میں مَرَمَّت (repairing) بھی کرائے کا حصّہ (part) ہوگی اور یہ معلوم نہیں ہے کہ مَرَمَّت (repairing) میں کتنا خرچ ہوگا لہٰذا پورا کرایہ مجموعی طور پر (over all) نامعلوم ہوگیا تو یہ بھی "اجارہِ فاسدہ" ہے۔

(بہار شریعت ح۱۴، ص۱۴۰تا۱۴۲، مسئلہ ۱۰، ۸، ۶، ۷، ۵، ۴، ۳، ۱، ملخصاً)

{8} اجارے میں "کام" اور "وقت" دونوں چیزیں (ایک ساتھ) طے کیں (مثلاً تمہیں صبح 10 سے شام 6 بجے تک کی ڈیوٹی دینی ہے اور روزانہ مکمل تین جوڑے سینے (stich کرنے) ہونگے) تو یہ اجارہ، "اجارہِ فاسدہ" ہے کیونکہ "کام" اور "وقت" دونوں باتوں پر ایک ساتھ اجارہ نہیں کرسکتے ○ **ہاں!** صرف "کام"، یا ○ صرف "وقت" کا اجارہ کرسکتے ہیں (مثلاً صبح 10 سے شام 6 بجے تک کی ڈیوٹی کا "اجارہ"، یا ○ تین جوڑے سینے (stich کرنے) کا "اجارہ" کرسکتے ہیں) البتہ ("کام" کے اجارے میں) وقت صرف اس لیے بتایا تاکہ کام جلدی ہو (مثلاً ہر جوڑے کی سلائی ہزار (1000) روپے ہے، روزانہ (daily) صبح 10 سے شام 6 تک دکان پر آؤ تاکہ اسی مہینے میں تیس (30) کپڑے مکمل سِل جائیں) تو اس طرح "اجارہ" کرنا، صحیح ہے۔

(بہار شریعت ح۱۴، ص۱۵۱، مسئلہ ۴۳، ملخصاً)

{9} زمین کو اجارہ پر دیا اور یہ نہیں بتایا کہ اس میں کس چیز کی زراعت (cultivation) کریگا، تو، یہ بھی "اجارہِ فاسدہ" ہے کیونکہ زمین میں مختلف چیزوں کی زراعت ہوتی (اور اس سے زمین پر مختلف طرح کا اثر ہوتا ہے) لہٰذا پہلے سے طے کرنا ضروری ہے۔

○ **ہاں!** اگر اس طرح کے الفاظ کہے کہ جس سے ہر چیز کاشت کرنے کی اجازت ہوتی ہو تو جائز (اور "اجارہ صحیح") ہے۔ مثلاً "تمہاری مرضی ہے کہ جو چاہو کرو"۔

()"اجارۂ فاسدہ" پر زراعت کرلی یعنی مُدّت (duration) پوری ہو گئی تو یہ "اجارہ صحیح" ہو گیا یعنی جو اُجرت (wages) طے ہوئی تھی، وہ دینی ہوگی۔ (بہار شریعت ح۱۴، ص۱۵۳، ۱۵۲، مسئلہ ۵۰، ملخصاً)

{10} آج کل کچھ جگہوں (مثلاً مسجد کی دکانوں) پر "دوامی اجارہ" ہوتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نسل در نسل چلتا رہتا ہے، موت سے بھی ختم نہیں ہوتا۔ یہ اجارہ بھی، "اجارۂ فاسدہ" ہے کیونکہ یہ (اجارہ ختم نہ ہونے کی شرط) ایسی شرط ہے کہ جو عقد (معاہدے۔ contract) کے تقاضے (requirement) کے خلاف (against) ہے۔ (بہار شریعت ح۱۴، ص۱۷۵، مسئلہ ۳۵، ملخصاً)

{11} اُجرت (wages) واضح طور پر طے کیے بغیر "اجارہ" کرنا بھی "اجارۂ فاسدہ" ہے، مثلاً اس طرح اجارہ کرنا کہ تم یہ کام کرو اس کی اُجرت جو کچھ دوسرے لوگ بتا دیں گے میں دیدوں گا، یا() فلاں کے یہاں تمہیں جو اُجرت ملی ہے میں وہی دیدوں گا (اور اجارہ کرنے والے کو وہ اجرت معلوم نہ ہو تو) یہ سب اجارے فاسد ہیں کیونکہ اُجرت معلوم نہیں ہے() مکمل (واضح) طور پر طے کیے بغیر (دونوں نے) کام کر لیا، کروالیا پھر مزدوری (wages) معلوم کر کے بتائی جس پر اَجِیر (مُلازم) راضی (agree) نہیں ہوا تو اُجرت مثل (یعنی اس کام کی عام طور پر جو اُجرت بنتی ہے، وہ) دی جائے گی۔ (بہار شریعت ح۱۴، ص۱۷۶، مسئلہ ۲، ملخصاً)

اجارہ کے اوقات (Rental hours):

{1} اجارے کی مُدّت (duration) اگر پہلی ہجری (اسلامی) تاریخ سے شروع ہوتی ہو تو مہینا ختم ہونے میں چاند کا لحاظ رکھا جائے گا یعنی دوسرا چاند ہو گیا تو پچھلا مہینا (previous month) پورا ہو گیا (چاہے وہ مہینا، اُنتیس دن (29) کا ہو یا تیس دن (30) کا)() اگر مہینے کے درمیان (during the month) اجارہ شروع ہوا تو تیس دن کا مہینا لیا جائے گا (بہتر یہ ہے کہ مہینے کے درمیان میں اجارہ ہو تو ہر دن (per day) کا اجارہ کریں پھر آئندہ مہینے (next month) سے مکمل مہینے کا اجارہ کر لیا جائے، مثلاً ایک ماہ کا اجارہ اگر تیس ہزار (30,000) بنتا ہے تو مہینے کے درمیان میں اجارہ کرنے کی صورت (case) میں، صرف پہلے مہینے کا اجارہ

ہر دن کا ایک ہزار(1000)روپے کر دیں پھر آئندہ مہینے سے مکمل مہینے کا اجارہ، تیس ہزار(30,000) کر لیں)۔

{2}اس طرح اجارہ کیا کہ ہر ماہ کا کرایہ بیس ہزار(20,000)روپے اور یہ طے نہیں کیا کہ کتنے مہینوں تک وہ چیز کرائے پر رہے گی(یا یہ طے نہ ہوا کہ مُلازم کتنے مہینے کے لیے ہے)تو صرف پہلے مہینے کا اجارہ صحیح ہے یعنی اس مہینے کے بعد پہلی تاریخ میں ہر ایک(چاہے اجارہ کرنے والا ہو، یا جس سے اجارہ کیا گیا ہو)"اجارہ"ختم کر سکتا ہے()اگر پہلی تاریخ میں "اجارہ"ختم نہیں کیا تو اب اس مہینے میں اجارہ ختم نہیں کر اسکتا(اسی طرح یہ سلسلہ ہر مہینے جاری رہے گا کہ جب جب پہلی تاریخ آئے گی تو دونوں میں سے کوئی بھی "اجارہ"ختم کر سکتا ہے)۔

()اگر مہینوں کی تعداد(numbers)بتادی تھی مثلاً چھ(6)مہینے کے لیے اجارہ ہے تو اب چھ(6)مہینے کا اجارہ صحیح ہے۔

{3}(ا)ایک سال کے لیے گھر کرائے پر لیا اور یہ بات طے کی کہ ہر مہینے کا کرایہ ایک لاکھ روپے ہے تو یہ جائز ہے۔

(۲)اگر مہینے کا کرایہ نہیں بتایا صرف یہ بات کی کہ ایک سال کا کرایہ دس لاکھ روپے ہے تو یہ بھی جائز ہے۔

(۳)دونوں صورتوں(cases)میں درمیانِ سال(during the year)شرعی اجازت کے بغیر کوئی بھی اجارے کو ختم نہیں کر سکتا(نہ اجار دینے والا اور نہ اجارہ لینے والا)۔

{4} ایک دن کے لیے مزدور رکھا تو کس وقت سے کس وقت تک کام کریگا اس کے بارے میں وہاں (اُس جگہ)کا عُرف(رواج)دیکھا جائے گا(کہ لوگوں کی کیا عادت(practice)ہے؟)()اگر عُرف(عادت)یہ ہے کہ سورج نکلنے سے سورج ڈوبنے تک کام کرتے ہیں تو اسی طرح کام کرنا ہو گا اور()اگر عُرف یہ ہے کہ سورج نکلنے سے عصر تک کام کرے تو اسی طرح کام لیا جائے گا اور()اگر دونوں طرح ہی کا رواج(عُرف)ہے تو اب سورج ڈوبنے تک ہی کام کرنا ہو گا کیونکہ اجارے میں "دن"کہا ہے اور"دن"سورج ڈوبنے پر ختم ہوتا ہے۔

()ہندوستان(موجودہ پاکستان، بنگلہ دیش، ہند، نیپال، سری لنکا) میں مزدوروں سے کام لینے میں مختلف طرح کا عُرف ہے ()معماروں(تعمیراتی کام کرنے والوں) کا کام صبح کو گھنٹا(1 hour)، پون گھنٹا(45 minuts)دن نکلنے کے بعد شروع ہوتا ہے، دن بارہ(12) بجے سے دو(2) بجے تک(دو گھنٹے) کھانے وغیرہ کے لیے چھٹی دی جاتی ہے اور جو اُن میں نمازی ہوتے ہیں، وہ اسی وقت میں نماز بھی پڑھ لیتے ہیں اور شام کو سورج ڈوبنے پر یا اس سے کچھ دیر پہلے کام ختم کیا جاتا ہے بہر حال مزدوروں کے کام کے اوقات وہی ہوں گے(timing)وہی ہوں گی جو وہاں کا عرف ہے۔

{5}دو(2)دن، یا چار(4)دن، یا دس(10)دن کے لیے کسی کو کام پر رکھا تو اس کا معنی یہی ہے کہ جس دن اجارہ کیا اُس(دن) کے بعد کے(دو، یا چار، یا دس)دن()اگر دنوں کو مُتَعَیَّن(طے۔fixed) نہیں کیا ہے، مثلاً کہہ دیا کہ کسی بھی دو(2)دن یہ کام کرلینا تو یہ اجارہ صحیح نہیں کہ اس اجارہ میں وقت کا مُقرَّر(طے۔fixed) کرنا ضروری ہے۔(بہارِ شریعت ج۳، ح۱۴، ص۱۴۳، ۱۴۲، مسئلہ ۱۱ تا ۱۵، ملخصاً)

جائز وناجائز اجارے:

{1}حمام(غسل خانے۔bath room)کی اُجرت جائز ہے اگرچہ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کتنا پانی استعمال ہوگا اور کتنی دیر تک غسل خانے سے باہر آئے گا()اگر غسل خانے میں دوسروں کے سامنے اپنا سَتر کھولتا ہے جیسا کہ عموماً حمام(بڑے بڑے غسل خانوں، آج کے زمانے میں swimming pools)میں ایسا ہوتا ہے، یا ()خود اپنا سَتر(مرد(یا، بالغ لڑکے مثلاً پندرہ(15)سال کے لڑکے) کے لیے ناف کے نیچے سے پورے گھٹنوں کا حصّہ) تو نہیں کھولا مگر دوسروں کے سَتر پر نظر پڑتی ہے تو اس وجہ سے بھی حمام میں جانا منع ہے، خصوصاً عورتوں کو اس میں جانے سے بہت زیادہ احتیاط(caution) کرنی چاہیے اور ()اگر نہ تو اپنا سَتر کھولے نہ دوسرے کے سَتر کی طرف نظر کرے تو حمام میں جانا منع نہیں۔

{2}حجامت یعنی پچھنے لگوانا(cupping کروانا، ایک خاص طریقے سے جسم سے گندہ خون نکلوانے کا علاج کرنا)جائز ہے اور پچھنے(cupping)کی اُجرت دینا لینا بھی جائز ہے۔

() پچھنے لگانے میں خون نکالنا پڑتا ہے اور بندہ کبھی خون سے آلودہ بھی ہو جاتا ہے (یعنی اس کے جسم پر خون بھی لگ جاتا ہے) مگر چونکہ ہمارے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے خود پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اُجرت بھی دی لہذا پچھنے لگوانے کی اُجرت (مُشاہرہ / تنخواہ۔wages) دینا بھی حلال ہے[25]۔

{3}(ا) گناہ کے کام پر اجارہ کرنا، ناجائز ہے مثلاً نوحہ کرنے والی (میّت کے اوصاف (یعنی پائی جانے والی باتیں) بڑھا چڑھا کر، روتے ہوئے بتانے والی عورت) کو اُجرت (نوکری) پر رکھا کہ وہ نوحہ کرے گی، یہ ناجائز ہے۔

() گانے بجانے کے لیے اَجِیر کیا تاکہ وہ اتنی دیر تک گائے گا اور اُس کو یہ اُجرت دی جائے گی، یہ بھی ناجائز۔

() لہو و لعب (کھیل کود) پر اجارہ کرنا بھی ناجائز ہے () گانا یا باجا سکھانے کے لیے نوکر رکھنا بھی ناجائز ہے۔

(۲) ان سب صورتوں (cases) میں اُجرت لینا بھی حرام ہے اور لے لی ہو تو واپس کرے اور () یاد نہیں رہا کہ کس سے اُجرت (wages) لی تھی تو اُتنی رقم صدقہ کر دے کیونکہ خبیث (اس طرح کے حرام) مال کا یہی حکم ہے۔

{4} سنیما (cinema) اور تھیٹر (theatre) میں ملازمین گانے اور تماشے (show) کرنے کے لیے نوکر (servant) رکھے جاتے ہیں یہ اجارے بھی ناجائز ہیں بلکہ تماشا (show) دیکھنے والے اپنے دیکھنے کی اُجرت دیتے ہیں یہ بھی ناجائز یعنی تماشا دیکھنا یا تماشا کرنا تو گناہ کا کام ہی ہے، پیسے دے کر تماشے کرانا (یا دیکھنا) یہ دوسرا گناہ ہے کہ حرام کام میں پیسہ خرچ کرنا ہے۔

{5}(ا) مسلمان نے کسی غیر مسلم کو رہنے کے لیے اپنا گھر، کرائے پر دیا تو یہ اجارہ جائز ہے () اُس گھر میں غیر مسلم نے شراب پی یا صلیب (cross) کی عبادت کی تو یہ اُس غیر مسلم کا اپنا کام ہے، گھر دینے والے مسلمان پر

---

(62) یاد رہے کہ پچھنے لگانا، علاج کا ایک طریقہ ہے اور ہر کسی کو علاج میں ہاتھ ڈالنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ پچھنے لگوانے سے پہلے کسی ماہر طبیب (expert doctor) سے رابطہ کریں کیونکہ بعض بیماریوں میں پچھنے لگوانا (cupping کروانا، ایک خاص طریقے سے جسم سے گندہ خون نکلوانے کا علاج کرنا) نقصان دہ ہے۔

www.farzuloom.net

اس کا گناہ نہیں۔

(۲)**ہاں!** اگر اُس گھر میں غیر مسلم نے گھنٹہ (کسی دھات(metal)کی بنی ہوئی بیل، temple bell / puja bell)، یا()ناقوس(church bell) کو بجایا، یا()سنکھ (ایک قسم کا بڑا ناقوس جو ہندوؤں کے عبادت خانوں میں بجایا جاتا ہے، بینڈ باجا(band music)کی طرح) پھونکا یا علانیہ (سرِعام) شراب بیچنا(sale کرنا)شروع کیا تو ان کاموں سے ضرور روکا جائے گا۔

{6} بازاری(خراب)عورتوں کو بازاروں میں گھروں کے اوپر کے پورشن اس لیے کرائے پر دینا ناجائز ہے کہ وہ اُس میں ناچ گانا اور دیگر بُرے کام کریں۔

{7} قرآن پاک کو تلاوت کرنے یا پڑھنے کے لیے اُجرت پر لینا ناجائز ہے کیونکہ کتاب پڑھنے سے اُجرت واجب نہیں ہوتی() اسی طرح تفسیر (یعنی قرآنِ پاک کی آیات کے معنی، مطلب، تشریح یعنی وضاحت والی کتاب)، حدیث شریف اور فقہ (دینی مسائل) کی کتابوں کو اُجرت پر لینا بھی ناجائز ہے۔

{8} قلم اُجرت پر لیا کہ اُس سے لکھے گا اور مُدّت(duration) طے کرلی (مثلاً دو دن کے لیے لیا) تو یہ اجارہ جائز ہے۔

{9} جنازہ اُٹھانے یا میت کو نہلانے کی اُجرت (مُشاہرہ / تنخواہ۔wages) لینا، دینا وہاں جائز ہے کہ جب اُن (جنازہ اُٹھانے یا میت کو نہلانے والوں) کے علاوہ(other) دوسرے لوگ بھی اس کام کے کرنے والے پائے جاتے ہوں() اگر اس کے علاوہ کوئی نہ ہو تو اُجرت پر یہ کام نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس صورت(case) میں یہ کام کرنا، انہی پر لازم ہے۔

{10} (1) اجارہ پر کام کرایا اور یہ طے کیا کہ اُسی (کام) میں سے اتنی اُجرت (wages) ہوگی ، یہ بھی "اجارۂ فاسدہ" ہے() مثلاً کپڑا بُننے (یعنی دھاگوں کو ایک خاص طریقے سے تانے اور بانے (لمبائی اور چوڑائی) میں ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر کپڑا بنانے) کے لیے سوت (cotton) دیا اور یہ کہہ دیا کہ آدھا کپڑا اُجرت(wages) میں لے لینا، یا () غلّہ (اناج۔grain) اُٹھا کر لاؤ اُس میں سے دو(2) کلو مزدوری (wages) میں لے لینا

،یا()چکّی(وہ مشین کہ جس سے آٹا پیستے(grind کرتے)ہیں)چلانے کے لیے بیل (ox) کرائے پر لیے اور یہ طے کیا کہ جو آٹا پیسا جائے گا اُسی میں سے اتنا(مثلاً دس(10)کلو) اُجرت(wages) میں دیا جائے گا، یا()بھاڑ(اناج (grain) کے دانے بھوننے والوں(roast کرنے) کے چولہے)میں چنے(chickpea) وغیرہ بھنوانے (roast کروانے) کو دیے اور یہ طے کیا کہ اُن میں سے اتنے (مثلاً دس(10)کلو) بھنے ہوئے چنے اُجرت میں دیے جائیں گے، یا
() بکری ذبح کرائی اور یہ طے کیا کہ اُس میں کا کچھ گوشت (یا کھال) اُجرت (مُشاہرہ / تنخواہ۔wages)ہو گی تو یہ سب صورتیں ناجائز ہیں۔
(۲)مزدوری میں وہی چیز دینے کی جائز صورت یہ ہے کہ جو کچھ اُجرت میں دینا ہے اُس کو پہلے سے الگ کر کے اُجرت بنا دے مثلاً سوت(cotton) کو دو جگہ الگ الگ کر کے، ایک حصّے کا کپڑا بنانے کا کام دے اور دوسرے حصّے کے بارے میں کہہ دے کہ یہ اُجرت ہو گی()دوسرا جائز طریقہ یہ ہے کہ (مثلاً) کہہ دے کہ (یہ دس کلو چنے بھون کر دو تو)دو کلو بھونے ہوئے چنے مزدوری(wages)ہو گی مگر یہ نہ کہے کہ:"اس میں سے دیں گے" پھر اگر اُسی میں سے دیدے جب بھی حرج نہیں۔
{11}(ا)()گائے، بھینس(female buffalo)خرید کر اس طرح اجارے پر دینا جائز ہے کہ اسے کھلاؤ، پلاؤ تو جو کچھ دودھ ہو گا وہ ہم دونوں(یعنی اجارے پر دینے اور لینے والوں) میں آدھا آدھا ہو گا، یہ "اجارہِ فاسدہ" ہے()اس صورت(case)میں دودھ(گائے کے)مالک کا ہے اور کام کرنے والے کو اس کے کام کی اُجرتِ مثل(یعنی اس طرح کے کام کی عام طور پر جو اُجرت ہوتی ہے،وہ)ملے گی اور()اس(کام کرنے والے نے)جو کچھ اپنے پاس سے کھلایا ہے اُس کی قیمت(price)ملے گی اور()گائے نے جو کچھ (گھاس وغیرہ کو خود)چرا (کھایا)، اُس کے پیسے نہیں ملیں گے اور()کام کرنے والے نے جتنا دودھ استعمال کیا، اُتنا ہی دودھ مالک کو دے کہ دودھ مثلی(یعنی ایسی)چیز ہے(کہ جس طرح کی چیز بازار میں ملتی ہے اور اس میں زیادہ فرق نہیں ہوتا)۔

(۲)پالنے / دانے کھلانے کے لیے کسی کو مرغی دی اور یہ طے کیا کہ جتنے انڈے ہونگے دونوں (یعنی اجارے پر دینے اور لینے والوں) میں آدھے آدھے ہونگے تو یہ بھی "اجارۂ فاسدہ" ہے۔ انڈے اُس کے ہیں جس کی مرغی ہے۔

(۳)کچھ لوگ بکری دے دیتے ہیں کہ جو بچے ہوں گے دونوں میں آدھے آدھے ہونگے یہ بھی "اجارہ فاسدہ" ہے() بچے اُسی کے ہیں جس کی بکری ہے دوسرے کو اُس کے کام کی اُجرت مثل (یعنی عام طور پر اس کام کی جو اُجرت ہوتی ہے، وہ) ملے گی۔

{12}(ا) شکار کرنے کے لیے، یا() جنگل سے لکڑیاں کاٹنے کے لیے مُلازم رکھا، اگر وقت طے کر لیا تھا تو یہ اجارہ، "اجارہ جائز" ہے() اگر وقت طے نہیں کیا تھا، تو ایسا اجارہ ناجائز (اور باطل) ہے (یعنی یہ اجارہ ہی نہیں ہوا)۔ اس صورت (case) میں شکار اور لکڑیاں اسی مُلازم کی ہیں۔

(۲) وقت طے نہیں کیا تھا مگر لکڑیاں طے کر لی تھیں یعنی بتا دیا ہے کہ اس اس درخت کی لکڑیاں کاٹو، تو اب یہ "اجارۂ فاسدہ" ہے۔ لکڑیاں مُستَاجِر (hirer، مُلازم رکھنے والے کی) ہوں گی اور لکڑیاں کاٹنے والے کو اُجرت مثل (یعنی عام طور پر اس کام کی جو اُجرت ہوتی ہے، وہ) دینا واجب (لازم) ہو گی۔

(۳) جن لکڑیوں کے کاٹنے کے لیے مُلازم رکھا، وہ خود اسی مُستَاجِر (اُجرت پر رکھنے والے، hirer) کی مِلک (ownership) ہیں تو اب اجارہ جائز ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۳، ح ۱۴، ص ۱۴۴، مسئلہ ۵۲، ۵۱، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۷، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۵، ۲۴، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۷، ۱۶، مُلخصاً)

{13}(ا) کسی کام کے لیے مُلازم (نوکر) رکھا جائے، یا یہ معلوم ہو کہ یہاں اُجرت یا تنخواہ لینی دینی ہو گی تو پہلے سے رقم (amount) طے کرنا واجِب ہے، ورنہ دینے والا اور لینے والا دونوں (ہی) گنہگار ہوں گے() **ہاں! جہاں** پہلے ہی سے اُجرت کی رقم (amount) معلوم ہو مثلاً بس کا کرایہ، یا بازار میں فی (ہر) بوری کی مزدوری (wages) کی رقم (amount) (مثلاً کسی بازار میں سو کلو گندم دوسری منزل (second floor) پر لے جانے کے سو روپے ہوتے ہیں)، وغیرہ۔ تو اب بار بار طے کرنے کی ضرورت نہیں۔ (فیضانِ رمضان، ص ۱۵۰، مُلخصاً)

(۲) دھوبی کو دھونے کے لیے کپڑے دیے لیکن دُھلائی کے پیسے نہیں بتائے کہ اس کی اُجرت کیا ہو گی؟ تو اُجرت مثل (یعنی عام طور پر اس کام کی جو اُجرت ہوتی ہے، وہ) واجب (لازم) ہو گی کیونکہ دھوبی کا کام پیسے لے کر کپڑا دھونا ہی ہے تو یہ بھی "اجارہ" ہی تھا (بہار شریعت ح۱۴، ص۱۱۵، مسئلہ ۲۹، ملخصاً)۔ جب "اجارے" میں "اُجرت" (wages) طے نہ ہو تو وہ "اجارۂ فاسدہ" ہوا اور جب کام کر لیا تو "اُجرتِ مثل" لازم ہو گئی۔

{14} (ا) تعلیم (علم پڑھانے) پر اُجرت لینا جائز ہے لیکن یہ اُجرت (مُشاہرہ / تنخواہ۔wages) طے کرنا، لازم ہے۔

(۲) بچوں کے پڑھانے کے لیے اُستاد صاحب کو رکھا (مثلاً دوپہر 2 بجے سے شام 4 بجے تک) اور یہ نہیں بتایا گیا کہ کتنے بچے پڑھیں گے، تب بھی یہ اجارہ جائز ہے۔

{15} لغت (عربی کے الفاظ معنی کا علم)، نحو (عربی گرامر (grammar) کا علم)، صرف (عربی صیغوں، tenses وغیرہ کا علم)، ادب (عربی جملوں کا علم) وغیرہا (دیگر) علوم جن کا تعلق (عربی) زبان سے ہے ان کی تعلیم (سکھانے) پر اُجرت (مُشاہرہ / تنخواہ۔wages) لینا بالا جماع (یعنی عُلَمائے کِرام کے اتفاق سے۔ with the consensus of scholars) جائز ہے اسی طرح قواعد بغدادی[26] (قرآنِ پاک صحیح طرح پڑھنے کی قاعدے، rules) پڑھانے، یا ہجا کرانے (عربی لفظ کے حروف کو الگ الگ کر کے پڑھانے، مثلاً "الٓمّٓ" کو الف، لام، میم پڑھانے) کی اُجرت بھی جائز ہے۔ (بہارِ شریعت ج۳، ح۱۴، ص۱۴۸ مسئلہ ۲۹، ملخصاً)

{16} (ا) علم طب (medical science) اور ریاضی و حساب (mathematics) اور کتابت (handwriting) یا خوشنویسی (calligraphy) سکھانے کا اجارہ کرنا، جائز ہے۔

(۲) "منطق" (دو معلوم باتوں سے تیسری بات کا نتیجہ (result) نکالنے میں ذہن کو غلطی سے بچانے کا

---

(63) پچھلے وقتوں میں قرآنِ پاک تجوید کے ساتھ پڑھنے میں "بغداد شریف" کو ایک مرکز (center) کی حیثیت حاصل تھی، لہذا قرآنِ پاک صحیح طرح پڑھنے کے قاعدوں (rules) کو "بغدادی قواعد" کہا جاتا ہے۔

علم،(linguistics)سکھانے کا اجارہ کرنا بھی جائز ہے کیونکہ "منطق" میں دِین کے خلاف(against)کوئی چیز نہیں بلکہ عُلَمائے کِرام نے تو اس(منطق) کو "علمِ کلام"(Islamic scholastic theology)کا حصّہ بتایا ہے کیونکہ("علمِ کلام" ایسا علم ہے کہ جس میں عقلی دلیلوں(rational arguments)سے اسلامی عقیدے(beliefs) ثابت(prove)کیے جاتے ہیں،مثلاً اللہ کریم ہی ہمارا ربّ ہے، وہی اس دنیا کو پیدا کرنے والا ہے، وغیرہ اور)" منطق" میں بھی عقل سے نتیجہ (result) نکالا جاتا ہے لہذا "منطق"، "علم کلام"(کہ جو بہترین دینی علم ہے)کا حصّہ ہے(اور اسے پڑھانے کا اجارہ جائز ہے)۔

{17}(ا)فلسفہ(philosophy)دِین اسلام کے بالکل خلاف(against)ہے(کیونکہ اس میں ہر بات عقل ہی سے دیکھی جاتی ہے، قرآن وحدیث،وحی(اللہ کریم کی طرف سے خاص پیغام۔special message) اور معجزات(یعنی کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف سے عقل کو حیران(surprise)کر دینے والی بات کے ہونے مثلاً دریا میں راستہ نکال دینے، مرنے والے کو زندہ کر دینے والی باتوں)کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا یہاں تک کے ضروریات دین(یعنی دین کی ان ضروری باتوں)کا بھی انکار(denial)کر دیا جاتا ہے کہ جس کا انکار (denial)کرنے والا مسلمان نہیں رہتا۔ فلسفے کو پڑھانے کا اجارہ کرنا جائز نہیں۔

(۲) کوئی ماہر عالم(expert scholar)،فلسفے(philosophy)کو اس لیے پڑھتا ہے کہ فلسفیوں (philosophers)کی باتیں معلوم ہوں اور اُن کی دلیلوں(arguments)کا ردّ(reject)کیا جائے(یعنی ان کی باتوں کو غلط ثابت(prove)کیا جائے)تو(ماہر عالم کا پڑھنا) جائز ہے۔

(۳)اسی طرح(ماہر عالم کا) غیر مسلموں کے عقیدے(beliefs)جاننا تا کہ اُن کا غلط ہونا دوسروں کو سمجھا سکے، جائز ہے بلکہ کچھ صورتوں(cases)میں(عالم کے لیے ایسا کرنا)ضروری ہے،مثلاً جب یہ لوگ اسلام پر حملہ کریں(یعنی جب اسلام کے دشمن، اسلام کے خلاف بولیں)تو(ماہر عالم)اسلام پر ہونے والے اعتراضات (objections)کا جواب دے۔

(۴) بہت سے اعتراضات (objections) کا جواب عقلی دلیلوں (rational arguments) سے دیا جاتا ہے (جس کے لیے "منطق" پڑھنا بہت فائدہ مند (beneficial) ہے)() کئی مرتبہ ان کو الزامی جواب بھی دینا پڑتا ہے (یعنی جواب دینے کی جگہ، سامنے والے کے سوال کے جواب میں سوال کرنا، یا ان کے سوال پر اعتراض (objection) کر دینا) تو جب تک ماہر عالم (expert scholar) فلسفے (philosophy) کو نہیں پڑھے گا تو ان لوگوں کو جواب کیسے دے گا؟ ()"الزامی جواب" کے بعد زبان بند ہو جاتی ہے، جیسے کچھ فلسفی (philosopher) کہتے ہیں کہ کسی چیز کی کوئی حقیقت (reality of the thing) / اثر (effect) نہیں ہے، تو ان کے بارے میں عُلَمائے کرام نے فرمایا: "انھیں آگ میں ڈال دیا جائے تا کہ یہ بات مان لیں کہ آگ جلا دیتی ہے، یا یہ کہ (یہ لوگ) جل (burn ہو) کر ختم ہو جائیں گے۔ (بہارِ شریعت ج۳، ح۱۴، ص۱۴۸، مسئلہ، ۳۰، مُلخصاً)

اس طرح کرنے کی اجازت نہیں مگر اس طرح کی بات کہنے سے فوراً غلطی سمجھ میں آجاتی ہے۔

(۵) یاد رہے کہ غیر دین کی ایسی تعلیم (education) حاصل کرنا کہ جو ضروریاتِ دین سے روکے بالکل حرام ہے، چاہے یہ پڑھائی انگریزی میں ہو یا اردو میں() فلسفے (philosophy) میں بھی ایسی باتوں کا انکار (denial) پایا جاتا ہے، مثلاً جنّ اور شیطان کا انکار (denial) کرنا لہٰذا اس طرح "فلسفے" کا پڑھنا اور پڑھانا (غیر عالم کے لیے، اجارے کے بغیر بھی) حرام ہے۔ **ایک دوسری مصیبت** یہ بھی ہے کہ ان کو پڑھانے والے دہریے (atheists) ہوتے ہیں (جو کہتے ہیں کہ "خدا ہے ہی نہیں"، مَعَاذَ الله! یعنی الله کریم ہمیں اس سے بچائے) اور دہریوں کی صحبت میں (یعنی ساتھ) رہنے (پڑھنے) کے بڑے بُرے اثرات (effects) ہوتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج۲۳، ص۷۰۹، مَاخوذاً)

(۶) ہر دنیاوی پڑھائی کا یہ حکم نہیں لیکن دنیاوی پڑھائی حاصل کرنے کی کچھ شرطیں (preconditions) ہیں، جیسا کہ امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا، امام **احمد رضا خان** قادری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه

کچھ اس طرح فرماتے ہیں: جو شخص ضروریات دین مذکورہ (یعنی فرض اور لازم علم[27]) حاصل کر چکا ہے، تو اب اقلیدس (geometry)، حساب (mathematics)، مساحت (trigonometry)، جغرافیہ (geography) وغیرہا وہ (جائز) فنون (یعنی علم) پڑھ سکتا ہے کہ جن میں کوئی بات شریعت کے خلاف نہ ہو تو اب یہ ایک جائز کام ہوگا اور اس پڑھنے میں **یہ بھی شرط (precondition) ہے** کہ اس پڑھنے کے دوران بھی کوئی واجب (مثلاً واجب ہونے کے باوجود جماعت) نہ چھوٹے، کوئی گناہ (مثلاً گانے سننے) کا کام نہ ہو (فتاوی رضویہ ج۲۳، صفحہ ۶۴۸، ملخصاً)۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: ان ضروریات اور قرآن عظیم پڑھنے کے بعد پھر اگر اردو یا گجراتی کی دنیوی کتاب جس میں کوئی بات نہ دین کے خلاف ہو، نہ بے شرمی کی، نہ اخلاق وعادات پر برا اثر (bad effect) ڈالنے کی (یعنی اس طرح کی کوئی بات نہ ہو)، اور پڑھانے والی عورت سنّی مسلمان پارسا (یعنی نیک) حیادار ہو تو (چھوٹے نابالغ بچّوں کو ان سے پڑھوانے میں) کوئی حرج نہیں، وَاللہُ تَعالٰی اَعْلَمُ۔ (فتاوی رضویہ ج۲۳، صفحہ ۶۹۳، ملخصاً)

{18} (ا) تلاوت قرآن (یعنی قرآنِ پاک پڑھنے) پر اجارہ کرنا، ناجائز ہے لہٰذا سوئم (فوت ہونے والے کو ثواب پہنچانے یعنی ایصال ثواب کرنے کے لیے، انتقال کے تیسرے دن قرآنِ پاک پڑھنے کی محفل) وغیرہ میں اُجرت پر قرآن پڑھوانا، ناجائز ہے () قرآنِ پاک پڑھوانے پر اُجرت لینے اوردینے والے (دونوں ہی) گنہگار ہیں () کچھ لوگ انتقال کے بعد چالیس (40) دن تک قبر کے پاس، یا جس گھر میں انتقال ہوتا ہے اُس میں قرآن پڑھوا کر ایصال ثواب کراتے ہیں، (اس طرح قرآنِ پاک پڑھوانا اچھی بات ہے لیکن) اگر یہ قرآنِ پاک اُجرت پر پڑھوایا تو اب یہ بھی ناجائز ہو گیا۔ اس صورت (case) میں ایصال ثواب (یعنی ثواب پہنچانا) کیسے ہو سکتا ہے؟ کہ جو شخص پیسوں کے لیے قرآنِ پاک پڑھ رہا ہے تو اُسے ثواب کس بات کا ملے گا؟ اور وہ کونسا ثواب پہنچائے گا (بلکہ وہ تو گناہ گار ہے) جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ اعمال (کام) نیتوں

---

(64) **"فرض علم"** کی تفصیل (detail) کے لیے **"دین کے مسائل"** part : 3، Topic number : 101 دیکھیں۔

www.farzuloom.net

(intentions) کے ساتھ ہیں (نیّت کے مطابق ثواب یا گناہ ملے گا)، جب اللہ کریم کے لیے یہ عمل ہوا ہی نہیں تو ثواب کی اُمید (hope) بیکار (اور فضول) ہے۔

(۲) اسی طرح ختم پڑھنے (قرآنی آیت یا تسبیح وغیرہ پڑھوانے) کے لیے اجارہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ مثلاً کوئی آیتِ کریمہ (لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾ پ۱۷، سورۃ الانبیاء، آیت ۸۷) کا ختم کراتا، یا کوئی ختم خواجگان پڑھواتا (یعنی تسبیح وغیرہ پڑھ کر بزرگوں کو ایصالِ ثواب کرواتا) ہے، یا کوئی کلمہ طیبہ (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) کا ختم کراتا ہے، یہ سب کام اُجرت مُشاہرہ / تنخواہ۔wages) پر کروانا ناجائز ہیں۔ (بہارِ شریعت ح ۱۴، ص ۱۴۶، مسئلہ ۲۴، ملخصاً)

(۳) اگر کوئی چاہتا ہے کہ ایصالِ ثواب کے لیے کوئی حافظ صاحب قرآنِ پاک پڑھ دیں لیکن پیسے دینے پڑ رہے ہوں تو اس کا جائز طریقہ یہ ہے کہ قاری صاحب کو گھنٹے (hour)، دو گھنٹے (2 hours) کے لئے اجیر رکھ لے اور اتنی دیر کی تنخواہ (salary) طے کرلے۔ مثلاً وہ کہے: "میں نے آپ کو آج فلاں وَقت سے فلاں وَقت (مثلاً 2 بجے سے 4 بجے تک) کیلئے اِس اُجرت (2000 روپے) میں کام پر رکھا جو (جائز) کام چاہوں گا لے لوں گا (کہ جو آپ کے لیے مُناسب بھی ہو)" حافظ صاحب کہیں: "میں نے قبول (accept) کیا"۔ اب وہ اُتنی دیر کے لیے "اَجیر" ہو گئے اور اجارہ کرنے والا جو کام چاہے لے سکتا ہے۔ اب اجارہ کرنے والا، قاری صاحب سے عرض کرے کہ: فلاں مَیّت کے لئے اِتنا قرآنِ کریم یا، اِتنا کلمۂ طیبہ یا، اتنا دُرود پاک پڑھ دیجیے۔ اس طرح قرآن پاک یا تسبیح پڑھانا جائز ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۵۳۷، ماخوذاً)

{19} تلاوت قرآن کے ساتھ ساتھ تراویح پڑھانے کا اجارہ کرنا بھی ناجائز ہے:

(۱) اگر اُجرت (مُشاہرہ / تنخواہ۔wages) کا لینا دینا طے نہ ہو مگر معلوم ہو کہ حافظ صاحب تراویح پڑھانے آتے ہیں اور (کمیٹی / بُلانے والوں کی طرف سے) کچھ نہ کچھ ملتا ہے، تو یہ بھی اُجرت ہی ہے (اور تراویح پڑھانے کی اُجرت لینا جائز نہیں ہے)۔

(۲)اُجرت رقم(amount)ہی کا نام نہیں بلکہ (دوسری چیزیں بھی اُجرت بن جاتی ہیں، جیسے) کپڑے یا غلّہ (اناج۔grain) وغیرہ کی صورت میں بھی ملنے والی چیز، اُجرت ہی ہے (جبکہ تراویح کے لیے بلانے والوں سے یہ طے ہوا کہ یہ چیزیں ملیں گی یا طے تو نہیں کیا مگر معلوم ہے کہ یہاں پیسوں کی جگہ اناج دے دیتے ہیں)۔

(۳)**ہاں!** اگر حافِظ صاحب صاف صاف کہہ دیں کہ: "میں کچھ نہیں لوں گا"، یا پڑھوانے والا کہہ دے کہ: "میں کچھ نہیں دوں گا" پھر بعد میں حافظ صاحب کی خدمت کر دیں تو حرج نہیں (فیضان رمضان، ص۱۶۳، مُلخصاً)۔ **یاد رہے کہ** جس نے کہا کہ "میں کچھ نہیں دونگا" تو واقعی اُس کے دل میں یہ بات ہو کہ "میں کچھ نہیں دونگا" کیونکہ یہ بات کرنا بھی وعدہ ہی ہے اور وعدہ کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ جب وہ کسی کام کو کرنے، یا (کوئی کام) نہ کرنے کی بات کرے تو اُس وقت دل میں یہ ارادہ (نیّت) ہو نا ضروری ہے کہ جو کہہ رہا ہوں، وہی کرونگا (فتاوی رضویہ، ج۲۴، ص۳۵۵، ماخوذاً)۔ **ہاں!** بعد میں کچھ دینے کا ارادہ ہو گیا، یا کسی اور سے کہہ دیا کہ تم چندہ جمع کر کے دے دو تو حرج (گناہ) نہیں۔ **بہر حال آسانی اسی میں ہے کہ قاری صاحب یہ کہہ دیں کہ میرا کوئی اجارہ نہیں ہے، میں اجارے پر تراویح نہیں پڑھاؤنگا۔**

(۴)تراویح کیلئے حافظ صاحب کو بُلانا ہے اور ان کو پیسے بھی دینے ہیں تو کمیٹی / تراویح پڑھانے والے قاری صاحب سے اُجرت طے کر کے حافظ صاحب کو رمضان شریف میں روزانہ ایک گھنٹے کا اجارہ کر لیں، مثلاً جماعت کا وقت 7:45 ہو تو 8:00 بجے سے 9:00 بجے تک کا اجارہ اس طرح کر لیں "ہم نے آپ کو 1 رمضان سے 27 رمضان تک رات 8:00 بجے سے 9:00 بجے تک، 50,000 روپے میں کام پر رکھا (کہ) جو (جائز) کام چاہیں، آپ سے لے لیں (اور وہ آپ کے لیے مُناسب بھی ہو)" تو حافظ صاحب کہیں: "میں نے قبول (accept) کیا"، اب کمیٹی (یا تراویح کروانے والے) جو کام چاہیں لے سکتے ہیں۔ اس کے بعد اُن سے عرض کیا جائے کہ: آپ اس وقت میں تراویح پڑھا دیں تو اس طرح کرنا، جائز ہے۔ (فیضانِ رمضان، ص۱۴۸تا۱۵۱، ماخوذاً)

(۵)بہت تیز تیز قراءت کرنے والے اور ان کو امام بنانے یا اُن کا اجارہ کرنے والے غور فرمائیں کہ امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا، امام **احمد رضا خان** قادِری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: اگر

www.farzuloom.net

امام صاحب ایسی غلطی کرتے ہیں کہ جس سے معنیٰ نہ بگڑتے ہوں تو امام صاحب کی نماز صحیح ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کی نماز بھی صحیح ہے لیکن اگر غلطی ایسی ہے کہ اُس غلطی سے معنی (قرآن کا مطلب) تو نہیں بدلتا اور نماز بھی نہیں ٹوٹتی مگر قرآنِ پاک تجوید کے ساتھ (صحیح طریقے سے) نہیں پڑھا جاتا بلکہ تجوید کے امور ضروریہ واجبات شرعیہ (ضروری قاعدے۔rules) پورے نہیں ہوتے یعنی ایسی غلطی ہوتی ہے کہ جس کا کرنا گناہ ہو، جیسے "مدِّ مُتَّصِل" (کہ جہاں کھینچ کر پڑھنا ہوتا ہے) کو ایک الف (مثلاً اُنگلی کی دو حرکت) تک بھی نہ کھینچا۔ ایسی غلطیاں کرنے والے شخص کو جب امام بنایا جائے گا، تو پیچھے نماز پڑھنے والوں کی نماز سخت مکروہ ہو گی۔ (فتاوی رضویہ، ج۶، ص۱۹۰، ملخصاً) یاد رہے کہ ایسی غلطیاں کرنے والے حافظ کا تراویح کے لیے نہ تو اجارہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی بغیر اجارے کے تراویح پڑھانے کے لیے امام بنا سکتے ہیں۔

اَجیر:

{1} اَجیر (مُلازم، نوکر۔servant) دو قسم کے ہیں: (۱) اَجیرِ مشترک اور (۲) اَجیرِ خاص۔

(۱) "**اَجیرِ مشترک**" وہ ہے جس کے لیے کسی وقت خاص میں ایک ہی شخص کا کام کرنا ضروری نہ ہو، ایک ہی وقت میں مختلف لوگوں کا کام کر سکتا ہے، جیسے دھوبی، درزی، وغیرہ۔

(۲) "**اَجیرِ خاص**" ایک ہی شخص کا پابند (bind) ہوتا ہے (مثلاً کسی کمپنی، یا دکان کا مُلازم کہ جو صبح 10 تا شام 6 بجے کی ڈیوٹی کرتا ہے)۔

{2} کام میں جب وقت طے نہ ہو چاہے کام کرنے والا، ایک ہی شخص کا کام کرے تو یہ بھی "**اَجیرِ مشترک**" ہی ہے، مثلاً درزی کو اپنے گھر میں کپڑے سینے (stiching) کے لیے رکھا اور اُسے پابندی (bind) نہیں کیا کہ فلاں وقت سے فلاں وقت تک (مثلاً صبح 10 تا شام 6 بجے تک) یہ کام کرنا ہو گا اور روزانہ (daily) یا ماہوار (monthly) یہ اُجرت دی جائے گی بلکہ یہ طے ہوا کہ جتنا کام کریگا (مثلاً جتنے کپڑے سیے (stich کرے) گا) اُسی حساب سے (مثلاً ہر سوٹ کے ہزار (1000) روپے) اُجرت (تنخواہ) دی جائے گی، تو یہ "**اَجیرِ مشترک**" ہے۔

()اگر وقت کی پابندی(binding)تو ہے(مثلاً صبح 6 تا دوپہر 2 بجے تک) لیکن اسی وقت میں دوسرے کا کام کرنے کی بھی اجازت ہے مثلاً چرواہے کو بکریاں چرانے کو(یعنی انہیں گھانس وغیرہ کھلانے کے لیے) پانچ ہزار (5000) روپے ماہوار (monthly) پر رکھا مگر یہ نہیں کہا کہ دوسرے کی بکریاں نہ چرانا، تو یہ بھی **"اَجیرِ مشترک"** ہے اور اگر یہ طے ہو جائے کہ دوسرے کی بکریاں نہیں چرائے گا تو **"اَجیرِ خاص"** ہے۔

نوٹ:"**اَجیرِ مشترک**" اور "**اَجیرِ خاص**" کے کئی شرعی مسئلے (کئی جگہ شرعی حکم) الگ ہیں، اُن کی کچھ تفصیل (detail) آگے آرہی ہے۔

{3} "**اَجیرِ مشترک**" میں اجارہ (مشاہرہ)، کام کرنے پر ہوتا ہے لہٰذا اس طرح کا کام لینے والا (مثلاً درزی) مختلف (different) کام کرنے والوں سے وہ کام کرواسکتا ہے (جیسے درزی اپنے پاس کام کرنے والوں سے بھی کپڑے سلوا سکتا ہے) جبکہ **"اَجیرِ خاص"** سے جو وقت اور جو مُدّت (duration) طے ہوئی ہے (مثلاً ایک مہینے کے لیے صبح 10 تا شام 6 بجے تک) اُس میں وہ کام اُسی کو کرنا ہوگا، کسی دوسرے سے وہ یہ کام نہیں کرواسکتا۔

{4} "**اَجیرِ مشترک**" اُجرت (salary) کا اُسی وقت (حق دار) (deserving) ہو گا کہ جب وہ کام کر چکا ہو مثلاً درزی نے کپڑے کے سینے (stiching) میں سارا دن لگا دیا مگر کپڑا سی نہ پایا تو اُجرت (wages) نہیں ملے گی، یا () اس صورت (case) میں چاہے اُسے اپنے مکان پر سینے (stiching) کے لیے بلایا، وہ دن بھر اُسی مکان میں رہا مگر اُس نے کپڑا نہیں سیا (stich نہ کیا) تو اب بھی وہ اُجرت کا (حق دار) (deserving) نہیں ہے۔

{5} (ا) کچھ کام ایسے ہوتے ہیں کہ چیزوں وغیرہ کے بدلنے سے، کام بھی بدل جاتا ہے یعنی کچھ کاموں میں محنت کم ہے اور کچھ میں زیادہ ہوتی ہے۔ ایسے کاموں میں **"اَجیرِ مشترک"** کو "خیارِ رُؤیَت" حاصل ہوتا ہے یعنی دیکھنے کے بعد کام کرنے سے انکار (denial) کرسکتا ہے، مثلاً دھوبی سے طے ہوا تھا کہ ایک سوٹ پچاس(50) روپے میں دھونا ہے لیکن جب سوٹ سامنے آئے تو وہ گزی کے تھے (یعنی موٹے اور گھٹیا قسم کے کپڑے (rough cloth) تھے کہ جنہیں دھونا مُشکل ہوتا ہے) تو اُسے دیکھ کر دھوبی، دھونے سے انکار (denial) کرسکتا ہے۔

(۲)رنگنے والے(fabric dyer)سے رنگ کرنے کا طے ہوا تو کپڑا دیکھ کر انکار(denial)کر سکتا ہے کہ کچھ کپڑے رنگنے(dye کرنے)میں زیادہ محنت ہوتی ہے اور زیادہ رنگ استعمال ہوتا ہے۔

(۳)درزی بھی کپڑا دیکھ کر سینے(stiching)سے انکار(denial)کر سکتا ہے کیونکہ کچھ کپڑوں کے سینے(stiching)میں زیادہ محنت ہوتی ہے مگر دیکھنے کے بعد راضی(agree)ہو گیا تو اب انکار نہیں کر سکتا۔

(۴)اگر کام ایسا ہے کہ چیزوں وغیرہ کے بدلنے سے، کام نہیں بدلتا تو اُسے دیکھنے کے بعد بھی "اجیر"(جس سے کام کرنے کا طے ہوا ہے، وہ) انکار (denial)نہیں کر سکتا، مثلاً سو کلو گیہوں (wheat)تولنے (وزن، weight کرنے)کے لیے مُلازم رکھا، یا()حجامت بنانے(مثلاً بڑوں کے بال کٹوانے)کا طے ہوا تو اب آدمی کو دیکھنے کے بعد وہ بال کٹوانے سے انکار(denial)نہیں کر سکتا۔(بہار شریعت ح۱۴،ص۱۵۶،۱۵۵،مسئلہ ۴،۳،۲،۱،مُلخصاً)

اَجیر کا ضمان / تاوان(کوئی چیز خراب ہونے پر اس کی اصل قیمت(actual price)یا ویسی ہی چیز)دینا:

{1} بازار کا چوکیدار(security guard)اور مسافر خانہ وسَرا(مسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ، ریسٹورنٹ) کے محافظ(guard) بھی "**اَجیرِ خاص**" ہیں، یہ اس وقت میں کسی اور کا کام نہیں کر سکتے() اگر بازار یا مسافر خانے میں چوری ہو گئی تو ان لوگوں سے تاوان(چوری ہونے والی چیز کی جیسی چیز دینی ہو گی جبکہ بازار میں ملتی ہو یا اس کی اصل قیمت۔actual price)نہیں لی جا سکتی۔

{2} "**اَجیرِ خاص**" اپنے اجارے کے وقت(duty timing)میں کسی دوسرے کا کام نہیں کر سکتا، اگر اُس نے کسی دوسرے کا کام کیا تو جتنا وقت کام کیا ہے اُتنی دیر کے پیسے، اُجرت سے کم ہو جائیں گے(مثلاً ایک دن کی ڈیوٹی 8 گھنٹے اور مشاہرہ(salary) آٹھ سو(800)روپے(یعنی ہر گھنٹے کا مشاہرہ سو(100)روپے)ہے، اب اگر ایک گھنٹہ اجارے کے وقت (duty timming)میں کسی دوسرے کا کام کیا تو سو(100) روپے مشاہرے سے کٹوانے ہونگے)۔

{3} "**اَجیرِ خاص**" اجارے کے وقت میں اپنا ذاتی کام تو نہیں کر سکتا لیکن فرض نماز اور سنت مؤکدہ پڑھ سکتا ہے ()اس وقت میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں()جمعہ کے دن نماز جمعہ پڑھنے کے لیے جائے گا چاہے "جامع

مسجد "(جہاں جمعہ ہوتا ہے، وہ) دور ہو اور جانے آنے میں وقت زیادہ لگتا ہو (تب بھی جائے گا) لیکن (تاخیر ہونے کی وجہ سے) اُتنے وقت کی اُجرت (salary) کم کر دی جائے گی () اگر "جامع مسجد" قریب ہے تو (جمعہ کے فرض اور سنّت مؤکدہ پڑھنے کی وجہ سے) کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔ (28)

{4} چرواہا (جو بکریوں کو گھانس وغیرہ کھلانے کے لیے لے کر جاتا ہے) اگر **"اَجیرِ خاص"** ہو (یعنی اُس وقت میں کسی دوسرے کی بکریاں نہیں چرا سکتا) تو جتنی بکریاں چرانے کے لیے اُسے دی گئی تھیں، اُن میں سے کچھ کم ہو گئیں تب بھی اُسے پوری اُجرت (salary) ملے گی () اگر بکریوں میں اضافہ ہو گیا (مثلاً جب بکریاں چرانے کی بات ہوئی تو اُن کی تعداد (numbers) سو (100) تھی اور کچھ دنوں میں ایک سو بیس (120) ہو گئیں) لیکن وہ (بکریاں) اتنی ہیں کہ جن کے چرانے کی طاقت اُس (چرواہے میں) ہے تو چرائی ہوں گی، اس سے انکار (denial) نہیں کر سکتا اور اُجرت وہی ملے گی جو پہلے سے طے ہوئی تھی۔

() اسی طرح استاد صاحب کو بچے پڑھانے کے لیے دیے (اور وقت کا اجارہ کیا مثلاً 2 بجے سے 4 بجے تک) پھر کچھ بچوں کا اضافہ ہو گیا کہ انہیں بھی پڑھانا ہے تو اب انکار (denial) نہیں کر سکتا () اگر بچے کم ہو گئے تب بھی پوری تنخواہ ملے گی۔

{5} درزی کے پاس کپڑا سینے (stiching) کو دیا اُسکے نوکر (servant) نے کوئی ایسی خرابی کر دی جس سے تاوان (اس کی اصل قیمت (actual price) دینا) لازم ہو گیا تو اُسی درزی سے "تاوان" لیا جائے گا () اس صورت (case) میں وہ (درزی) اپنے نوکر سے "تاوان" نہیں لے سکتا کہ نوکر **"اَجیرِ خاص"** ہے۔

(بہار شریعت ح ۱۴، ص ۱۶۱ تا ۱۶۲، مسئلہ ۴۱، ۳۸، ۷، ۳، ۳۵، ۳۴، مُلخصاً)

{6} **"اَجیرِ خاص"** (یعنی جس اجیر سے وقت کا اجارہ ہوا) کے پاس جو چیز (کام کرنے کے لیے دی گئی) ہے وہ

---

(65) **"ملازمت"** کے بارے میں جاننے کے لیے Topic number : 139 سے **رزقِ حلال کمانے کی کچھ سنّتیں اور آداب** دیکھ لیں۔

www.farzuloom.net

"امانت" ہے اگر ضائع (waste) ہو جائے تو اس کی دو (2) صورتیں ہیں:

(۱) اگر کام کرتے ہوئے اس سے کوئی چیز خراب ہو جائے تو "تاوان" (ویسی ہی چیز دینی ہو گی جبکہ بازار میں ملتی ہو یا اس کی اصل قیمت) واجب نہیں، مثلاً اَجیرِ خاص نے کپڑا دھویا اور اُس کے پٹکنے (بار بار پتھر یا تختے وغیرہ پر مارنے سے) یا نچوڑنے سے پھٹ گیا تو اُس پر "تاوان" نہیں۔

(۲) اگر **"اَجیرِ خاص"** نے جان بوجھ کر (deliberately) اُس چیز کو خراب کیا تو اب "تاوان" واجب ہو گا۔

(بہار شریعت ح ۱۴، ص ۱۶۰، مسئلہ ۳۰، ملخصاً)

{7} "اجیر مشترک" (جو ایک وقت میں کئی لوگوں کے کام کر سکتا ہے، مثلاً درزی) سے اگر سامان (مثلاً کپڑے) ضائع (waste) ہو جائے تو اس کی تین صورتیں (cases) ہیں:

(۱) اگر "اَجیر" (جسے کام کے لیے سامان دیا گیا) نیک پرہیز گار، عادل ہو تو اُس پر کچھ بھی تاوان نہیں ہو گا۔

(۲) اگر "اجیر" فاسق (سب کے سامنے گناہ کرنے والا) ہو تو سامان (مثلاً کپڑے) کی مکمل قیمت (cost) مالک (یعنی کپڑا دینے والے) کو اپنی جیب سے دے گا۔

(۳) اگر "اَجیر" (مُلازم، نوکر۔servant) مستور الحال (یعنی نہ تو "فاسق مُعلِن" ہو اور نہ ہی "عادل" مثلاً داڑھی والا عام نمازی) ہو تو آدھی قیمت کا تاوان دے گا۔ (فتاوی رضویہ ج ۱۹، ص ۵۷۳، ماخوذاً)

نوٹ: " فاسق مُعلِن " اُس شخص کو کہتے ہیں کہ جو لوگوں کے سامنے بھی گناہ کرتا ہے (مثلاً داڑھی منڈانے (shave کرنے) والا)۔ **"عادل"** ایسا آدمی ہو جو گناہ کبیرہ سے بچتا ہو اور گناہِ صغیرہ پر اصرار (یعنی بے خوفی کے ساتھ) نہ کرتا ہو اور ایسا کام بھی نہ کرتا ہو جو مروت کے خلاف ہو مثلاً طاقت ہونے (اور شرعاً منع نہ ہونے) کے بعد بھی مہمان نوازی (hospitality) نہ کرنا، ان سب باتوں سے بچنے والا آدمی ہو۔

(بہارِ شریعت ح ۱۶، ص ۳۹۵، ملخصًا)

دو شرطوں (preconditions) میں سے ایک پر اجارہ:

{1} اگر درزی سے یہ کہا کہ: آج سی(stich کر) دوگے تو دوہزار (2000) روپے اور کل سیا (stich کیا) تو اُجرت (wages) کچھ نہیں ہوگی ()اگر آج سیا (stich کیا) تو دوہزار (2000) روپے دینا لازم ہے اور ()دوسرے دن سیا (stich کیا) تو اُجرت مثل (یعنی عام طور پر اس کام کی جو اُجرت ہوتی ہے، وہ) ملے گی جو ایک دن میں سینے کی اُجرت (اوپر بتائی ہوئی صورت کے مطابق دوہزار (2000) روپے) سے زیادہ نہ ہوگی۔

{2} درزی سے کہا اگر تم نے خود سیا (stich کیا) تو ایک ہزار روپے اور شاگرد سے سلوایا (stich کروایا) تو پانچ سو روپے، یہ بھی جائز ہے۔ جس نے سیا (stich کیا) اُس کے لیے جو مزدوری (wages) طے ہوئی ہے، وہ ہی ملے گی۔

{3} اس طرح اجارہ کرنا بھی جائز ہے کہ اس جگہ اگر تم نے عطر بیچنے والے کو رکھا تو دس ہزار روپے کرایہ اور ()لوہار کو رکھا تو بیس ہزار روپے۔ (بہار شریعت ح۱۴، ص ۱۶۳، مسئلہ ۶، ۴، ۳، مُلخصاً)

اجارہ فسخ (یعنی اجارہ ختم) کرنے کا بیان:

{1} اجارہ میں "خیار شرط" (یعنی اجارہ کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں سوچنے کا زیادہ سے زیادہ تین دن کا وقت) ہو سکتا ہے لہٰذا مُستَاجِر (hirer) نے اجارے میں تین دن کا "خیار" (اختیار۔option) اپنے لیے رکھا تو اس وقت کے اندر اندر اجارہ ختم کر سکتا ہے ()مکان کرائے پر لیا تھا اور ("خیار شرط" رکھا تھا) پھر مُدّت (duration) کے اندر اُس میں رہائش (accommodation) کر لی تو اب "خیار شرط" ختم ہو گیا۔

()مُستَاجِر (hirer) کو تین (3) دن کا خیار تھا اُس نے تیسرے دن (3rd day) اجارہ ختم کر دیا تو دو (2) دن کا کرایہ اُس پر لازم نہیں ہوا۔

{2} (ا) اجارے میں "خیار رویت" (کام یا جگہ دیکھ کر اجارہ ختم کرنے کا اختیار۔option) بھی ہو سکتا ہے۔ گھر کرائے پر لیا مگر ابھی تک کرائے دار نے اُسے نہیں دیکھا تھا تو دیکھنے کے بعد اجارہ فسخ (ختم) کرنے کا اختیار (option) ہے ()اگر پہلے کبھی اُس گھر کو دیکھ چکا تھا (اور اب بھی وہ اُسی حالت میں ہو) تو "خیارِ رؤیَت" نہیں ہے ()ایک گھر کو پہلے دیکھا اور بعد میں کرائے پر لے لیا لیکن اب جب جا کر دیکھا تو اُس (گھر) کا کوئی حصّہ گر گیا

تھا کہ اب اس گھر میں رہنا، نقصان دہ ہے تو اب بھی "خیارِ رویت" حاصل ہے یعنی گھر دیکھنے کے بعد اجارہ ختم کر سکتا ہے۔

(۲)اصول یہی ہے کہ جن کاموں (چیزوں / جگہ) کے بدلنے سے کام یا استعمال میں فرق آتا ہے تو اُن چیزوں کو دیکھنے کے بعد "اَجیر" کو اختیار (option) ہوتا ہے کہ وہ "اجارہ" ختم کر سکتا ہے، جیسے کپڑے کا دھونا یا سینا (stich کرنا) وغیرہ۔

{3} اجارے میں مُستَاجِر (hirer) کو "خیار عیب" (خامی / کمی دیکھ کر اجارے سے منع کرنے کا اختیار۔ option) بھی ہوتا ہے() خریداری میں اگر "عیب" قبضے (مثلاً خریدی گئی چیز ہاتھ میں لینے) سے پہلے دیکھ لیا تو اب خریدار کو وہ چیز واپس کرنے کا اختیار (option) اس طرح ہوتا ہے کہ بیچنے والا منع نہیں کر سکتا مگر چیز قبضہ کر لینے کے بعد اگر عیب معلوم ہوا تو اب بائع (بیچنے والے۔seller) کی رِضامندی (agree ہونے) کے ساتھ واپس ہو گا لیکن() اجارے میں (جو چیز کرائے پر لی ہے، اُسے) قبضہ کرنے سے پہلے یا قبضہ کرنے کے بعد (دونوں صورتوں (cases) میں) مُستَاجِر (مثلاً کرائے دار، وہ چیز) واپس کرنے کا اختیار (option) رکھتا ہے۔مالک (owner) کا راضی (agree) ہونا کچھ ضروری نہیں۔

{4} مکان کرائے پر لیا اور اُس میں کوئی عیب ہے جو رہنے کے لیے نقصان دہ ہے، مثلاً اُس کی کوئی کڑی (وہ لکڑی کہ جو چھت بنانے میں لگائی جاتی ہے) ٹوٹی ہوئی ہے یا عمارت (building) کمزور ہے تو واپس کر سکتا ہے۔ () اگر قبضہ کرنے (مثلاً رہائش۔accommodation) کے بعد کسی قسم کا "عیب" پیدا ہو گیا تو اب بھی اجارہ فسخ (یعنی ختم) کر سکتا ہے۔

{5} مُستَاجِر (hirer) نے "عیب" ہونے کے باوجود بھی اُس چیز سے "نفع" اُٹھایا (یعنی استعمال کر لیا) تو اب پوری اُجرت دینی ہو گی (مثلاً مکمل کرایہ دے گا) یہ نہیں ہو سکتا کہ اُس چیز میں جتنا "عیب" / نقصان ہے، اُتنی

اُجرت، یا اُتنا کرایہ کم کر دے() اگر مالک نے اُس چیز کا "عیب" ختم کر دیا تھا، مثلاً گھر میں ٹوٹ پھوٹ تھی، وہ ٹھیک کرا دی تو اب مُستَاجِر (hirer) کو فسخ (یعنی اجارہ ختم) کرنے کا کوئی اختیار (option) نہ رہا۔

{6} بیل (ox) کرائے پر لیا تھا کہ اس سے روزانہ اتنا کھیت جوتا جائے گا (یعنی زمین کے اتنے حصّے (سو کنال[29]) تک، ایسی گاڑی لے کر چلے گا کہ جس سے زمین میں جگہ بنتی ہے پھر وہاں بیج ڈالے جاتے ہیں)، یا () چکّی (وہ مشین کہ جس سے آٹا پیستے (grind کرتے) ہیں) میں اتنا (مثلاً ہزار کلو) آٹا پیسا جائے گا لیکن جب کام شروع ہوا تو دیکھا کہ اُس بیل (ox) سے اتنا کام نہیں ہو سکتا (یا مشین اتنا آٹا نہیں پیس سکتی) تو مُستَاجِر (چیز کرائے پر لینے والے) کو اختیار (option) ہے کہ اُس (چیز) کو رکھے یا واپس کر دے () اگر رکھے گا تو پوری اُجرت دینی ہو گی (پورا کرایا دے گا)() اگر واپس کریگا تب بھی اُس (ایک) دن کا کرایہ پورا ہی دینا ہو گا۔

{7} زمین کے مختلف (different) حصّوں کا ایک ساتھ (مثلاً کاشت کاری (cultivation) کرنے کے لیے) "اجارہ" کیا (کرائے پر لیا) لیکن بعد میں دیکھا تو کچھ حصّے سمجھ آئے اور کچھ سمجھ نہیں آئے تو سب (حصّوں) کا اجارہ ختم کیا جاسکتا ہے کیونکہ یہاں زمین کے سب حصّوں کو ایک ساتھ ملا کر "اجارہ" کیا گیا تھا۔

{8} جو "اجارہ" اس طرح کے کام پر ہوا ہے کہ اُس میں اجارہ کرنے والے کو کوئی ایسی چیز بھی "اجیر" (مُلازم) کو دینی ہو گی یا اجارے میں لی گئی چیز استعمال کرنی ہو گی کہ جو بعد میں ختم ہو جائے گی اور اُس چیز کے استعمال سے (اس وقت) مُستَاجِر (hirer) کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہو گا (بعد میں بیچنے کا فائدہ ہونا الگ بات ہے)، جیسے کسی کو کاغذ پر لکھنے کا اجارہ کیا تو اب اجارہ کرنے والے کو کاغذ بھی دینا ہے اور سیاہی (ink) بھی، اسی طرح زراعت (cultivation) کے لیے زمین کو اجارہ پر لیا تو اب کھیت بونے (لگانے) میں غلّہ (اناج۔grain)

---

(66) کنال زمین ناپنے (measure کرنے) کا ایک پیمانہ (lenght) ہے اور یہ 20 مرلے یعنی 5 مربع فٹ (square feet) یا 605 مربع گز (square yard) کے برابر ہوتی ہے، البتہ کچھ جگہوں پر یہ حساب الگ ہوتا ہے (مثلاً 16 مرلے کی جگہ کو کنال کہتے ہیں)۔

www.farzuloom.net

زمین میں ڈالنا ہو گا، ایسا "اجارہ" مُستَاجِر (hirer) بغیر کسی عذر کے فسخ (ختم) کر سکتا ہے۔

{9}(۱) جس غرض (وجہ / سبب) سے اجارہ ہوا، اگر وہ غرض ہی باقی نہ رہی یا شرعاً ایسا عذر (مسئلہ) پیدا ہو گیا کہ عقدِ اجارہ (contract of wages) پر عمل نہ ہو سکے تو ان صورتوں (cases) میں اجارہ بغیر فسخ کیے خود ہی ختم ہو جائے گا، جیسے جسم کے کسی حصّے (مثلاً اُنگلی) میں زخم تھا اور اس بات کا ڈر تھا کہ اگر اس کا علاج نہ کرایا گیا تو خرابی زیادہ ہو جائے گی (مثلاً پورا ہاتھ کاٹنا پڑے گا)، یا() دانت میں درد تھا پھر ڈاکٹر سے جسم کا حصّہ کٹوانے یا دانت نکلوانے کے لیے اجارہ کیا مگر اس کام سے پہلے ہی زخم اچھا ہو گیا، یا دانت کا درد ختم ہو گیا تو اجارہ خود ہی فسخ ہو گیا کیونکہ اب یہ (انگلی کٹوانے یا دانت نکلوانے کا) کام شرعاً نہیں کر سکتے کہ شریعت میں بلاوجہ جسم کا کوئی حصّہ کٹوانے یا بلاوجہ دانت نکلوانے کی اجازت ہی نہیں۔

(۲) دعوت ولیمہ کے لیے باورچی کو کھانا پکانے کے لیے رکھا اور دولہن (یا دولہا) کا انتقال ہو گیا تو اجارہ خود ہی ختم ہو گیا کہ ان صورتوں (cases) میں وہ غرض (وجہ) ہی باقی نہ رہی جس کے لیے "اجارہ" کیا تھا۔

{10}(۱) کرائے پر گھر لیا، اس کے کنوئے (well) میں مٹی ایسی بھری ہوئی ہے کہ وہ (کنواں) پانی نہیں دیتا، یا () اُس کنویں کی مَرَمَّت (repairing) کرانا ضروری ہے تو یہ سب مالک (owner) کی ذمہ داری (responsibility) ہے مگر مالک کو ان کاموں پر مجبور (force) نہیں کیا جا سکتا اور () اگر کرائے دار نے ان کاموں کو خود اپنی طرف سے کر لیا تو اب مالک سے اس کام کے پیسے نہیں لے سکتا اور نہ ہی یہ پیسے کرائے سے کم کر سکتا ہے () **ہاں!** اگر مکان والا ان کاموں کو نہ کرے تو کرائے دار یہ مکان چھوڑ سکتا ہے۔

(۲) چھوٹا حوض (جس میں پانی جمع کیا جاتا ہے) یا نالیوں (drains) کو صاف کرانا، کرائے دار کی ذمہ داری (responsibility) ہے۔

{11} کرائے دار نے گھر خالی کر دیا لیکن گھر میں دھول مٹی وغیرہ پڑی ہوئی ہے تو اس کو اُٹھوا کر گھر صاف کروانا کرائے دار کی ذمہ داری (responsibility) ہے اور چھوٹے حوض میں دھول مٹی وغیرہ پڑی ہو تو اس کو خالی کرانا کرائے دار کے ذمہ داری نہیں۔

{12} دکاندار مفلس ہو گیا(یعنی اس کا مال ختم ہو گیا) کہ اب تجارت(trade) نہیں کر سکتا تو دکان کا اجارہ فسخ کرنے کے لیے یہ عذر ہے(یعنی وہ دکان خالی کر دے گا) کہ دکان کو کرائے پر رکھ کر اب کیا کرے گا؟

{13}(۱) جس بازار میں دکان ہے وہ بازار بند ہو گیا کہ اب وہاں تجارت(trade) ہی نہیں ہو سکتی یہ بھی دکان چھوڑنے کے لیے عذر ہے(دکان خالی کر دے گا)۔

(۲) اگر بازار چالو رہا(یعنی اُس بازار میں کاروبار ہو رہا) ہے مگر یہ دکاندار دوسری دکان میں جانا چاہتا ہے جو اس سے زیادہ بڑی ہے، یا() اُس (دکان) کا کرایہ کم ہے اور وہاں اُس (دوسری) دکان میں بھی وہی کام کرے گا کہ جو یہاں (پہلی دکان پر) کر رہا ہے تو دکان نہیں چھوڑ سکتا۔

(۳) اگر یہ (پہلی) دکان اس لیے چھوڑنا چاہتا ہے کہ دوسری دکان پر دوسرا کام کرے گا جو اس (پہلی) دکان پر نہیں ہو سکتا(مثلاً وہ لوہار کا کام کرنا چاہتا ہے اور یہ پہلی دکان کپڑے کی دکان ہے) تو یہ پہلی دکان چھوڑنے کے لیے عذر ہے() اگر پہلی دکان پر دوسرا کام بھی ہو سکتا ہے تو اب پہلی دکان نہیں چھوڑ سکتا۔

{14} سواری(ride) کا جانور کرائے پر لیا تھا پھر دوسرا جانور خرید لیا تو یہ بھی اجارہ ختم کرنے کے لیے "عذر" ہے اور اجارہ فسخ (ختم) کیا جا سکتا ہے() جو سواری(ride) کا جانور کرائے پر لیا تھا، اگر اُس سے بہتر جانور لینا چاہتا ہے تو یہ اجارہ ختم کرنے کا عذر نہیں ہے۔

{15} کاشتکار(cultivator) نے زراعت(cultivation) کے لیے کھیت(farm) لیے تھے اور بیمار ہو گیا تو اس کی دو(2) صورتیں ہیں:(۱) اگر وہ خود اپنے ہاتھ سے کاشت کرتا تھا اور ایسا بیمار ہوا کہ اب خود زراعت(cultivation) نہیں کر سکتا تو یہ اجارہ ختم کرنے کے لیے عذر ہے اور(۲) اگر اپنے ہاتھ سے زراعت(cultivation) نہیں کرتا تھا بلکہ دوسروں سے کرواتا تھا تو اب یہ فسخِ اجارہ کے لیے عذر نہیں۔

(بہار شریعت ح ۱۴، ص ۱۶۸ تا ۱۷۶، مسئلہ ۳۹، ۳۸، ۲۴، ۲۳، ۱۹، ۱۸، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۴، ۳، ۱، مُلخصاً)

اجارہ کے مختلف(different) مسائل:

{1}"اِجارہ" کرنے یا، "اجارہ" ختم کرنے کی نسبت مستقبل(future) کی طرف ہو سکتی ہے، مثلاً کہہ سکتا ہے کہ: آئندہ مہینے(next month) کے شروع سے اجارہ پر دیا، یا یہ مہینا ختم ہونے پر "اجارہ" ختم کر دیا۔

{2} کوئی چیز کرائے پر لی تھی اور اس کا کرایہ پہلے دے دیا تھا پھر اجارہ فسخ (یعنی ختم) ہو گیا تو مُسْتَاجِر (اجارے پر لینے والا) اُس چیز کو روک سکتا ہے جب تک اپنی پوری رقم(amount) واپس نہ لے لے، چاہے "اجارہ صحیحہ" ہو یا "اجارہ فاسدہ" ہو (دونوں کا یہی حکم ہے)۔

{3} موچی (shoemaker) کو جوتے بنانے کے لیے دیے اور اپنے پاس سے چمڑا(leather) دیا اور اُس کی پیمائش دیدی (size بتادیا) اور یہ بتادیا کہ کیسا ہوگا(design کیسا ہو گا) پھر کہہ دیا کہ تَلا (جوتے کے نیچے کا حصّہ۔ sole) اور اَستر (جوتے کے تلے کے اوپر اور پیر کے نیچے والا حصّہ۔shoe lining) اپنے پاس سے لگادینا اور پیسے بھی طے کر لیا تو اس طرح طے کرنا بھی جائز ہے۔

{4} جانوروں پر سفر کرنے والے قافلے نے، کھانے پینے کا سامان لے جانے کے لیے ایک اونٹ کرائے پر لیا اور سفر میں وہ سامان استعمال کرتے رہے تو جتنا سامان استعمال ہوا، تو(کسی جگہ سے خرید کر) اُتنا ہی مزید سامان یا اُسی قسم کا سامان، اُس اونٹ پر لاد(رکھ) سکتے ہیں۔

{5} کام کرنے والے نے کہہ دیا کہ: اتنے(کم) پیسوں میں کام نہیں کروں گا، میں تو اتنے(یعنی زیادہ پیسے) لوں گا اور کام کروانے والا خاموش رہا تو وہی اُجرت(wages) دینی ہوگی جو کام کرنے والے نے بعد میں بولی تھی۔

{6} اُجرت(wages) پر خط لکھوانا جائز ہے جبکہ کاغذ کی مقدار(quantity) اور کتنا لکھا جائے گا، یہ سب بتادیا ہو۔

{7}(ا) جو چیز اُجرت (مثلاً کرائے) پر دی گئی جب اُس کے اجارے کی مُدّت(duration) پوری ہو جائے تو مُسْتَاجِر (اُجرت پر چیز لینے والے) کے پاس سے چیز واپس لانا، مالک (owner) ذمہ داری (responsibility) ہے۔

(۲)اگر عاریت(عارضی استعمال۔temporary use)پر کوئی چیز لی تھی تو واپس کرنا،عاریت پر لینے والے کی ذمہ داری ہے۔

{8} جانور کرائے پر لیا تو اُس کا دانہ، گھاس، پانی پلانا(سب)مالک کی ذمہ داری ہے اگر مُستاجِر(کرائے پر لینے والے)نے جانور کو کھلایا پلایا تو یہ احسان ہے مگر اس کے کرائے میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

{9} کسی کام پر اجارہ ہوا تو اُس کام کے ساتھ جو جو چیزیں ضروری ہیں، اُس میں لوگوں کا عُرف(رواج) دیکھا جائے گا کہ یہ چیز لانا کس کی ذمہ داری ہے؟مثلاً درزی کو کپڑا سینے(stich کرنے)کو دیا تو دھاگہ، سوئی وغیرہ لانا، درزی کی ذمہ داری ہے۔

{10} (ا) کپڑے دھوبی کو دیے تو کلپ(یعنی کانرن فلور(corn flour) وغیرہ سے سوتی(cotton) کپڑے کی خوبصورتی، کڑک بڑھانے کا پاؤڈر) اور نیل (پرانے کپڑے میں سفیدی لانے کے لیے استعمال ہونے والا مائع۔liquid) دینا دھوبی کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں میں عُرف(عادت) اسی طرح ہے۔

(۲)جِلد ساز(کتابوں کی جِلد(binding)کرنے والے) کو جِلد بنانے کے لیے کتابیں دیں تو گتا(سخت کاغذ)، چمڑا، ڈورا(موٹا دھاگہ) وغیرہ، سب چیزیں جلد ساز(binder)کی ذمہ داری ہے۔

{11} کچھ مزدور گڑھا کھودنے، یا مٹی اُٹھانے کے لیے رکھے اور اس پورے کام کی ایک اُجرت طے کرلی پھر اُن مزدوروں میں سے کسی نے کم کام کیا، یا کسی نے زیادہ کام کیا تب بھی وہ اُجرت سب پر برابر برابر تقسیم (distribute)ہوگی۔

{12} مزدور سے کہا فلاں جگہ سے جا کر ایک بوری غلّے(اناج۔grain) کی لے آؤ، اتنی مزدوری(wages) ہوگی ۔ مزدور وہاں گیا مگر غلّہ وہاں تھا ہی نہیں کہ جس کو لے کر آتا تو طے شدہ(decided) مزدوری (wages)کو جانے اور آنے اور بوجھ(weight)لانے پر تقسیم(divide)کیا جائے تو یہ تین کام ہونگے:(۱) خالی ہاتھ جانا(۲)بوجھ اُٹھانا(۳) سامان لے کر واپس آنا۔اس صورت(case) میں اُسے صرف "جانے" کی مزدوری(wages)ملے گی کیونکہ مزدور کو وہاں بھیجا تھا کہ سامان لے کر آئے تو اُس نے خالی ہاتھ ہی جانا تھا، وہ

خالی ہاتھ چلا گیا (تو ایک کام ہو گیا) مگر سامان نہ لا سکا، اب اس کا خالی ہاتھ واپس آنا، خود اُس کا اپنا کام ہے مُستَاجِر (اجارے کرنے والے، hirer) کا دیا ہوا کام نہیں ہے (لہذا بقیہ دو کاموں کی مزدوری نہیں ملے گی)۔ (بہار شریعت ح ۱۴، ص ۱۷۶ تا ۱۸۴، مسئلہ ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۱، ۲۹، ۲۷، ۲، ۲۴، ۲۲، ۲۱، ۱۹، ۱۴، ۱۱، ۱، مُلخصاً)

{13} جائز پروڈکٹس (products) کی تشہیر (advertisement) کے لئے ایڈز (ads)، جائز انداز سے (مثلاً بے پردگی سے پاک) تیار کرنا اور پھر اسے جائز ذرائع (sources) سے عام کرنے کا "اجارہ" کرنا، جائز ہے۔ مثلاً یہ مُعاہدہ کیا کہ جائز پروڈکٹس کہ جو غیر شرعی انداز سے بنی ہوئی نہ ہوں، ان کی تشہیر (advertisement) اس طرح ہو گی کہ روزانہ مثلاً دو سو (200) ای میل (emails)، دو سو (200) میسیجز (messages) اور ایک سو (100) واٹس ایپ (whatsapp) ہونگے، اور ایڈز (ads) کے مواد کی مقدار (quantity) بھی طے کر لی (کہ وہ کتنے لائن (lines) یا الفاظ (words) کا ہو گا)، اور اس کی اتنی اُجرت (wages) ہو گی۔

اس طرح کے کام میں یہ ضروری ہے کہ طے شدہ (decided) اُجرت، اُجرتِ مِثْل (یعنی جو عام طور پر ایسے کام کی اُجرت ہوتی ہے، اس) سے زیادہ نہ ہو۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں جمادی الثانی 1441، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دار الافتاء اہلسنّت، مُلخصاً)

{14} کچھ کمپنیز (compaies) آن لائن (on-line) مختلف پیکجز (packages) بیچتی اور مختلف سوشل (میڈیا) پلیٹ فارمز (مثلاً یوٹیوب۔ You-Tube، فیس بک۔ Facebook، انسٹا گرام۔ Instagram) پر پوسٹ (post) وغیرہ لائک (like) کرنے کا کام دیتی ہیں اور اس کے بدلنے میں کمائی (earning) ہوتی ہے بلکہ دوسروں کو جوائن (join) کروانے پر بونس بھی ملتا ہے (یعنی مزید کچھ اور رقم ملتی ہے)، ایسا کرنے میں مختلف شرعی خرابیاں ہیں:

(۱) یہ رقم رشوت ہے کیونکہ اس رقم کے بدلے (exchange) میں کوئی چیز نہیں ملتی، بلکہ صرف آن لائن کمپنی میں کام کرنے کا حق (right) ملتا ہے۔

(۲) وڈیوز(videos)وغیرہ کو لائک(like)کرنا کوئی ایسا کام نہیں کہ جس پر اجارہ(wages)دیا جائے بلکہ یہ ناجائز اجارہ ہے۔

(۳) جب یہ کام ناجائز ہے، تو اس میں دوسرے کو جوائن(join)کروانا اور اس پر بونس لینا بھی ناجائز ہے کیونکہ کسی کو ناجائز کام کی طرف بلانا بھی گناہ ہے۔(مارچ2024،ماہنامہ فیضانِ مدینہ،دارالافتاء اہلسنّت،مُلخصاً)

{15} اجارہ کرتے ہوئے یہ طے کرنا کہ اگر بغیر بتائے چھوڑ کر گئے تو مہینے میں جتنے دن کام کر چکے ہو، اُس کی تنخواہ(salary) نہیں ملے گی، اس طرح کی شرط(precondition)لگانا "فاسد"، ناجائز اور گناہ ہے۔ اس طرح کی شرط پر اجارہ(عقد،contract)کرنے پر دکاندار(employer)اور مُلازم(employee)دونوں ہی گناہ گار ہونگے۔(اپریل2024،ماہنامہ فیضانِ مدینہ،دارالافتاء اہلسنّت،مُلخصاً)

{16} کسی بھی ادارے(organisation)یا فیکٹری والوں کا ایک چھٹی پر دو(2)دن کی کٹوتی کرنا، یا کچھ منٹ دیر(late)آنے پر پورے دن کی تنخواہ(salary)کاٹ لینا، ظلم و ناجائز و گناہ ہے کہ یہ مالی جرمانہ(fine)ہے اور آج کے دور میں مالی جرمانہ لینا حرام ہے۔ **یاد رہے کہ** اگر اجارے(contract of wages)میں اس طرح کی شرط(precondition)رکھی تھی تو یہ اجارہ ہی **"فاسد"**، گناہ اور اسے ختم کرنا لازم ہے۔

(اگست2024،ماہنامہ فیضانِ مدینہ،دارالافتاء اہلسنّت،مُلخصاً)

....